# اصلاحی خطبات و رسائل

## جلد اول

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

# فہرست

## نماز کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے ذریں اقوال

## اسلافِ امت کے ہاں نماز کا مقام اور اہتمام

## نماز میں سستی اور غفلت کرنے والوں کا بھیانک انجام



## ۳......نماز میں خشوع وخضوع کی اہمیت اور اسلافِ امت کے ایمان افروز واقعات



## قرآن کریم کی روشنی میں خشوع خضوع کی اہمیت ومقام



## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں خشوع خضوع کی اہمیت وفضیلت

## اسلافِ امت کے نماز میں خشوع خضوع کے واقعات

## ۵......زکوۃ کی اہمیت،فضیلت،ثمرات اوراس کے ادا کرنے اور نہ کرنے والوں کے واقعات

## صحابہ کرام اور اسلافِ امت کا روزوں کا اہتمام

## اسلافِ امت کے کثرتِ حج کے ایمان افروز واقعات

## ناقدری کی وجہ سے حج اور عمرے کی سعادت سے محروم ہونے والے



## ۸......اسلافِ امت کے ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات



## قرآن کریم کی روشنی میں ذوقِ عبادت کے ترغیب واہمیت



## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ذوقِ عبادت کی اہمیت ومقام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# عرضِ مؤلف

راقم کے بیاناتِ جمعہ، درسِ قرآن، درس حدیث اور مختلف علوم وفنون پر لکھی گئی کتب کا تعارف واٹس ایپ پر چلتا رہتا ہے، اکثر خطیب حضرات اس سے استفادہ کرتے رہتے ہیں، بعض احباب کی رائے یہ تھی کہ ہر بیان کو تحریری شکل دی جائے تو فائدہ زیادہ ہوگا، تو راقم نے افادہ کی غرض سے اسی پر بقاعدہ کام کا آغاز کیا اور یہ نیت کی کہ ہر ہفتے ایک اصلاحی عنوان پر تحریری مواد شائع کر دیا جائے تا کہ خطباء اور واعظین کے لیے آسانی ہو، الحمداللہ اس کی کوشش رہی کہ مستند مواد ہو، ان خطبات میں قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ، سیرتِ طیبہ، صحابہ کرام اور اسلافِ امت کے واقعات بھی ذکر کیے جائیں تا کہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہے، واقعات سے سامعین کو بات سمجھ آتی ہے اور انہیں یاد بھی رہتی ہے، واقعات سے نتائج اَخذ کر کے معاشرے پر تطبیق دینے سے بات زیادہ مؤثر ہو جاتی ہے۔ کوشش ہے کہ مستند مواد خطباء کو دیا جائے، عموماً خطباء حضرات کو بیان پر بڑا ملکہ ہوتا ہے، لیکن ٹھوس مواد کی کمی ہوتی ہے۔

ہر ماہ میں چار جمعہ ہوتے ہیں، اس اعتبار سے سال بھر میں اڑتالیس (۴۸) جمعہ بنتے ہیں، اگر اللہ رب العزت کی توفیق شاملِ حال رہی تو ان شاء اللہ پچاس (۵۰) مختلف موضوعات پر کام کا ارادہ ہے، تا کہ خطیب کو ہر جمعہ نئے عنوان پر یکجا مواد ملے اور سامعین کو ہر ہفتے نئے عنوان پر باحوالہ گفتگو سننے میں ملے۔

اس میں زیادہ اصلاحِ معاشرہ اور فرد سے متعلق عنوانات کو لیا ہے اور بعض عنوانات پر قدرے تفصیل سے بات ہوئی، اس لیے مستقل رسالے کی صورت اختیار کر گئے، اسی مناسبت سے اس کا نام **"اصلاحی خطبات ورسائل"** رکھا۔

ان خطبات ورسائل میں مواد زیادہ پیش کیا گیا ہے تاکہ خطیب اپنے وقت اور سامعین کے مطابق انتخاب کر کے تفصیلی بات کر سکے۔اور اگر کوئی کسی ایک عنوان کو ضرورت کے تحت متعدد جمعوں میں بیان کرے تو اُس کے لئے بھی آسانی ہو۔

اس میں زیادہ تر مواد نصوص کی صورت میں ذکر کیا ہے، عموماً ہمارے ہاں آج کل نصوص کی طرف اعتناء نہیں کیا جاتا، رطب و یابس اور غیر مستند روایات، آثار اور واقعات پر اکتفاء کیا جاتا ہے، نہ نصوص تلاش کی جاتی ہیں اور نہ تحقیق کی جاتی ہے۔

اس کتاب میں احادیث وآثار کو تحقیق کے بعد ذکر کیا گیا ہے، معتدل مزاج ائمہ محدثین ومتأخرین کی تحقیقات کو سامنے رکھا ہے، اس میں زیادہ تر روایات صحاح ستہ سے ذکر کی ہیں، دیگر جن کتابوں سے جو روایات لی ہیں تو حاشیہ میں حوالہ ذکر کردیا ہے۔اس میں زیادہ تر صحیح اور حسن روایات ذکر کی ہیں اور ان میں وہ ضعیف روایات جو شرائط پر پوری اترتی ہیں اور ائمہ محدثین انہیں ترغیب وترہیب میں ذکر کرتے ہیں تو انہیں بھی ذکر کیا ہے۔ البتہ موضوع، غیر مستند اور شدید ضعف والی روایات سے اجتناب کیا ہے۔یاد رہے کہ جمہور محدثین کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔

اس پہلی جلد میں درج ذیل آٹھ عنوانات پر ٹھوس مواد کو ذکر کیا ہے:

۱......اذان کی اہمیت وفضیلت اور اذان کے ادب اور بے ادبی سے متعلق حیرت انگیر واقعات

۲......نماز کی اہمیت وفضیلت اور اسلافِ امت کا نماز کا اہتمام

۳......نماز میں خشوع وخضوع کی اہمیت اور اسلافِ امت کے ایمان افروز واقعات

۴......باجماعت نماز کی اہمیت وفضیلت اور اسلافِ امت کا تکبیر اولی کا اہتمام

۵......زکوۃ کی اہمیت ،فضیلت ،ثمرات اوراس کے ادا کرنے اور نہ کرنے والوں کے واقعات

۶......روزے کی اہمیت وفضیلت اوراسلافِ امت کا روزں کا اہتمام

۷......حج کی اہمیت وفضیلت اوراسلافِ امت کے کثرتِ حج کے واقعات

۸......اسلافِ امت کے ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ دعافرمائیں کہ اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے ،اورخطباء، واعظین ،مقررین،سامعین اور عوام الناس کے لئے نافع بنائے اوراپنی بارگاہ میں قبول فرما کرراقم کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین

محمدنعمان

استاذالحدیث جامعہ انوارالعلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۲۷جمادی الاولی۱۴۴۴ھ /22دسمبر2022ء

0332-2557675

# ۱......اذان کی اہمیت وفضیلت اوراذان کےادب اوربےادبی سے متعلق حیرت انگیرواقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذٰلِکَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾(المائدة:۵۸)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ،وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ،وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ. ❷

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صداحترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات کا ذکر کیا ان میں اذان کی اہمیت اور فضیلت کا بیان ہے، اذان اللہ کی طرف بلانے کا نام ہے، اسی وجہ سے اسکا معنی ہے اعلان ، اوراذان کہنے والے کو

❶صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ: باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ، رقم الحدیث: ۳۸۷

❷سنن النسائی: کتاب الاذان، باب رفع الصوت، رقم الحدیث: ۶۴۶

مؤذن کہتے ہیں، اذان کی ابتدا کیسے ہوئی؟

## اذان کی ابتداء کیسے ہوئی؟

سن ایک ہجری کو مدینہ طیبہ میں جب نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ لوگوں کو جماعت کا وقت قریب ہونے کی اطلاع دینے کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس بارے میں صحابہ کرام سے مشاورت کی تو اس سلسلے میں چار تجاویز سامنے آئیں:

۱......نماز کے وقت بطورِ علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے۔

۲......کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دی جائی۔

۳...... یہودیوں کی طرح سینگ بجایا جائے۔

۴......مسیحیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے۔

مذکورہ بالا سبھی تجاویز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلم اقوام سے تشبیہ کے باعث پسند نہ آئیں۔ اس مسئلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام متفکر تھے کہ اسی رات ایک انصاری صحابی حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے انہیں اذان اور اقامت کے کلمات سکھائے ہیں۔ انھوں نے صبح سویرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور اس خواب کو اللہ تعالی کی جانب سے سچا خواب قرار دیا۔ اسی قسم کے خواب بعض دوسرے صحابہ کرام نے بھی بیان کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے اذان کی تعلیم دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم حضرت بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو، ان کی آواز بلند ہے اس لیے وہ ہر نماز کے

لیے اسی طرح اذان دیا کریں گے۔ چنانچہ اسی دن سے اذان کا یہ نظام قائم ہے اور اس طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسلام کے پہلے مؤذن قرار پائے۔ ❶

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے اذان کی اہمیت بیان فرمائی۔

## قرآنِ کریم کی روشنی میں اذان کی اہمیت وفضیلت

### اذان کا استہزاء کرنے والے بے عقل لوگ ہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾(المائدة: ۵۸)**

ترجمہ: اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو) پکارتے ہو تو وہ اس (پکار) کو مذاق اور کھیل کا نشانہ بناتے ہیں۔ یہ سب (حرکتیں) اس وجہ سے ہیں کہ ان لوگوں کو عقل نہیں ہے۔

### سب سے خوبصورت بات اللہ کی طرف دعوت دینا ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے:

**﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَلِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (فصلت: ۳۳)**

ترجمہ: جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلائے، اور خود بھی نیکی کرے، اور کہے میں مسلمانوں میں سے ہوں، اس سے زیادہ اچھی بات اور کس کی ہوگی؟

اذان دینے والا بھی اس فضیلت میں شامل ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف اور فلاح کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

---

❶ سنن أبی داود: كتاب الصلاة، باب بدء الأذان، رقم الحديث: ۴۹۸/سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب ماجاء فی بدء الأذان، رقم الحديث: ۱۸۹

## جب نماز کے لیے پکارا جائے تو بیع وشراء چھوڑ دو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾(الجمعة: ۹)

ترجمہ:اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو،اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اذان کی اہمیت وفضیلت

## مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن لمبی ہونگی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا:

أَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.❶

ترجمہ:اذان دینے والے قیامت کے دن دیگر تمام لوگوں سے لمبی گردنوں والے ہونگے۔

قیامت کے دن مؤ ذنین کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔

اس کا پہلا مطلب یہ ہے کہ مؤ ذنین میدانِ حشر میں سب سے ممتاز اور منفرد نظر آئیں گے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کوثواب زیادہ ملے گا۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ انہیں کثیر ثواب کودیکھنے کا اشتیاق ہوگا اور جس شخص کوکسی چیز کے دیکھنے کا اشتیاق ہووہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے،اس لیے ان کی گردنیں لمبی ہوں گی۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی زیادہ امید ہوگی اور جس شخص کوکسی

❶صحيح مسلم: كتاب الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه،رقم الحديث:۳۸۷

چیز کی امید ہوتی ہے وہ گردن اٹھا اٹھا کر امید بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔

چوتھا مطلب یہ ہے کہ مؤذن اپنے اعمال پر نادم اور شرمسار نہیں ہوں گے، کیونکہ جو نادم اور شرمسار ہوں اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے، جبکہ ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

پانچواں مطلب یہ ہے کہ میدانِ حشر میں جب تمام لوگ گرمی سے پسینہ میں شرابور ہوں گے، مؤذنوں کو کوئی پریشانی نہ ہوگی تبھی تو ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

چھٹا مطلب یہ ہے کہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مساجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، تو نمازی تابع اور مؤذن متبوع ہوا، اور متبوع چونکہ سردار ہوتا ہے، اس لیے قیامت کے دن اس کی گردن بلند ہوگی تا کہ اس کا سر نمایاں نظر آئے۔

ساتواں مطلب یہ ہے کہ گردن لمبی ہونے سے مؤذن کے اعمال کی کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ کثرت اس وجہ سے ہے کہ مؤذن کی اذان سن کر جس قدر لوگ نماز پڑھنے آئیں گے ان تمام کے اعمال کا ثواب مؤذن کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا، اگرچہ نمازیوں کے اپنے اپنے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ ❶

## مؤذنین کی مغفرت کی جاتی ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَـهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِـهِ وَيُصَـدِّقُـهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ.** ❷

---

❶ المنهاج شرح صحيح بن الحجاج:: كتاب الصلاة: باب فضل الاذان وهرب الشيطان عند سماعه، ج۴ ص ۹۱/مرقاة المفاتيح : كتاب الصلاة ،باب فضل الأذان، ج۲، ص ۵۵۶

❷ سنن النسائي: كتاب الاذان، باب رفع الصوت، رقم الحديث: ۶۴۶

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، اور مؤذن کی بلند آواز کی وجہ سے اسکی مغفرت کیجاتی ہے، اور خشکی وتری میں جس نے اسکی آواز سنی وہ اسکی تصدیق کرے گا اور اس شخص کیلئے اس شخص کے مانند ثواب ہے جس نے (اذان سن کر نماز) پڑھی۔

## اذان دینے اور صفِ اول میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِى التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.** ❶

ترجمہ: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صفِ اول میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر نہ حاصل ہو تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو بڑی کوشش سے آئیں، اور اگر جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا ثواب ہے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں آئیں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے۔

## مؤذنین اللہ کے محبوب بندے ہیں

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَالْأَظِلَّةَ**

❶ صحيح البخارى: كتاب الاذان، باب الإستهام فى الأذان، ٦١٥

لِذِکْرِ اللّٰہِ.❷

ترجمہ: بے شک اللہ کے بندوں میں سے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو سورج، چاند، ستارے اور سایوں کا اللہ کے ذکر کیلئے انتظار کرتے ہیں۔

حدیث میں سورج، چانداور ستاروں کا انتظار کرنے والوں سے مؤذنین مراد ہیں، یعنی یہ لوگ اللہ کے ذکر یعنی نماز کیلئے وقت کا انتظار کرتے ہیں، چونکہ پہلے زمانے میں گھڑیاں نہیں ہوا کرتی، لوگ وقت کا پتہ سورج، چاند اور ستاروں سے لگایا کرتے تھے، اس لیے یہاں انکا ذکر ہے۔

## مؤذنین کے حق میں ہر شی گواہی دے گی

سیدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا:

**إِنِّی أَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالبَادِیَةَ،فَإِذَا کُنتَ فِی غَنَمِکَ أَوْ بَادِیَتِکَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ،فَإِنَّهُ لاَ یَسْمَعُ مَدَی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَیْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ یَوْمَ القِیَامَةِ ،قَالَ أَبُو سَعِیدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.❷**

ترجمہ: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو، پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان میں اپنی آواز کو اونچا کیا کرو، اس لیے کہ مؤذن کی آواز کو آخری حصہ تک جو جن، انسان اور کوئی اور چیز سنتی ہے تو قیامت والے دن وہ اس کے لیے گواہی دے گی۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

---

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج ۱ ص ۱۱۵، رقم الحدیث: ۱۶۳/ قال الحاکم والذهبی: اسناده صحیح

❷ صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء، رقم الحدیث: ۶۰۹

## بارہ سال اذان دینے پر جنت واجب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ،وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً،وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.❶

ترجمہ: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

## ائمہ اور مؤذنین کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ،اَللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ.❷

ترجمہ: امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ہے، اے اللہ! تو اماموں کو (علم وعمل کی) توفیق عطا فرما اور مؤذن کی بھول چوک معاف فرما۔

## تین قسم لے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يُؤَذِّنُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ،وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ

❶سنن ابن ماجه: كتاب الأذان والسنة فيه،باب فضل الأذان وثواب المؤذنين،رقم الحديث: ٧٢٨

❷سنن أبي داود: كتاب الصلاة،باب ما يوجب على المؤذن من تعاهد الوقت،رقم الحديث: ٥١٧

تَعَالَى وَحَقَّ مَوَالِيهِ. ❶

ترجمہ: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، جنہیں دیکھ کر تمام اولین وآخرین رشک کریں گے، ایک ایسا غلام جو اللہ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرتا ہو، دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں، تیسرا وہ مؤذن جو پانچوں وقت کی اذان دیتا ہو۔

## اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. ❷

ترجمہ: اذان اور تکبیر کے درمیان جو دعا مانگی جائے وہ رَد نہیں ہوتی۔

## اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِى كَمْ صَلَّى. ❸

ترجمہ: جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور مارے خوف کے وہ گوز مارتا جاتا ہے اور اس حد تک بھاگتا چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے،

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج۸ ص ۴۱۳، رقم الحديث: ۴۷۹۹

❷ سنن أبی داود: كتاب الصلاة، باب ما جاء فی الدعاء بين الأذان والإقامة، رقم الحديث: ۵۲۱

❸ صحيح البخاری: كتاب الأذان، باب فضل التأذين، رقم الحديث: ۶۰۸

جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے، اسی طرح جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، جب اقامت ختم ہو جاتی تو پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالے، کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، وہ (تمام) باتیں جو اس کو یاد نہ تھیں یاد دلاتا ہے، یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی۔

## توحید کی گواہی دینے والا جہنم سے بری ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے سنا، تو آپ نے فرمایا: **عَلَى الْفِطْرَةِ** " فطرت پر ہے، اس شخص نے کہا "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خَرَجَ مِنَ النَّارِ" جہنم سے آزاد ہو گیا۔ لوگ اس کی طرف دوڑے تو دیکھا کہ ایک چرواہا ہے، نماز کا وقت ہو گیا تھا تو اذان دینے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا۔ ❶

## اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اذان دینے لگے، جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.** ❷

ترجمہ: جو اس کی طرح کلمات کہے وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

---

❶ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب الأذان فى السفر ......الخ، ج ١ ص ٢٠٨، رقم الحديث: ٣٩٩

❷ سنن النسائى : كتاب الأذا ن ،باب ثواب ذلك ،رقم الحديث: ٦٧۴

ان احادیثِ مبارکہ سے اندازہ لگائیں کہ اذان دینے کے کتنی کثرت کے ساتھ فضائل ہیں، اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ كُنْتُ مُؤَذِّنًا مَا بَالَيْتُ أَنْ لَا أَحُجَّ وَلَا أَعْتَمِرَ وَلَا أُجَاهِدَ. ❶

ترجمہ: اگر میں مؤذن ہوتا تو پھر مجھے حج وعمرے اور جہاد کی اتنی زیادہ پروانہ رہتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اگر میں مؤذن ہوتا تو میری آرزو پوری ہو جاتی، اور میں رات کے نفلی قیام کی اور دن کے نفلی روزوں کی اس قدر تگ ودو نہ کرتا، میں نے سنا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار مؤذنوں کی بخشش کی دعا مانگی، اس پر میں نے کہا: آپ نے اپنی دعا میں ہمیں یاد نہ فرمایا، حالانکہ ہم اذان کہنے پر تلواریں تان لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَلَّا يَا عُمَرُ، إِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتْرُكُونَ الْأَذَانَ عَلَى ضُعَفَائِهِمْ، وَقَالَ: لُحُومٌ حَرَّمَهَا اللَّهُ عَلَى النَّارِ، لُحُومُ الْمُؤَذِّنِينَ.

ہاں! لیکن اے عمر! ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ موذنی غریب مسکین لوگوں تک رہ جائے گا۔ سنو عمر! جن لوگوں کا گوشت پوست جہنم پر حرام ہے ان میں مؤذن ہیں۔ ❷

جب اذان کی آواز آئے تو انسان خاموش ہوجائے، اذان کے کلمات کے جواب دے، اذان کے بعد دعا پڑھے گے اور نماز کی تیاری کرے۔

## اذان کے جواب میں کون سے کلمات پڑھے جائیں گے

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے

❶ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين: باب فضل الأذان، ص ۱۶۱، رقم الحديث: ۵۶۶

❷ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين: باب فضل الأذان، ص ۱۶۱، رقم الحديث: ۵۶۶

پاس تھا، جب مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے، حتیٰ کہ جب مؤذن نے ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہا، پھر مؤذن نے ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّه“ کہا، اسکے بعد وہی کلمات دہرائے جو مؤذن نے کہے، پھر فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔ ❶

## اذان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.** ❷

ترجمہ: مؤذن کی اذان کا جواب دو، جیسے کلمات وہ کہتا ہے، تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے وسیلہ طلب کرو، وہ جنت کی ایک منزل ہے، جو تمام مخلوق الٰہیہ میں سے ایک ہی شخص کو ملے گی، مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ہی عنایت ہوگی، جو شخص میرے لیے اللہ سے اس وسیلے کی طلب کرے اس کیلئے میری شفاعت روز قیامت حلال ہوگئی۔

❶سنن النسائی: كتاب الأذان، باب إذا قال المؤذن حی علی الصلاة حی علی الفلاح، رقم الحديث: ٦٧٧

❷صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب قول مثل قول المؤذن لمن سمعه، رقم الحديث: ۳۸۴

## اذان کے بعد مسنون دعا

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم رہنے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت سے سرفراز فرما اور (شفاعت کے) مقام محمود پر جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے عطا فرما۔

حدیث میں ایک اور دعا کا بھی ذکر آیا ہے اس کے پڑھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

## اذان سن کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. ❷

ترجمہ: جس نے کہا جب وہ مؤذن کو سنے "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب ماننے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، رقم الحديث: ٦١٤

❷ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب قول مثل قول المؤذن لمن سمعه، رقم الحديث: ٣٨٦

اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تو اذان کا جواب بھی دیں اور مذکورہ دعاؤں کا بھی اہتمام کریں، ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی یہ سکھائیں اور اذان کا ادب کیا کریں، جیسے ہی آذان کی اواز کانوں میں پڑھے تو جس کام میں مصروف ہوں اُسے چھوڑ کر اذان کی طرف متوجہ ہو کر جواب دیں، اذان کا ادب واحترام کریں بسا اوقات ہی عمل انسان کی مغفرت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

## اذان کی حقیقت وعظمت عقل اور فطرت کی روشنی میں

## نماز کی ظاہری باطنی کیفیات میں عاجزی وبندگی

اپنے مالک کو دل سے مان لینے کے بعد اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہنا یہی عقل کا تقاضا ہے اور یہی دنیوی زندگی کا بنیادی مقصد بھی ہے یعنی زندگی بندگی کے لیے ہے اور اس بندگی کا سب سے جامع اور اعلیٰ طریقہ ''نماز'' ہے، جس میں بہت سی تعلیمات نبوی کے اشارے موجود ہیں، چنانچہ اپنے خالق و مالک اور محسن حقیقی کے دربار میں کھڑے ہونے کے قابل بننا، اپنے جسم اور لباس کو پاک وصاف رکھنا، اپنے قدموں کو طریقہ نبوی کے مطابق جمانا، غیر اللہ کے خیالات کو دل ودماغ سے نکال کر پس پشت ڈال دینا، نیازمندی کے اظہار کے لیے جسم کا سب سے اونچا حصہ یعنی سر کو اسی کے سامنے جھکانا، ہر حال میں اسی کی پاکی اور بزرگی بیان کرنا، کسی بھی فرد کو اپنی ذات سے ایذا نہ دینا، آپس میں متحد ومتفق رہنا، اپنے تمام اعضاء کو اسی کے منشاء کے مطابق رکھنا خصوصاً نگاہوں کی حفاظت کرنا، ظاہر و باطن سے پورے طور پر آقا کی طرف متوجہ رہنا، بلاضرورت دنیا کی طرف التفات نہ

کرنا، بس اسی کے کلام کو پڑھنا اور سننا، فضول بات اور حرکت سے بچنا، بلکہ جائز کھانا، پینا اور خواہش نفس کو روک کر مالک کی رضا حاصل کرنا، وقت کو ضائع نہ کرنا، اپنی انگلی کے اشارہ سے بھی کسی کو برا بھلا نہ کہنا بلکہ محسن حقیقی کی وحدانیت کے لیے ہی اٹھانا، اور جسم وروح کی تمام نعمتیں جس محبوب ہستی کے صدقہ میں ملی ہیں ان کو خصوصاً عظمت سے یاد رکھنا، امن وسلامتی کی دعا میں نیک لوگوں کو بھی شامل کر لینا اور ان سب کاموں کے ساتھ اپنے قصور کا اقرار کر کے مولائے حقیقی سے معافی چاہنا اور جدھر رُخ کرے ادھر کے لوگوں کو سلامتی سے نوازنا اور پھر اپنی حاجتیں پیش کرنے کے لیے اسی آقا کے سامنے ہاتھ پھیلانا، یہ سب پیغامات آخری رسول کی بے شمار تعلیمات کا بہت مختصر خلاصہ ہے، جس کا سب سے عمدہ اور عملی نمونہ ''نماز'' ہے، لہٰذا بندگی کے لیے نماز لازم ہے اور نماز کی دعوت گویا کامل دستورِ حیات کی دعوت ہے، چنانچہ ''حی علی الصلاۃ'' آو نماز کی طرف۔ اس کی صدا لگائی جاتی ہے۔

## انجام کا علم اور حسن خاتمہ کی اُمید

اب ایک فطری سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی مالک اور مخلوق کی تمام ضرورتوں کا جاننے والا اور انسان کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی قدرت رکھنے والے کو مان کر اس کے بھیجے ہوئے دستورِ حیات پر جب کوئی اپنی زندگی کو بنائے اور سجائے گا یعنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرے گا تو اسے کیا صلہ (بدلہ) ملے گا؟ تو اس چیز کو بھی اللہ کے آخری رسول اور انس وجن دونوں کے نبی نے بتا دیا ہے، کیونکہ انجام سے بے خبر رہ کر محنت کرنا اور اپنی جان ومال کی بازی لگانا مشکل ہے اور چونکہ محنت پوری دنیوی زندگی کو خالق کی مرضی پر کھپانا ہے، اس لیے بدلہ بھی ایسا ہو کہ اس سے زیادہ اور بڑا کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور وہ ہے ہمیشہ کے عذاب سے بچنا اور ہمیشہ کی زندگی، راحت، صحت، جوانی اور خواہشات کا

پانا ہے جس کا محل جنت ہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے، ایسی کامیابی کو عربی میں ''الفلاح'' کہتے ہیں اور کامیابی کا یقین آدمی کو عمل پر ابھارتا ہے، اس لیے ''حی علی الصلاۃ'' کے بعد ''حی علی الفلاح'' آؤ کامیابی کی طرف! یہ نداء بھی لگائی جاتی ہے۔اور جس طرح موت یقینی ہے کہ آج تک کوئی اس کا انکار نہیں کر سکا اسی طرح مرنے کے بعد دوسری زندگی کا ملنا بھی ضروری اور یقینی ہے اور دنیا کی اکثر قومیں اسے مانتی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بعض قومیں یہ کہتی ہیں کہ اسی دنیا میں دوسری زندگی مل جاتی ہے جب کہ دوسری قوموں کا یہ عقیدہ ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسرے عالَم میں دوسری زندگی ملے گی یعنی اچھے اور برے کام کا انجام اور نتیجہ پانے کے لیے جیسے دوسری زندگی ضروری ہے ( کیونکہ پہلی اور دنیوی زندگی میں جو کہ محنت اور عمل کے لیے ہے بدلہ نہیں دیا جا سکتا کہ اس میں پورے بدلہ کی صلاحیت اور وسعت نہیں ہے ) ایسے ہی محل نتیجہ کے لیے بھی دوسرا عالم ضرور ہوگا، اس لیے کہ یہ دنیا عمل و محنت کا مقام ہے اور محنت وعمل کی جگہ کو جزا وسزا سے بدل دینا عقل سلیم اور عقلائے زمانہ کے دستور کے خلاف ہے۔

## توحید پر استقامت

بہرحال مرنے کے بعد کی دوسری دائمی زندگی کے لیے ''حی علی الفلاح'' میں جو کامیابی کی بشارت سنائی گئی ہے اسے پانے کے لیے ہر فرد انسان کا اللہ کی وحدانیت کے اقرار وتسلیم پر موت تک قائم رہنا ضروری ہے، اس لیے کہ دنیا میں پیدائش سے موت تک یہی پہلی اور عملی زندگی ہے اور اسی زندگی کو ابتدائے جوانی سے موت تک صحیح عقیدہ اور اچھے عمل سے وابستہ رکھنا لازم ہے اور یہ بات عقلاء وحکماء تسلیم کرتے ہیں کہ کسی چیز کی ابتداء کے مقابلہ میں اس کے خاتمہ کا زیادہ اعتبار کیا جاتا ہے، لہٰذا آخرت

یعنی دوسری زندگی میں فلاح پانے کے لیے دنیا سے انتقال اس حال میں ہونا چاہیے کہ دل میں ایمان یعنی خالق اور نفع وضرر کے مالک کی وحدانیت کا یقین بہر حال موجود ہو، خدانخواستہ اگر ابتدائے زندگی میں اللہ کو ایک مانا تھا اور موت سے پہلے پہلے وحدانیت کا منکر ہو گیا تو ہمیشہ کے لیے اس کا بیڑا غرق ہو گیا، اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حی علی الفلاح کے بعد ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی پھر صداء لگائی جاتی ہے، تاکہ زندگی کی صبح توحید کے ساتھ قائم ہوئی ہے تو شام زندگی بھی توحید پر ہونی چاہیے، پس دیکھئے اذان کس قدر عقل وفطرت کی جامع پکار اور کامل دعوت ہے۔

## اذان فطرت کی آواز اور سعادت کا ذریعہ ہے

یہ ہیں وہ حقائق اور خوبیاں جو اذان کے الفاظ میں پوشیدہ ہیں، یہ مخصوص الفاظ دنیائے انسانیت کی ضمیر کی آواز ہے جو غافل کانوں کو دستک دیتی ہے اور دلوں تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے، یہ صرف مسلمانوں کے لیے نماز کی اطلاع نہیں ہے، بلکہ سارے انسان کو ابدی نفع پہونچانے اور دائمی نقصان سے بچانے کے لیے دنیا کے قائم رہنے تک خالق و مالک نے سب کو سنانے کا ایک خاص نظام بنایا ہے، تاکہ غفلت کی شکار ہر قوم وملت اس سے اپنے ابدی پیغام اور دائمی نجات کا تحفہ حاصل کرے۔ ان الفاظ کو مسلمان اذان کہتے ہیں، یہ اذان دین اسلام کا ایک شعار ہے، لیکن اس کی فطری حقیقت جیسی ہے وہ پوری انسانیت کے لیے فائدہ مند ہے شرط یہ ہے کہ اس کی قدر کی جائے۔ اس کی سچی قدردانی یہی ہے کہ اذان کی حقیقتوں کو دل سے تسلیم کر کے صحیح زندگی گذارنے کا عزم کرے اور ایسے طریقہ سے جو انسانیت اور مقصد پیدائش سے دور ہو اس سے نکل آئے، پس جو کوئی بھی اس اذان کی قدر اور عظمت کرے گا وہ سعادت

پائے گا اور کامیاب ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا تو آسمان وزمین کو تھامنے والا اور سب سے بڑی قدرت والا ہے اس سے ڈرتا رہے کہ اس کی پکڑ بہت سخت ہے۔

## تمام مذاہب میں اذان کا خصوصی امتیاز

یہ اذان چونکہ دین اسلام کا خاص شعار ہے، شعار کہتے ہیں کسی بھی مذہب کی خاص علامت اور نشانی کو، اور شعار میں ایسے لوگوں کی مشابہت سے بچنا مطلوب ہے جو راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہوں، اس لیے اذان میں بھی اس پہلو کا لحاظ رکھا گیا ہے جیسا کہ اذان کی ابتداء کی تاریخ میں صاف صاف موجود ہے۔

چنانچہ وپنج وقتہ نماز باجماعت کی آ گاہی اور طریقۂ اطلاع مقرر کرنے کے لیے جب مشورہ ہوا تو کسی صحابی نے رائے دی کہ آگ روشن کی جائے، کسی نے مشورہ دیا کہ قَرن (نرسنگا) کے ذریعہ آواز بلند کی جائے، کسی اور صحابی نے رائے دی کہ ناقوس (نقارہ) بجایا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین حق کی امتیازی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام تجاویز کو قبول نہیں فرمایا کہ اس میں مجوس یا یہود یا نصاری سے مشابہت پائی جاتی ہے اور بغیر کسی حتمی فیصلہ کے مجلس برخواست ہوگئی، البتہ عارضی طور پر یہ طے کیا گیا کہ لوگوں کو جمع کرنے کے لیے ''اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ'' کی صدا لگائی جائے! بالآخر چند روز کے بعد ایک صحابی کو خواب میں فرشتہ کے ذریعہ وہ کلمات سکھلائے گئے جو فطری حقائق پر مشتمل اور امتیازی شان کے حامل ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خواب سن کر تصدیق فرمائی کہ یہ حق ہے یعنی اللہ کی طرف سے ہے، پھر نماز کی طرف لوگوں کو بلانے کے لیے انہی کلمات کو ہمیشہ کے لیے جاری فرمایا، پس دین اسلام جس طرح برحق اور امتیازی شان رکھتا ہے اسی طرح اذان بھی حق اور فطرت کی آواز ہونے کی وجہ سے خصوصی امتیاز کی حامل ہے۔

## اذان کی تاثیراور فوائد

اس اذان کے عام فوائد بھی بہت ہیں، پریشانی میں دلوں سے غم دور ہوتا ہے، آفتیں اور بلائیں ٹل جاتی ہیں ،لوگوں کی جان اور مال محفوظ ہوجاتے ہیں، بلکہ زندگی کی قسمت بدل جاتی ہے، گویا اذان کا وجود ایک طرح ہُما (پرندہ) ہے جس کے سایہ میں آنا ہر انسان پسند کرتا ہے اور اذان کا نہ ہونا ایک طرح کا بوم (پرندہ) ہے جس کو ہر انسان منحوس سمجھتا ہے، شیخ سعدی فرماتے ہیں:

گر ہما از جہاں شود معدوم　　　　کس نیاید زیر سایہ بوم

ایک مرتبہ حضرت ابو محذورہ بچپن میں اذان کی نقل اتار رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان سے کہا کہ پھر سے اذان کہو، بس یہی اذان ان کے دین حق کو قبول کرنے کا ذریعہ بن گئی۔

## اذان کے سبب بلا کاٹل جانا اور بادشاہ کا رعایا سمیت قبولِ اسلام

اور دنیا میں زندگی گذارتے ہوئے انسان کبھی ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہوجاتا ہے کہ جان و مال سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے، اذان سے اللہ تعالیٰ ایسی مصیبتیں بھی دور فرمادیتے ہیں، سفر نامہ ابن بطوط میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ بحر اٹلانٹک میں ایک مرتبہ طوفان کی وجہ سے عربوں کا ایک جہاز ٹوٹ گیا، سمندر کی موجوں نے اسے برباد کردیا، مگر اللہ تعالیٰ نے ایک عرب کو جزیرہ کی طرف پہنچادیا، وہ آبادی میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ پوری بستی غیر مسلموں سے آباد ہے، ایک غریب کے جھونپڑے میں فروکش ہوئے، کچھ مدت کے بعد گھر والے غمگین اور شکستہ دل تھے، عرب مہمان نے اپنے محسن مالکِ مکان سے دریافت کیا، تو معلوم ہوا کہ یہاں ہر سال سمندر سے ایک بلا آتی ہے اور بستی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، اس بلا کو ٹالنے کے لیے ایک رسم ادا کی جاتی ہے کہ پوری بستی

میں سے ایک حسین وجمیل لڑکی کو زیورات سے آراستہ کر کے سمندر کے کنارے ایک مندر میں رات میں چھوڑ آتے ہیں، لڑکی بلا کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے اور بلا دور ہو جاتی ہے مگر دوسرے دن وہ لڑکی مردہ ہوتی ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو ساری بستی والے کی جانوں کو خطرہ ہوتا ہے، اس سال میری لڑکی کی باری ہے، اس لیے فکر وغم لاحق ہے، مسلم عرب نے کہا: گھبراؤ نہیں، اس کی جگہ پر مجھے بنا سنوار کر بھیج دو، چنانچہ گھر والوں نے ایسا ہی کیا اور مندر میں چھوڑ آئے اور وہ باہمت عرب قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہو گئے، پھر جب رات کو سمندر کی طرف سے ایک بلا جہاز کی شکل میں ساحل کی طرف آرہی تھی، مسلم عرب نے بلا دیکھتے ہی اذان کہنی شروع کی، ''أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُولُ اللّٰهِ'' پر پہنچتے ہی بلا لوٹ گئی، صبح وہ عرب صحیح سلامت گھر واپس آگئے، ملک میں چرچا ہونے لگا اور سب حیران اور متأثر تھے، یہاں تک کہ بادشاہ وقت تک یہ خبر پہنچ گئی، دوسرے سال پھر اسی طرح کیا گیا کہ اس مسلم عرب مہمان کو آراستہ کر کے مندر میں چھوڑ آئے، رات میں بلا آئی اور مسلم مہمان نے اذان کہنی شروع کی اور ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' پر ہی بلا واپس ہو گئی، لوگوں کا تأثر بڑھ گیا، بادشاہ نے ابھی بھی احتیاط سے کام لیا، تیسرے سال پھر اسی طرح کیا گیا، بلا آنے پر مسلم عرب نے جیسے اذان شروع کی اور ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ،'' کہا تو وہ بلا ہمیشہ کے لیے غائب ہو گئی، چنانچہ بادشاہ اپنے وزیر سمیت اسلام سے مشرف ہوا اور اس کی وجہ سے ساری رعایا بھی حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔ [1]

## اذان کے خاص فوائد ونتائج

شروع سے اب تک تفصیلی کلام سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اذان کس قدر حقائق اور

[1] عرب ہند کے تعلقات: ۱۷۴

حیرت انگیز فوائد کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، ان میں سے بعض سے تو انسان اسی دنیا میں فائدہ اٹھاتا ہے اور بعض فوائد ایسے بھی ہے جو بطورِ نتائج دوسری زندگی یعنی آخرت میں حاصل ہوں گے، ان فوائد کو اسی آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلام کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) اذان دئے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمان آباد ہیں اور وہ علاقہ فوج کشی سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) اذان نبوی مشن کا ایک اہم جز ہے، کیونکہ نبی کا کام لوگوں کو دین کی دعوت دینا ہے اور اذان بھی دعوت ہے۔

(۳) اذان سے انسان کا اصلی دشمن شیطان دور بھاگتا ہے، کیونکہ اذان کا فائدہ دوسروں کو پہنچتا ہے اور ایسی عبادت جس کا نفع دوسروں کو پہنچے شیطان پر بھاری ہوتی ہے۔

(۴) اذان دینے والے شخص کی گردن اور لوگوں کے مقابلہ میں قیامت کے دن لمبی ہوگی۔

(۵) اذان دینے والے کے لیے بخشش کی جائے گی اور مؤذن کے حق میں ہر خشک وتر چیز قیامت کے دن گواہی دے گی۔

(٦) جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے جنات، انسان اور دوسری مخلوق جو اذان کی آواز سنتی ہے وہ سب گواہی دیں گے۔

(۷) میں بارہ سال تک رضائے الٰہی کے لیے اذان دینے پر جہنم سے آزادی کا پروانہ نصیب ہوتا ہے۔

(۸) اخلاص سے اذان دینا (اور نماز کا اہتمام کرنا) گناہوں کی بخشش اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

(۹)اذان کا جواب دینے سے جواب دینے والے کے لیے بھی جنت کا وعدہ ہے۔

(۱۰)اذان کے بعد یا اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے رد نہیں ہوتی۔

اذان سے متعلق قدر کرنے والوں کے متعدد واقعات تاریخ کی کتابوں میں مل سکتے ہیں، یہاں صرف ایک واقعہ ذکر کر کے مضمون ختم کیا جاتا ہے، غالبًا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کے زمانہ میں دہلی کا ہے کہ ایک عورت کے مرنے کا جب وقت آیا تو اس کی زبان سے ایک عجیب جملہ نکل رہا تھا، گھر والوں کو نہیں معلوم کہ وہ کیا کہہ رہی ہے، پھر کسی عالم کو بلا کر اس عورت کے بول سنائے گئے تو اس عالم دین نے فرمایا کہ عورت کہہ رہی ہے کہ مجھے ”فَادْخُلِي فِي عِبَادِي. وَادْخُلِي جَنَّتِي“ (ترجمہ: اب میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ!) کی آواز دی جارہی ہے، اس کے بعد عورت کا انتقال ہو گیا، دفن کے بعد جب گھر والوں سے تحقیق کی گئی تو بتایا گیا کہ وہ نہ نماز پڑھتی اور نہ تلاوت وغیرہ کرتی تھی، البتہ جب بھی اذان ہوتی تو گھر والوں کو زبردستی خاموش کرتی تھی اور اذان کے معاملہ میں اس کا یہ ہمیشہ کا معمول تھا کہ ڈانٹ ڈانٹ کر خاموش کیا کرتی تھی، اس عالم ربانی نے کہا، بس یہ اذان کے دل سے احترام کا صلہ ہے کہ مرنے سے پہلے اسے جنت کی بشارت مل گئی۔ فقط [1]

# اسلافِ امت کے اذان سے متعلق پرتاثیر واقعات

## اذان کے احترام کے سبب زبیدہ کا مقام ومرتبہ

امام خلیل بن شاہین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے خواب میں زبیدہ کو دیکھا

[1] ماخوذ مع تغییر مضمون اَز مولانا مفتی رشید احمد فریدی صاحب: دارالعلوم، شمارہ ۱۲، جلد ۱۰۵، جمادی الاول ررجب المرجب ۱۴۴۲ھ، مطابق جنوری رفروری ۲۰۲۱ء

کہ وہ شاندار کرسی پر بیٹھی ہے، پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مقام ورتبہ کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ ایک دن میں اپنی سہیلیوں اور پڑوس کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور گپ شپ لگا رہی تھی کہ میں نے مؤذن کی آواز سنی، جوں ہی اس نے اللہ اکبر کہا میں نے ان عورتوں کو اللہ کے نام کی تعظیم وتکریم کی خاطر چپ کرایا، یہاں تک کہ مؤذن اذان دے کر فارغ ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے اسی عمل پر مجھے وہ انعامات عطا فرمائے جو تم دیکھتے ہو۔ ❶

یہ وہ ملکہ زبیدہ تھی جس نے حاجیوں کیلئے نہر بنوائی تھی، آج بھی وہ نہر موجود ہے اور اسکے محل میں دن میں سینکڑوں قرآن مجید ختم ہوتے تھے لیکن یہ مقام انکو صرف اذان کے ادب پر ملا۔

## حضرت سالم حدّادرحمہ اللہ کی اذان سنتے وقت کیفیت

حضرت سالم حَدَّادرحمہ اللہ ایک بزرگ تھے، تجارت کرتے تھے، جب اذان کی آواز سنتے، تو رنگ مُتغیَّر ہوجاتا، اور زَرد پڑجاتا، بے قرار ہوجاتے، دکان کھلی چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے، اور یہ اشعار پڑھتے:

إِذَا مَا دَعَا دَاعِيكُمُ قُمْتُ مُسْرِعاً مُجِيباً لِّمَوْلیٰ جَلَّ لَيْسَ لَه مِثْلُ

ترجمہ: جب تمھارا مُنادِی (مُوذِّن) پکارنے کے واسطے کھڑا ہوجاتا ہے تو میں جلدی سے کھڑا ہوجاتا ہوں، ایسے مالک کی پکار کو قبول کرتے ہوئے جس کی بڑی شان ہے، اُس کا کوئی مِثل نہیں۔

اُجِيبُ إِذَا نَادیٰ بِسَمْعٍ وَّطَاعَةٍ وَبِیْ نَشْوَةٌ لَّبَيْکَ يَا مَنْ لَّهُ الْفَضْلُ

ترجمہ: جب وہ مُنادِی (مُوذِّن) پکارتا ہے تو میں بہ حالتِ نشاط اِطاعت وفرماں

---

❶ الإِشارات فی علم العبارات: ص ۸۷۱

برداری کے ساتھ جواب میں کہتا ہوں: اے فضل وبزرگی والے! ''لَبَّیۡکَ''یعنی میں حاضر ہوتا ہوں۔

وَيَصۡفِرُ لَوۡنِیۡ خِيۡفَةً وَّمَهَابَةً وَيَرۡجِعُ لِیۡ عَنۡ كُلِّ شُغۡلٍ بِهٖ شُغۡلٌ

ترجمہ: اورمیرا رنگ خوف اورہیبت سے زرد پڑ جاتا ہے، اوراُس پاک ذات کی مشغولی مجھے ہرکام سے بے خبر کردی ہے۔

وَحَقِّكُمۡ مَا لُذَّ لِیۡ غَيۡرُ ذِكۡرِكُمۡ وَذِكۡرُ سِوَاكُمۡ فِیۡ فَمِیۡ قَطُّ لَايَحۡلُوۡ

ترجمہ: تمھارے حق کی قسم! تمھارے ذِکر کے سِوا مجھے کوئی چیز بھی لذیذ نہیں معلوم ہوتی، اورتمھارے سِوا کسی کے ذکر میں بھی مجھے مزہ نہیں آتا۔

مَتیٰ يَجۡمَعُ الۡاَيَّامُ بَيۡنِیۡ وَبَيۡنَكُمۡ وَيَفۡرَحُ مُشۡتَاقٌ إِذَا جَمَعَ الشَّمۡلُ

ترجمہ: دیکھیے زمانہ مجھ کواورتم کوکب جمع کرے گا، اورمُشتاق توجب ہی خوش ہوتا ہے جب اِجتماع نصیب ہوتا ہے۔

فَمَنۡ شَاهَدَتۡ عَيۡنَاهُ نُوۡرَ جَمَالِكُمۡ يَمُوۡتُ اِشۡتِيَاقاً نَحۡوَكُمۡ قَطُّ لَايَسۡلُوۡ

ترجمہ: جس کی آنکھوں نے تمھارے جمال کا نور دیکھ لیا ہے تمھارے اِشتیاق میں مرجائے گا، کبھی بھی تسلّی نہیں پاسکتا۔

## قبر سے اذان کا جواب

امام یحیی بن معین فرماتے ہیں کہ ایک گورکن نے مجھے بتایا کہ قبروں میں جوسب سے زیادہ عجیب چیز میں نے دیکھی وہ یہ ہے کہ ایک قبر سے ایک مریض کی طرح کے کراہنے کی آواز آرہی تھی اورایک قبر سے موذن کی اذان کے جواب کی صاف طور پر آواز آیا کرتی تھی۔ ❶

❶ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي: باب الشفاعة لأهل الكبائر، ج٦ ص ١٢١٦، الرقم: ٢١٥٣

## اذان کا ادب کرنے پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا پڑوس مل گیا

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مکان کے سامنے ایک لوہار رہتا تھا، بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے وہ سارا دن کام میں لگا رہتا، اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا ہوا میں اٹھایا ہوتا کہ لوہا کوٹ سکے اور اسی دوران اذان کی آواز آجاتی تو وہ ہتھوڑا لوہے پر مارنے کے بجائے اسے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلاوا آگیا ہے، میں پہلے نماز پڑھوں گا، پھر کام کروں گا۔ جب اس کی وفات ہوئی تو کسی کو خواب میں نظر آیا، اس نے پوچھا کہ کیا بنا؟ کہنے لگا کہ مجھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نیچے والا درجہ عطا کیا گیا، اس نے پوچھا کہ تمہارا علم وعمل اتنا تو نہیں تھا، اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اور اذان کی آواز سنتے ہی کام روک دیتا تھا تاکہ نماز ادا کروں، اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرمادی۔ ❶

دیکھیے! اذان کا ادب کرنے سے اللہ نے کیا مقام دیا کہ امام احمد رحمہ اللہ جیسے بڑے فقیہ کا پڑوس مل گیا، اس لیے اذان کا ادب واحترام کرنا چاہیے، اذان کی گستاخی سے اپنے آپ کو بچائیں، اسکی سزا بسااوقات اللہ تعالی دنیا میں بھی دے دیتا ہے۔

## اذان کا مذاق اڑانے والا آگ میں جل گیا

اللہ تعالیٰ نے اذان کے ساتھ استہزاء کی خاص طور پر نشان دہی فرمائی ہے ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ﴾ جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو یعنی اذان دیتے ہو ﴿اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَلَعِبًا﴾ تو یہ لوگ اسے ٹھٹا اور کھیل بناتے ہیں، مفسرین نے لکھا ہے کہ مدینے کے ایک نصرانی کو اذان سے بہت چڑ تھی، جس وقت مؤذن کہتا

❶ نماز کے اسرار ورموز: اذان کے علمی نکات، ص ٦٥، ٦٦

''أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' تو وہ بدبخت بددعا کرتا'' اَحْرَقَ اللّٰهُ الْكَاذِبَ'' (اللہ جھوٹے کو جلادے) جھوٹا تو وہ خود ہی تھا، اللہ نے اس کی دعا اس طرح قبول کی کہ ایک دن اس کی لونڈی گھر میں آگ لائی، اس کی چنگاری کسی چیز پر گرگئی، جس سے سارے مکان کو آگ لگ گئی اور وہ عیسائی وہیں جل کر راکھ ہوگیا، اللہ نے اسے گستاخی کی سزا دنیا میں دے دی اور آخرت کے سزا اس کے علاوہ ہے۔ ❶

## اذان کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر جان دے دی

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ بہت کم گو تھے، ہر وقت دریائے محبت الٰہی میں مستغرق رہتے تھے اور لوگ ان کو مجنوں سمجھتے تھے، چنانچہ ان کا وصال ہوا تو شدید گرمی تھی، جس میں کسی کو جنازے کے ہمراہ جانے کی تاب نہ ہوسکی، مگر چند کامل الایمان کسان حضرت کے جنازے کو لے کر چلے تو دیکھا کہ پرندے حضرت کے جنازے پر سایہ کئے چلے جارہے ہیں، حضرت کی یہ کرامت دیکھ کر تمام شہر کے باشندے جنازے کے ساتھ ہولئے اور کسی مسجد کے دروازے پر نماز کے لئے جنازہ لے جا کر رکھ دیا، اتنے میں مسجد میں مؤذن نے اذان دی تو ان باکرامت بزرگ نے کلمہ: ''أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سن کر کفن سے ہاتھ نکال کر انگشت شہادت بلند کی اور کلمہ شہادت پڑھ کر شہادت دی، یہ حالت دیکھ کر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا اور کفن کھول کر دیکھنے لگے کہ یہ تو زندہ ہیں، کلمہ شہادت پڑھ کر انگلی اٹھا رہے ہیں، مگر جب دیکھا تو وہ اسی حالت میں مردہ تھے مگر انگشت شہادت اسی طرح کھڑی تھی، چنانچہ نماز پڑھ کر سب نے بکمال ادب تجہیز و تکفین سے فراغت پائی، دوسرے دن دیکھتے ہیں کہ ان کی قبر پر ایسے جلی خط میں لکھا ہوا تھا جو کسی خط کے مشابہ نہ تھا کہ: ذوالنون حبیب اللہ نے اللہ ہی کے ذوق و

❶ تفسیر البیضاوی: سورہ مائدہ آیت نمبر ۵۸ کے تحت، ج ۲، ص ۱۳۳/ السراج المنیر، سورہ مائدۃ آیت نمبر ۵۸ کے تحت، ج ۱ ص ۳۸۳

شوق اور محبت میں اپنی جاں نثار کی ہے۔ جوان کے مقبول بارگاہ ہونے کی دلیل تھی۔

فائدہ: ان کی ساری زندگی اللہ کی اطاعت اور دعوت میں گزری، تو دنیا سے جانے کے بعد بھی توحید کا اشارہ کرتے ہوئے اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے، یہ اِن کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے انہیں موت کے بعد بھی یہ سعادت نصیب فرمائی۔ ❶

## اذان کی گستاخی کرنے والے کا سر دھڑ سے جدا ہو گیا

اسلام آباد کے زلزلہ زدہ مارگلہ ٹاور کے ملبہ میں سے ایک شخص کا کٹا ہوا سر ملا، دھڑ نہ مل سکا، بعض افراد نے سر کو پہچان کر بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب اذان شروع ہوتی تو کانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا، اس خوفناک زلزلے نے پاکستان کے مشرقی حصے میں یعنی پنجاب کے بعض مقامات کے علاوہ کشمیر اور صوبہ سرحد میں بے حد تباہی مچائی، لاکھوں افراد مارے گئے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ ❷

## حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اذان کا ادب کرنا

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنی دادی حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ کے متعلق فرماتے ہیں اذان کی ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ'' پر کام کو چھوڑ کر اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں، بعد نماز صبح سر پر اور منہ پر اپنا دوپٹہ ڈال کر ہلکی ضرب سے ذکر کیا کرتی تھی، آندھی، بارش ہو، سردی ہو گرمی ہو، اس میں بال برابر فرق نہیں آتا تھا۔ ❸

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۳۴، ۳۵

❷ یادگار واقعات: ص ۶۲

❸ سوانح قاسمی: ج ۱ ص ۵۱۹

## اذان پوری کرتے کرتے نومسلمان شہید ہو گئے

مولانا عبدالستار نیازی راوی ہیں کہ اس تحریک میں جو آدمی بھی شریک ہوتا تھا، یہ طے کر کے آتا تھا کہ وہ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان دے دے گا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا، لوگ لاٹھیاں کھاتے رہے، ایک نوجوان کے پاس شمائل شریف تھی، فردوس شاہ ''ڈی ایس پی'' نے ٹھوکر ماری، نوجوان گر گیا، شمائل شریف دور جا گری اور پھٹ گئی، فردوس شاہ کو لوگوں نے موقع پر قتل کر دیا، قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والا اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔

نیازی صاحب فرماتے ہیں کہ دہلی دروازے کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی، پولیس نے چاروں کو باری باری گولی کا نشانہ بنایا۔

نیازی صاحب کے بقول: ہمارا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا، '' **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** '' کا ورد، نعرہ تکبیر، ختم نبوت زندہ باد کے نعرے ورد زبان تھے، وہاں پر زبردست فائرنگ ہوئی لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

معلوم ہوا کہ اسی تحریک میں کرفیو لگ گیا، اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا، مسجد میں پہنچ کر اذان دی، ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا، دوسرا مسلمان آگے بڑھا، اس نے ''**أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**'' کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا، تیسرا مسلمان آگے بڑھا، ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ**'' کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا، چوتھا آدمی بڑھا، تین کی لاشوں پر کھڑے ہو کر کہا ''**حَيَّ عَلَى الصَّلَاةَ**'' کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا، پانچواں مسلمان بڑھا، غرضیکہ باری باری نومسلمان شہید ہو گئے، مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ ❶

---

❶ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت: ص ۳۷۹، ۳۸۰

## ایک پچھتر سالہ نومسلم پادری کی دو نصیحتیں

۱۹۷۸ء میں ایک پادری مسلمان ہوکر آیا تھا، عبدالمجید اس کا اسلامی نام تھا، فرانس میں رہتا تھا، وہ مسلمان ہوا تیونس کی ایک جماعت کو دیکھ کر، اس جماعت کے امیر کا نام بھی عبدالمجید تھا، تو اس نے اپنا نام بھی عبدالمجید رکھا، جب وہ ''رائے ونڈ'' میں آیا تو پچھتر برس سے بھی اوپر اسّی کے درمیان تھا، لمبا سا قد تھا۔

اس نے کہا: کہ میں تیس برس سے قرآن پڑھتا نہیں، اس کی وجہ ہے کہ کہ میں قرآن کے مطابق کسی کو دیکھتا نہیں تھا، یہ ٹھیک ہے کہ قرآن حق ہے لیکن کوئی نظر نہیں آتا تھا تو یہ جماعت اسے مل گئی۔

کہنے لگا کہ مجھے کچھ خوشبو آئی، ان کو اپنے گرجے میں ٹھرایا اور میں خود مسلمان ہو گیا۔

پھر وہ کہنے لگے: میں آپ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک تو یہ کہ آپ کا جو لباس ہے، پگڑی ہے، داڑھی ہے، کُرتا ہے، شلوار ہے اس کو نہ چھوڑیں، چاہے آپ جہاں کہیں ہوں، اس میں جو طاقت ہے وہ کسی چیز میں نہیں، جو آپ کا ظاہری حلیہ ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ جب آپ یورپ میں پھریں تو اذان دے کر باجماعت نماز پڑھیں، یہ دو باتیں خنجر کی طرح سینے میں لگتی ہیں، پچھتر سال جو پادری رہا ہوں یہ اس کا نچوڑ بتا رہا ہوں۔

پھر دعا کرتا تھا کہ یا اللہ! میری فرانس میں موت نہ آئے، کسی مسلمان ملک میں موت آئے، چنانچہ وہ تیونس چلا گیا وہیں اس کا انتقال ہوا وہیں دفن ہوا۔ ❶

## اذان کی بے حرمتی کرنے والی عورت کو کنکھجوروں نے گھیر لیا

ایک تبلیغی دوست نے ہندوستان کا ایک قصہ سنایا کہ ایک علاقے میں ہماری جماعت

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۱۶۷

گئی، اور وہاں ہم ایک مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے، اور اپنا کام کررہے تھے کہ یکا یک محلے کے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے، اور آ کر کہا کہ ذرا ہمارے گھر چلئے، ہم لوگ بہت پریشان ہیں، ہمارے گھر ایک میت ہوگئی ہے اور میت کے ساتھ عجیب معاملہ ہورہا ہے، چنانچہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے گئے، جب ان کے گھر پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک عورت کی لاش کمرے میں رکھی ہے اور بہت بڑے بڑے کنکھجورے اس لاش کے چاروں طرف سر سے لے کر پاؤں تک دائیں بائیں منہ کھولے کھڑے ہیں، اور وہ اتنی خوفناک شکل کے تھے کہ ان کو دیکھ کر انسان کے رونگھٹے کھڑے ہو جائیں، قریب جانے کی کسی کو بھی ہمت نہ ہوئی، اور سارے گھر والے خوف کے مارے دوسرے کمرے میں جمع تھے، دہشت کی وجہ سے کوئی شخص اس کمرے میں نہیں جارہا تھا، گھر والوں نے ہم سے کہا کہ آپ نیک لوگ ہیں، ہم آپ کو اس لیے بلا کر لائے ہیں کہ ہمارا تو خوف سے برا حال ہورہا ہے، آخر اس میت کو بھی اس کی جگہ پر پہنچانا ہے، کیسے اس کو غسل دیں؟ کس طرح اس کو یہاں سے اٹھائیں؟ یہ کنکھجورے چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، ہمارا تو قریب جاتے ہوئے پتہ پانی ہورہا ہے، آپ حضرات کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں، اور دعا کریں، تاکہ کم از کم اتنا موقع مل جائے کہ ہم اس کو اس کی قبر میں اتار دیں، اور اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی خوف محسوس ہوا، لیکن ہم دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ اس کے کسی گناہ کا عذاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت کے لیے ظاہر کیا ہے، چنانچہ ہم سب ایک کونے میں بیٹھ کر اس کے لیے استغفار کرنے لگے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ یا اللہ! مہربانی فرما، اور اتنی دیر کے لیے اس عذاب کو اس مردے سے ہٹا دیجیے کہ ہم اس کو غسل اور کفن دے کر اس کو اس کی قبر تک

پہنچا سکیں، اور یہ فریضہ ادا کر سکیں۔ اس کے بعد کافی دیر تک ہم پڑھتے رہے، استغفار کرتے رہے، روتے رہے اور آنسو بہاتے رہے۔ کافی دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ سب کنکھجورے اچانک میت کا محاصرہ چھوڑ کر ایک کونے میں جمع ہو گئے، بس ہم نے کہا کہ اب اللہ تعالی کی رحمت آ گئی ہے، اب تم لوگ اس کو غسل اور کفن دے دو، چنانچہ غسل اور کفن کے بعد اس کی نماز جنازہ ہوئی اور اسے قبرستان لے گئے، اور جا کر اس کو قبر میں اتار دیا۔

اس کو دفنانے کے بعد دوبارہ اس کے گھر یہ پوچھنے کے لیے گئے کہ آخر اس کا ایسا کون سا برا عمل تھا، جس کی وجہ سے اس کو یہ عبرت ناک عذاب ہوا؟ اور خدا جانے اب اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ نیک صالح تو نہیں تھی، بے نمازی تھی۔ لیکن ایک بات جو مجھے یاد ہے شاید اس کی وجہ سے اس پر عذاب ہوا ہو، وہ یہ کہ وہ ''ٹی وی'' دیکھنے کی بڑی شوقین تھی، ایک دن وہ ''ٹی وی'' دیکھ رہی تھی، ٹی وی پر گانا آ رہا تھا اور وہ گانا اس لڑکی کو بہت پسند تھا۔ اسی دوران اذان شروع ہوگئی، میں نے اس سے کہا کہ اے بیٹی اذان ہو رہی ہے اور اللہ کا نام بلند ہو رہا ہے، اس گانے کی آواز بند کر دو۔ اور ٹی وی بند کر دو، اس نے کہا اماں! اذان تو روزانہ ہوتی رہتی ہے، لیکن یہ پروگرام اور یہ گانا پھر کہاں آئے گا؟ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتے ہی فوراً یہ عذاب جو شروع ہوا ہے، یہ اسی گناہ کا وبال اور عذاب ہے۔ اس لیے کہ اس نے اذان کے مقابلے میں گانے کو ترجیح دی جس کی وجہ سے یہ عذاب نازل ہوا۔ ❶

دیکھیے! اذان کی گستاخی کی تو اللہ نے دنیا میں سزا دی، اس لیے اذان ہو تو سب کام چھوڑ کر اذان کا جواب دیں، اور نماز کی تیاری کریں۔ بہرحال اذان دینا بہت فضیلت

---

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص۱۲۳

والاعمل ہے اس کا اہتمام کرنا چاہیے، اور اگر اذان نہ دے سکیں تو اذان کی آواز سن کر ادب واحترام کریں۔ اذان دینے کو اور مؤذن کو حقیر نہ سمجھیں۔ آج انسان جلسے اور پروگراموں کی دعوت دیتا ہے اور مؤذن اللہ کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے، جتنے لوگ اذان سن کر نماز پڑھنے آتے ہیں اس میں مؤذن کا بھی اجر ہوتا ہے۔ اس لیے اس شعبہ کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، بہت فضیلت والاعمل ہے۔ اذان میں اللہ رب العزت کی کبریائی کا اعلان ہے، اور اللہ رب العزت کی توحید اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان ہے، اور سب سے افضل عمل نماز کی طرف دعوت ہے اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے، کاش ہمیں اذان کا فلسفہ اور اُس کی حقیقت سمجھ آجائے۔

## ٢......نماز کی اہمیت وفضیلت اور اسلافِ امت کا نماز کا اہتمام

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أَمَّابَعْدُ:فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ﴾(هود:١١٤)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿اُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَإِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِوَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُوَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾(العنكبوت:٤٥)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ:شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ،وَإِقَامُ الصَّلَاةِ،وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحَجُّ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ. ❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. ❷

---

❶صحيح البخاری: كتاب الإِيمان،باب قول النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بنی الاسلام علی خمس،رقم الحديث:٨

❷صحيح مسلم: كتاب الإِيمان،باب بيان إطلاق اسم الكفر علی من ترک الصلاة،رقم الحديث: ٨٢

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صداحترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں! میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں نماز کی اہمیت اور اسکے مقام ومرتبہ کو بیان کیا، نماز اللہ تعالی کی اہم ترین عبادت ہے جو ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، ان نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھنے والوں کیلئے احادیث میں بڑے بڑے انعامات کا ذکر فرمایا ہے، اور نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے سخت الفاظ میں وعید بیان ہوئی ہے۔

بعض عبادات ایسی ہیں جو وہ کسی عذر کی وجہ سے انسان سے ساقط ہو جاتی ہیں لیکن نماز ایسی عبادت ہے کہ جو کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہوتی، شریعت نے کہا اگر نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھیں، اگر لیٹ کر نہیں پڑھ سکتے تو اشاروں سے نماز پڑھیں، اگر اشاروں کے ساتھ بھی نہیں پڑھ سکتے تو نماز کو مؤخر کریں ٹھیک ہونے کے بعد قضا نماز پڑھیں۔ غرض کسی صورت میں نماز معاف نہیں، اس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگا جا سکتا ہے۔

قرآنِ مجید میں اور احادیثِ مبارکہ میں جا بجا نماز پڑھنے کی ترغیب دی اور پڑھنے والوں کیلئے انعامات کا ذکر اور نہ پڑھنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

## قرآنِ کریم کی روشنی میں نماز کی اہمیت ومقام

### ایمان والے نماز قائم کرتے ہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (البقرۃ: ۳)

ترجمہ: جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے (اللہ کی خوشنودی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

## نمازاورصبر کے ذریعے مددطلب کریں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾(البقرۃ:۴۵)

ترجمہ:اورصبر اورنماز سے مدد حاصل کرو،نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے،مگران لوگوں کونہیں جوخشوع (یعنی دھیان اور عاجزی) سے پڑھتے ہیں۔

## نمازقائم کرواورزکوۃ اداکرو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾(البقرۃ:۱۱۰)

ترجمہ:اورنماز قائم کرواورزکوۃ اداکرو،اور(یادرکھوکہ) جوبھلائی کاعمل بھی تم خوداپنے فائدے کے لیےآگے بھیج دوگےاس کواللہ کے پاس پاؤگے بیشک جوعمل بھی تم کرتے ہواللہ اسے دیکھ رہاہے۔

## نمازوقتِ مقررپرفرض ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَاقَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوااللَّهَ قِيَامًاوَقُعُودًاوَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُواالصَّلَاةَإِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾(النساء:۱۰۳)

ترجمہ: پھرجب تم نماز پوری کرچکوتو اللہ کو (ہرحالت میں) یادکرتے رہو،کھڑے بھی بیٹھے بھی،اور لیٹے ہوئے بھی،پھرجب تمہیں (دشمن کی طرف سے) اطمینان حاصل ہوجائے تو نماز قاعدے کے مطابق پڑھو۔ بیشک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جووقت کاپابند ہے۔

## ایمان والوں کی صفات

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾(المائدة: ۵۵)

ترجمہ: (مسلمانو) تمہارے یارومددگار تو اللہ، اس کے رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو اس طرح نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں کہ وہ (دل سے) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔

## مؤمنین کی پانچ صفات

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾(الأنفال: ۲، ۳، ۴)

ترجمہ: مومن تو وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور ترقی دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو حقیقت میں مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، مغفرہے اور باعزت رزق ہے۔

## گناہوں کو مٹانے والی چیز نماز ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾(هود:۱۱۴)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو، یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ ایک نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت مانیں۔

## اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی جمے رہو

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ﴾(طٰہٰ:۱۳۲)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو، ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔

## نماز کا قیام رحمتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (النور:۵۶)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی فرمانبرداری کرو، تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کیا جائے۔

## نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

تَصْنَعُونَ﴾(العنکبوت: ۴۵)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اس کی تلاوت کرو، اور نماز قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سب کو جانتا ہے۔

## نماز اور تقوی کا قیام شرک سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾(الروم: ۳۱)

ترجمہ: (فطرت کی پیروی) اس طرح (کرو) کہ تم نے اسی (اللہ) سے لولگا رہی ہو اور اس سے ڈرتے رہو، اور نماز قائم کرو اور ان لوگوں کے ساتھ شامل نہ ہو جو شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔

## برگزیدہ بندوں کی تین صفات

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ. هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾(لقمان: ۲، ۳، ۴)

ترجمہ: یہ اس حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، جو نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت بن کر آئی ہے، وہ نیک لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں جا بجا اللہ رب العزت نے "أَقِيمُوا الصَّلَاةَ" فرما کر نماز کا حکم دیا ہے، قرآنِ کریم کی شروع ہی میں متقین کے اوصاف میں "يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ" فرما کر نماز کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اہمیت ومقام کو متعدد مواقع پر بیان فرمایا، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہورہے تھے تب ہی نماز کی تاکید بیان کی ہے۔

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نماز کی اہمیت ومقام

### نماز اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ.** ❶

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

### آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

نماز کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت امت کو جن چیزوں کی وصیت فرمائی ان میں سے سب سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی، بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ صحیح کے مطابق آخری الفاظ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر بار بار آتے تھے وہ یہی تھے:

**اَلصَّلاَةَ الصَّلاَةَ، اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.** ❷

ترجمہ: نماز کو لازم پکڑو اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الإیمان، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس، رقم الحدیث: ۸

❷ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب فی حق المملوک، رقم الحدیث: ۵۱۵۶

## عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ،فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.** ❶

ترجمہ: (قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز ٹھیک ہوئی تو وہ بندہ کامیاب ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ شخص ناکام اور خسارے میں ہوگا۔

## ایمان اور کفر میں فرق نماز سے ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ.** ❷

ترجمہ: آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فاصل جو چیز ہے وہ نماز کا چھوڑنا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور کفر کے درمیان حائل چیز نماز ہے، جس نے نماز چھوڑی گویا اُس کا ایمان جاتا رہا۔ اس لئے پانچ وقت نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت کے ہاں سب سے محبوب عمل نماز کو وقت پر پڑھنا ہے۔

## اللہ رب العزت کے ہاں محبوب عمل نماز ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

❶ سنن النسائی: كتاب الصلاة، باب المحاسبة على الصلاة، رقم الحديث: ۴۶۵

❷ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، رقم الحديث: ۸۲

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟

ترجمہ: کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّلاةُ عَلَى وَقْتِهَا. ❶

ترجمہ: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔

## پانچوں نمازوں کے اہتمام سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ.

ترجمہ: بھلا بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا. ❷

پس یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالی اس کے ذریعے سے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

## نمازوں کا اہتمام گناہوں کے لئے کفارہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ،

❶ صحیح البخاری: کتاب موقیت الصلاۃ: باب فضل الصلاۃ لوقتها، رقم الحدیث: ٥٢٧

❷ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: الصلوات الخمس کفارۃ، رقم الحدیث: ٥٢٨

مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. ❶

ترجمہ: پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیان کے تمام گناہوں کو مٹادینے والا ہے، جبکہ کبیرہ گناہ سے بچ کر رہا جائے۔

## نماز قیامت کے دن نور اور نجات کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَان يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. ❷

ترجمہ: جو شخص اس کی پابندی کرے گا تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات کا سبب بن جائے گی، اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو وہ اس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات کا سبب نہیں بنے گی، اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حدیث میں چار بڑے کافروں کا ذکر ہے، وجہ یہ ہے انسان نماز چھوڑتا ہے سلطنت یا اقتدار کی وجہ سے تو فرعون کے پاس بھی سلطنت تھی تو اسکا حشر فرعون کیساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے مال دولت کی وجہ سے، تو قارون کے پاس بھی مال ودولت تھی

❶ صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان، مكفرات لما بينهن مااجتنبت الكبائر، رقم الحديث: ۲۳۳

❷ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما، ج ۱۱ ص ۱۴۱، ۱۴۲، رقم الحديث: ۶۵۷۶

لہذا اسکا حشر قارون کیساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے وزارات اورعہدے کی وجہ سے، تواس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے مخالفت، ضداورعناد کی وجہ سے تو اسکا حشر ابی بن خلف کیساتھ ہوگا۔

## نماز بندے اوراسکے رب کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلاَ يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.** ❶

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے، اس وقت وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے دائیں جانب نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

## نماز دین کا ستون ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، ہم چل رہے تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

**أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ.**

ترجمہ: مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے اور دوزخ سے دور کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللَّهَ**

❶ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: المصلی یناجی ربه عزوجل، رقم الحدیث: ۵۳۱

وَلَا تُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ.

ترجمہ: تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرمادیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے، تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز کا اہتمام کرو، زکوۃ ادا کر، اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أَدُلُّکَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ).

ترجمہ: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، (جسکا ترجمہ ہے) ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ

اَلْجِهَادُ. ❶

ترجمہ: کیا میں ان تمام امور کی اصل، ستون اور بلندی نہ بتاؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام امور کی اصل اسلام ہے، اور اسکا ستون نماز ہے، اور اسکی بلندی جہاد ہے۔

## نمازی کیلئے فرشتے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اَلْمَلائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ.** ❷

ترجمہ: جب کوئی شخص باوضو اپنے مصلی پر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے، تو فرشتے استغفار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کرو، اور سنو تم میں سے ہر ایک شخص گویا نماز میں ہے جب تک کہ واپس گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی دوسری چیز مسجد میں بیٹھنے کا سبب نہ ہو، صرف نماز ہی کے لئے بیٹھا رہا ہو۔

## جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والے اعمال

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے دوران ایک دیہاتی سامنے سے آیا اور آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول!

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الإيمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة، رقم الحديث: ٢٦١٦

❷ صحيح البخاری: كتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة وفضل الصلاة، رقم الحديث: ٦٥٩

أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ،وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟

ترجمہ: مجھے ایسے اعمال بتادیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اور اپنے صحابہ کی طرف غور سے دیکھ کر فرمایا: اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی، یا فرمایا ہدایت مل گئی، پھر دیہاتی سے فرمایا: تو نے کیا کہا تھا؟ دیہاتی نے دوبارہ وہی عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا،وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ،وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ،وَتَصِلُ الرَّحِمَ،دَعِ النَّاقَةَ. ❶

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پابندی سے پڑھ اور زکوۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے میل جول رکھ۔ پس اب میری اونٹنی چھوڑ دے۔

## سب سے بہترین عمل نماز ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِسْتَقِيمُوا،وَلَنْ تُحْصُوا،وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ،وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❷

ترجمہ: سیدھے رہو، حالانکہ تم لوگ مکمل طور پر سیدھے نہیں رہ سکتے، یہ جان لو کہ تمہارا سب سے بہتر عمل نماز پڑھنا ہے، اور صرف مؤمن وضو کی حفاظت کرتا ہے۔

## نماز کے ذریعے گناہوں کی مغفرت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ،ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ،

❶ صحيح مسلم: كتاب الإيمان ،باب بيان الإيمان الذى يدخل به الجنة......الخ،رقم الحديث: ١٣

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الطهارة وسننها،باب المحافظة على الوضوء، رقم الحديث: ٢٧٧

فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ.❶

ترجمہ: جس نے نماز کیلئے وضو کیا پھر مکمل وضو کیا، پھر فرض نماز کیلئے چل پڑا، اور اس نماز کو لوگوں کیساتھ یا جماعت کیساتھ یا مسجد میں پڑھے تو اللہ تعالی اسکے گناہوں کو معاف کردیگا۔

## نمازی کیلئے جنت میں ضیافت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.❷

ترجمہ: جو شخص صبح یا شام جس وقت بھی مسجد جاتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی کی تیاری کرتا ہے۔

## نماز کے ذریعے اللہ رب العزت کے حفظ وامان کی بشارت

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.❸

ترجمہ: جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے، اللہ کی ذمہ داری میں خلل نہ ڈالو، تو جو اس طرح کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم الحديث: ۲۳۲

❷ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب فضل من غدا الى المسجد ومن راح، رقم الحديث: ٦٦٢

❸ صحیح مسلم: کتاب المسجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة، رقم الحديث: ٦٥٧

## قیامت کے دن کامل نور کی بشارت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: جولوگ اندھیرے راتوں میں مسجد کی طرف آتے ہیں، انہیں قیامت کے دن کی کامل نور کی خوشخبری دو۔

## فجراورعصر کی نماز دخول جنت کا ذریعہ ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❷

ترجمہ: جوشخص دوٹھنڈی نمازیں (فجر،عصر) پڑھنے کا اہتمام کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

## صبح کی نماز پڑھنے سے بندہ اللہ کی پناہ میں آتا ہے

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ،فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. ❸

ترجمہ: جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے، اللہ کی ذمہ داری

❶سنن ابی داود،باب ما جاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلام،رقم الحدیث ۵۶۱

❷صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ،باب فضل صلاۃ الفجر،رقم الحدیث: ۵۷۴

❸صحیح مسلم : کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ ،باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ ،رقم الحدیث:۶۵۷

میں خلل نہ ڈالو، جواس طرح کرے گا تو اللہ اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

## نماز عصر کا چھوٹنا گویا گھر اور مال کی تباہی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِی تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. ❶

ترجمہ: جس شخص کی نماز عصر جاتی رہی، ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل ومال ضائع ہو گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ'' سے ماخوذ ہے اور یہ اس وقت بولتے ہیں جب تم کسی کے عزیز کو قتل کر دو، یا اس کا مال ضائع ہو جائے۔

## جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پانے والا عمل

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا تھا، میں آپ کے لیے پانی اور کوئی ضرورت کی چیز لاتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

سَلْ!

سوال کر!

میں نے کہا:

أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ.

میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔

فرمایا: کچھ اور؟ میں نے کہا: بس یہی کافی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاة، باب إثم من فاتته الصلاة، رقم الحدیث: ۵۵۲

فَأَعِنِّی عَلَی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُودِ. ❶

تو زیادہ سجدے (زیادہ نوافل پڑھا) کر، تاکہ میں تیری مدد کرسکوں۔

## پانچوں نمازوں کے اہتمام پر بیعت لینا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم قریب ہی زمانہ میں بیعت کر چکے تھے، تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ دراز کئے اور عرض کیا: ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں، اب ہم کس بات پر بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَی أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَتُطِيعُوا (وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا. ❷

ترجمہ: تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور اللہ کی اطاعت کرو، اور بات آہستہ سے ارشاد فرمائی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے۔

تو میں نے ان میں سے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا اگر کوڑا (سواری سے) گر جاتا تو وہ کسی سے اٹھا کر دے دینے کا سوال نہ کرتا تھا۔

## دیگر اعمال کی قبولیت نماز پر موقوف ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه، رقم الحدیث: ۴۸۹

❷ صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب کراھة المسألة للناس، رقم الحدیث: ۱۰۴۳

الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ أَثْلَاثٍ: الطَّهُورُ ثُلُثٌ، وَالرُّكُوعُ ثُلُثٌ، وَالسُّجُودُ ثُلُثٌ، فَمَنْ أَدَّاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ وَقُبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رُدَّ عَلَيْهَا سَائِرُ عَمَلِهِ. ❶

ترجمہ: نماز تین حصوں پر مشتمل ہے، ایک تہائی حصہ طہارت ہے، ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجدے ہیں۔ جس نے کما حقہ نماز ادا کی اس کے بقیہ اعمال بھی مقبول ہوں گے اور جس کی نماز مردود ہوگئی اسکے بقیہ اعمال بھی رائیگاں ہو جائیں گے۔

## حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ اہم نصیحتیں

حضرت ابوقتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

لَانَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَقِيمُوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. ❷

ترجمہ: نہ میرے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت آئے گی، سو اپنے ربّ کی عبادت کرو، پانچ نمازیں قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، ماہ (رمضان) کے

❶ مسند البزار: مسند أبی حمزہ انس بن مالک، ج١٦ ص ١٦٤، رقم الحديث: ٩٢٧٣/قال الهيثمی فی مجمع الزوائدرواه البزاروقال لانعلمه مرفوعاإلاعن المغيرة بن مسلم، قلت: والمغيرة ثقة وإسناده حسن، انظر: مجمع الزوائد: كتاب الصلاة، باب الإنصراف من الصلاة، ج٢ ص ١٤٧، رقم الحديث: ٢٨٩٠

❷ المعجم الكبير: مسند من يعرف بالكنى، ج٢٢ ص ٣١٦، رقم الحديث: ٧٩٧/قال الهيثمی فی مجمع الزوائدرواه الطبرانی فی الكبيروفيه بقية وهوثقة ولكنه مدلس وبقية رجاله ثقات، انظر: مجمع الزائد: كتاب الحج، باب الخطيب فی الحج، ج٣ص ٢٧٣، رقم الحديث: ٥٦٤٧/سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج٧ص ٧٠، رقم الحديث: ٣٢٣٣

روزے رکھواور اپنے معاملات کے مسئولوں (یعنی امیروں) کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

## اللہ رب العزت کا نمازی کی طرف متوجہ ہونا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے شبث بن ربعی کو (نماز میں) اپنے سامنے تھوکتے دیکھا، تو اسے کہا: اے شبث! اپنے سامنے نہ تھوکا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

**إِنَّ الـرَّجُـلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّى أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ،حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ.** ❶

ترجمہ: جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالی اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف (اس وقت تک) متوجہ رہتا ہے جب تک وہ سلام نہیں پھیرتا یا کوئی برا فعل نہیں کرتا۔

## فرشتوں کا نمازی کی تلاوت سننے کا انداز

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

**إِنَّ الْعَبْـدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّى أَتَاهُ الْمَلَکُ فَقَامَ خَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ وَيَدْنُو، فَلَا يَـزَالُ يَسْتَـمِـعُ وَيَـدْنُوحَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ،فَلَا يَقْرَأُ آيَةً إِلَّا كَانَتْ فِي جَوْفِ الْمَلَکِ.** ❷

ترجمہ: جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسکے پیچھے کھڑے ہو کر قرآن کریم سنتا اور قریب ہوتا رہتا ہے، وہ قرآن مجید سنتے سنتے اتنا

❶ سنن ابن ماجه: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها،باب المصلى يتنخم، رقم الحديث: ١٠٢٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: جماع ابواب السواک ،باب تاكيد السواک عند القيام إلى الصلاة، ج ا ص ٦٢ ،رقم الحديث: ١٦٢

قریب ہوجاتا ہے کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور نمازی جو آیت بھی پڑھتا ہے فرشتہ اسے اپنے اندر سمالیتا ہے۔

## نشے کی حالت میں نماز چھوڑنے والے کی سزا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً، فَكَأَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ، قِيل: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ.** ❶

ترجمہ: جس نے نشے میں مدہوش ہوکر ایک نماز ترک کردی گویا کہ پوری دنیا اور جو کچھ اس میں اسکا تھا سب اس سے چھین لیا گیا، اور جس نے نشے میں مدہوش ہوکر چار دفعہ نماز ترک کردی تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اُسے ''طِينَةُ الْخَبَالِ'' پلائے، کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ''طِينَةُ الْخَبَالِ'' کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں کی پیپ کو۔

## نماز کا اہتمام کرنے والے کے لئے لسانِ نبوت سے قسمیہ جملوں کے ساتھ فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا ''لَا أُقْسِمُ، لَا أُقْسِمُ، لَا أُقْسِمُ'' میں قسم اٹھاتا ہوں، میں قسم اٹھاتا ہوں، میں قسم اٹھاتا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور فرمایا:

---

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ج ١١ ص ٢٤٠، رقم الحديث: ٦٦٥٩

أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا، إِنَّهُ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَاجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ دَخَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. ❶

ترجمہ: خوش ہوجاؤ، خوش ہوجاؤ، جس نے پانچ نمازیں ادا کیں اور کبیرہ گناہوں سے بچارہا تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے گا۔

راوی مطلب کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں! (کبیرہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو (بلا وجہ) قتل کرنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگ جانا اور سود کھانا۔

## نمازِ عصر کے اہتمام پر دوہرا اجر

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص میں عصر کی نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ. ❷

ترجمہ: یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر بھی پیش کی گئی انہوں نے اس کو ضائع کردیا، تو جو آدمی اس کی حفاظت کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا، اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ ستارے ظاہر نہ ہوجائیں۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: باب العين، ج۱۳ ص۸، رقم الحديث: ۳/قال الألباني: حسن، انظر: صحيح الترغيب والترهيب: ج۲ ص۱۲۱، رقم الحديث: ۱۳۴۰

❷ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، رقم الحديث: ۸۳۰

## اِسے مت مارنا میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ دوغلام بھی تھے، جن میں سے ایک غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا:

**خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ،فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرَ،وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ.** ❶

ترجمہ: اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے خیبر کی واپسی پر اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

دوسرا غلام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: وہ غلام کا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہٰذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

## نفس کے لئے جلائی گئی آگ نماز کے ذریعے بجھاؤ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلَاةٍ فَيَقُولُ:يَا بَنِي آدَمَ،قُومُوا فَأَطْفِئُوا عَنْكُمْ مَا أَوْقَدْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ،فَيَقُومُونَ فَيَتَطَهَّرُونَ وَتَسْقُطُ خَطَايَاهُمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ،وَيُصَلُّونَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا،ثُمَّ يُوقِدُونَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ،**

❶ مسند أحمد:تتمه مسند الأنصار، ج۳۶ص ۱ ۵۶ ،رقم الحديث: ۲۲۲۲۷/قال الألباني:وهذا إسناد حسن ،رجاله ثقات،انظر:سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج۳ص ۴۱۴ ،رقم الحديث: ۱۴۲۸

فَإِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى نَادَى: يَا بَنِي آدَمَ، قُومُوا فَأَطْفِئُوا مَا أَوْقَدْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَيَقُومُونَ فَيَتَطَهَّرُونَ وَيُصَلُّونَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَإِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَيَنَامُونَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمُدْلِجٌ فِي خَيْرٍ، وَمُدْلِجٌ فِي شَرٍّ. ❶

ترجمہ: ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے وہ یہ اعلان کرتا ہے: اے آدم کے بیٹو! اٹھو اور اس آگ کو بجھاؤ جو تم نے اپنے نفسوں کے لیے جلائی ہے۔ (جب وہ اس اعلان کا لحاظ کر کے) کھڑے ہوتے ہیں اور وضو کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے گناہ گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو اس اور سابقہ نماز کے درمیانی وقفے میں ہونے والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ پھر تم لوگ (گناہ کر کے) آگ جلاتے ہو۔ جونہی ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: اے بنوآدم! اٹھو اور اس آگ کو بجھاؤ جو تم نے اپنے نفسوں کے لیے جلائی ہے۔ وہ پھر کھڑے ہوتے ہیں، وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، یوں اس نماز اور سابقہ نماز کے مابین ہونے والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے، جب مغرب کا وقت ہوتا ہے تو یہی معاملہ پیش آتا ہے اور جب عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے۔ پس جب لوگ سوتے ہیں تو وہ بخشے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ خیر سے متصف ہو کر دن گزارنے والے ہیں اور بعض شر میں لتھڑ کر۔

❶ المعجم الكبير: باب العين، ج ١٠ ص ١٤١، رقم الحديث: ١٠٢٥٢ / قال الألباني: رجاله كلهم ثقات معروفون من رجال التهذيب غير ايوب بن حسان الجرشي وهو صالح الحديث، انظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج٦ ص ٢٠، رقم الحديث: ٢٥٢٠

## بے نمازی مسلمان نہیں

حضرت مجحن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران نماز کی اذان ہوگئی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور پھر آپ نماز ادا فرما کر آئے تو دیکھا کہ وہ اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مَنَعَکَ أَنْ تُصَلِّيَ؟أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟❶

ترجمہ:تم نے نماز کس وجہ سے ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، میں تو مسلمان ہوں لیکن میں اپنے مکان میں نماز ادا کر چکا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم مسجد میں حاضر ہو تو تم لوگوں کہ ہمراہ شرکت کرلو، یعنی نماز میں شرکت کرلو چاہے تم نماز سے فارغ ہو چکے ہو۔

## قصداً نماز چھوڑنے والے اللہ کے ذمے سے نکل جاتا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی:

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا،وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ،وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا،فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا،فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ،وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.❷

ترجمہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا، اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں نذر آتش کر دیا جائے، اور فرض نماز جان بوجھ کر مت ترک کرنا کیونکہ

❶سنن النسائي: كتاب الإمامة ،باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه،رقم الحديث:۸۵۷

❷سنن ابن ماجه: كتاب الفتن ،باب الصبر على البلاء ،رقم الحديث: ۴۰۳۴

جوعمداً فرض نماز ترک کردے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب مت پینا کیونکہ شراب نوشی ہر برائی کی کنجی ہے۔

## مصیبت میں رجوع الی اللہ کے لئے نماز ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ، صَلَّى. ❶

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تو نماز پڑھتے۔

## نماز کیلئے جانا محرم حاجی کے اجروثواب کی مانند ہے

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ. ❷

ترجمہ: جوشخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی نیت سے نکلے گا اس کو اس قدر ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھ کر حج پر جانے کا ہوتا ہے، اور جوشخص نفل نماز کی نیت سے نکلے گا صرف اسی کا قصد کرتے ہوئے تو اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا کہ عمرہ کرنے والے کو ملتا ہے، اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو اور درمیان میں کوئی لغو اور بیہودہ کام نہ ہو تو وہ نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

❶ سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب وقت قیام النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم من اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۱۹

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب ما جاء فیفضل المشیإلی الصلاة، رقم الحدیث: ۵۵۸

## نماز کیلئے ہر قدم پر اجر وثواب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا کہ جس کو میرے سے زیادہ کوئی نہیں جانتا کہا اس کی رہائش مسجد سے بہت دور تھی، اس کے باوجود اس کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی، یعنی ہر نماز کے لیے مسجد آتا تھا، تو میں نے اس سے کہا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے کہ جس پر تو سوار ہو کر اندھیرے میں اور گرمیوں میں آیا کرے، (تو یہ تیرے بہتر ہوگا اور اس میں تیرے لیے راحت ہوگی) اس نے کہا:

**مَا يَسُرُّنِی أَنَّ مَنْزِلِی إِلَی جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّی أُرِیدُ أَنْ یُکْتَبَ لِی مَمْشَایَ إِلَی الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِی إِذَا رَجَعْتُ إِلَی أَهْلِی، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَکَ ذَلِکَ كُلَّهُ.** (۱)

ترجمہ: میرے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں کہ میرا گھر مسجد کے کونے میں ہو، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا لکھا جائے اور واپس جانا جب میں اپنے گھر کی طرف واپس جاؤں تو یہ بھی لکھا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے یہ سارا ثواب تیرے لئے جمع کر دیا ہے۔

## نماز راحت کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن محمد الحنفیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد اپنے سسر کی عیادت کے لئے چلے، جو انصار میں سے تھے، وہاں نماز کا وقت ہو گیا، تو اس نے بعض گھر والوں سے کہا کہ اے لڑکی! میرا وضو کا پانی لاؤ، شاید میں نماز پڑھوں کہ اس سے مجھے راحت ملے، راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات بری محسوس ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

(۱) صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب کثرۃ الخطا إلی المساجد، رقم الحدیث: ٦٦٣

قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور نماز سے ہمیں راحت دلاؤ۔

## پانچ نمازوں کا اہتمام اجر وثواب میں پچاس کے برابر ہے

(واقعہ معراج سے متعلق روایت میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، جب میں یہ فریضہ لے کر لوٹا، تو موسیٰ علیہ السلام پر گذرا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے آپ کے لئے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، انہوں نے (یہ سن کر) کہا کہ اپنے اللہ کے پاس لوٹ جایئے، اس لئے کہ آپ کی امت (اس قدر عبادت کی) طاقت نہیں رکھتی، تب میں لوٹ گیا، تو اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا کہ اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا کہ اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے، کیونکہ آپ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی، پھر میں نے رجوع کیا تو اللہ نے ایک حصہ اس کا (اور) معاف کر دیا، پھر میں ان کے پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا، تو وہ بولے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیں، کیونکہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ پھر میں نے اللہ سے رجوع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. ❷

ترجمہ: (اب) یہ پانچ (رکھی) جاتی ہیں اور یہ (درحقیقت باعتبار ثواب کے) پچاس ہیں، میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔

❶ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في صلاة العتمة، رقم الحديث: ۴۹۸۶

❷ صحيح البخاري: كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء، رقم الحديث: ۳۴۹

پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا، انہوں نے کہا پھر اپنے پرودگار سے رجوع کیجئے، میں نے کہا (اب) مجھے اپنے پروردگار سے بار بار کہتے ہوئے حیاء شرم آتی ہے۔

## نمازی شہید سے پہلے جنت میں چلا گیا

ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے اور دوسرے ایک سال بعد انتقال ہوا، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا اس شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا مرتبہ تو بہت بلند ہے، اس لئے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہئے تھا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (یعنی اس کی تقدیم وتاخیر کی وجہ پوچھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**أَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ، وَصَلَّى سِتَّةَ آلَافِ رَكْعَةٍ،أَوْ كَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلَاةَ السَّنَةِ؟ ❶**

ترجمہ: (جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا،) کیا تم اس کی نیکیاں نہیں دیکھتے کس قدر زیادہ ہو گئیں؟ کیا اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور سال بھر کی فرض نمازوں کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں زیادہ نہیں پڑھیں؟ (مراد کثرت ہے۔)

ان آیات اور احادیث سے اندازہ لگائیں کہ نماز کی کس قدر اہمیت وفضیلت ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے کس قدر سخت وعیدیں ہیں، اس لئے نماز کا بھرپور اہتمام ہونا

---

❶ مسند أحمد: مسند المکثرین من الصحابة، مسندأبی هريرة رضی الله عنه، ج ۱۴ ص ۱۲۶، ۱۲۷ رقم الحدیث: ۸۳۹۹

چاہیے، جنگ ہو یا امن نماز نہیں چھوٹنی چاہیے، اگر نماز کسی عذر کی وجہ سے رہ بھی جائے تو فوراً قضاء کرنے چاہیے۔

## جنگ کے موقع پر بھی نماز کا اہتمام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر ( ایک مرتبہ ) سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور وہ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے، اور آپ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ! سورج غروب ہو گیا، اور نماز عصر پڑھنا میرے لیے ممکن نہ ہو سکا، اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم وادی بطحان میں گئے اور آپ نے وہاں نماز کے لیے وضو کیا، ہم نے بھی وضو بنایا۔ اس وقت سورج ڈوب چکا تھا، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھائی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ ❶

غور کریں کہ کفار سے جنگ ہو رہی ہے عین جنگ کی حالت ہے، ایسے موقع پر بھی آپ نے نماز کو ترک نہیں کیا بلکہ بعد میں باقاعدہ نماز کی قضاء کی۔

اس میں امت کو حکم تھا کہ نماز معاف نہیں ہوتی، اگر وقت پر ادا نہ کی جا سکی تو بعد میں اُس کی قضاء لازم ہے، معلوم ہوا کہ حالتِ جنگ میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔

## مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کا اہتمام

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر مرض کی کیفیت کیوں نہیں بیان کرتیں؟ انہوں نے کہا: اچھا سنو! میں بیان کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، پھر آپ نے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم

❶ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، رقم الحدیث: ۵۹۶

لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، میں نہاؤں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا، پس آپ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر آپ بیہوش ہوگئے، اس کے بعد ہوش آیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، چنانچہ رکھ دیا گیا پس آپ نے غسل فرمایا، پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بیہوش ہوگئے، ہوش میں آئے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز میں انتظار کر رہے تھے مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا بھیجا تاکہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے اور (وہ نہایت نرم دل آدمی تھے) کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو، تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں نماز پڑھائی۔ "**ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً،فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ**" اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں (مرض کی) کچھ خفت پائی تو دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لے کر نماز ظہر کیلئے نکلے، ان میں سے ایک عباس تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، مگر آپ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ

ہٹیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو، چنانچہ ان دونوں آدمیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح نماز پڑھنے لگے کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے، عبیداللہ کہتے ہیں پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق بیان کی ہے، انہوں نے کہا: لاؤ سناؤ، میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا، صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، میں نے کہا: نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے سہارے نماز کیلئے آئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اِسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ. ❷

❶ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم به، رقم الحدیث: ۶۸۷

❷ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشهد الجماعة، رقم الحدیث: ۶۶۵

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی، تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، سب نے اجازت دے دی، پس آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور آپ حضرت عباس کے اور ایک اور شخص کے درمیان میں سہارا لگائے ہوئے تھے۔

یعنی بیماری کی اس شدت میں بھی آپ نے نماز نہیں ترک فرمائی، اور دو صحابہ کرام کا سہارا لے کر آپ مسجد آئے اس حال میں کہ آپ پاؤں زمین پر گھسیٹتے ہوئے جارہے تھے، یعنی اپنے سہارے چلنے کی طاقت نہیں ہے، پھر بھی نماز کا اتنا اہتما ہے۔ یہ امت کو درس ہے کہ ہم معمولی بیماریوں کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں، جماعت میں شرکت نہیں کرتے، آپ نے حالتِ صحت تو صحت، مرض الموت کے ایام میں بھی نماز کا خوب اہتمام کر کے امت کو نماز کی عمل ترغیب دی ہے۔

نااہل لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ نماز کا اہتمام نہیں کرتے، نماز کے معاملے میں غفلت کرتے ہیں۔

## نااہل جانشین نماز کو ضائع کریں گے

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ ﴾ (مریم: ۵۹)

ترجمہ: ان کے بعد نااہل لوگ آئے جنہوں نے نمازوں کا ضائع کردیا۔

نماز کو ضائع کرنے پر اللہ نے ان کو نااہل کہا، معلوم ہوا اہلیت والا وہ ہوگا جو نماز کا اہتمام کرے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ﴾ ہلاکت ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے ﴿ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سَاهُونَ﴾ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں، جنہیں اپنی نماز کی فکر نہیں ہوتی ان کے لے ہلاکت ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جب جہنمیوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ جب ان سے پوچھا جائے گا تمہیں جہنم میں کیوں داخل کیا گیا تو وہ کہیں گے ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے بڑے سخت الفاظ میں وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

## بے نمازی اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ سے بری ہے

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**لَا تَتْرُكِ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ.** (1)

ترجمہ: نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا اس لیے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ اس سے بری ہے۔

## فرض نماز ترک کرنے والے کے لئے سر کچلنے کا عذاب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ (صبح کی نماز کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا (اور آپ اس کی تعبیر بیان کر دیتے۔)

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب معمول دریافت فرمایا، اور اس کے بعد (اپنا

---

(1) مسند أحمد: مسند القبائل، حديث أُم أيمن، ج۴۵ ص۳۵۷، رقم الحديث: ۲۷۳۶۴

خواب) ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا خواب ذکر کیا، جس میں جنت، دوزخ اور اس میں مختلف قسم کے عذاب کا دیکھنا بیان فرمایا۔ ان میں سے ایک عذاب یہ بھی بیان فرمایا:

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اُسے اِتنی زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ وہ پتھر لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے اور جتنی دیر میں اس پتھر کو اٹھا کر لایا جاتا ہے وہ سر ویسا ہی ہو جاتا ہے، تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کیساتھ (مسلسل یہ معاملہ اور) برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (ساتھ چلنے والے) دونوں ساتھیوں (یعنی فرشتوں) سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ (اور اِس کے ساتھ یہ کیوں کیا جا رہا ہے) تو انہوں نے بتایا:

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❶

ترجمہ: اس شخص نے قرآن کریم یاد کر کے اُسے چھوڑ دیا (یعنی بھلا دیا) تھا اور یہ فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔

## جس نے نماز چھوڑی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا سَهْمَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ. ❷

ترجمہ: جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

❶ صحیح البخاری: کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، رقم الحدیث: ۷۰۴۷

❷ مسند البزار: مسند أبی حمزہ أنس بن مالک، ج ۱۵ ص ۱۷۶، رقم الحدیث: ۸۵۳۹

## حضرت سلیمان علیہ السلام نے نماز چھوٹنے پر گھوڑے اللہ کے نام پر قربان کردیئے

حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی پسندیدہ خصلت کی بنا پر گھوڑوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کے پاس مضبوط اور تیز رفتار گھوڑے تھے اوران کے پہلو پروں سے مزین تھے (یعنی وہ پروں والے گھوڑے تھے) جو ہواؤں میں اڑتے تھےاوران کی تعداد (۲۰) ہزار تھی۔ آپ ان کے جائزہ ومعائنہ اور نظم و تنظیم میں مشغول رہے۔ اسی دوران نماز عصر نقش خیال سے اتر گئی کہ پڑھ نہ سکے، حالانکہ قصداً ایسا نہ کیا تھا، مگر جب یاد آیا کہ ان گھوڑوں کے پیار کی وجہ سے میری نماز عصر فوت ہوگئی ہے، تو کہنے لگے: اللہ ذوالجلال کی قسم! آج کے بعد میرے رب کی عبادت میں تم رکاوٹ نہ بن سکو گے۔ پھران کے پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اوران کی گردنیں اور کونچیں تلوار سے مارنے کا کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قصے کا تذکرہ سورۂ ص میں کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ. إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ. فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ﴾

(ص: ۳۰ تا ۳۳)

ترجمہ: اور ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا، وہ بہترین بندے تھے، واقعی وہ اللہ سے خوب لو لگائے ہوئے تھے۔ (وہ ایک یادگار وقت تھا) جب ان کے سامنے شام کے وقت اچھی نسل کے عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے اس دولت کی محبت اپنے پروردگار کی یاد ہی کی وجہ سے اختیار کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ

اوٹ میں چھپ گئے۔ (اس پر انہوں نے کہا) ان کو میرے پاس واپس لے آؤ، چنانچہ وہ (ان کی) پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے وہ بہترین گھوڑے پیش کیے گئے جو جہاد کے مقصد سے اکٹھے کئے گئے تھے اور ان سے آپ کی سلطنت کی شان وشوکت کا مظاہر ہورہا تھا، آپ نے جب ان کا معاینہ فرمایا تو یہ شان وشوکت آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کرسکی، بلکہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس دولت سے محبت اس لیے نہیں ہے کہ اس سے میرے دبدبے کا اظہار ہوتا ہے، بلکہ اس لیے ہے کہ یہ جہاد کے لیے تیار کیے گئے ہیں، اور جہاد اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیا جاتا ہے۔ پھر وہ گھوڑے چلتے ہوئے آپ کی نگاہوں سے روپوش ہوگئے، تو آپ نے انہیں دوبارہ بلوایا اور ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس واقعے کو ذکر فرما کر قرآن کریم نے یہ سبق دیا ہے کہ انسان کو دنیا کی دولت یا عزت وشوکت حاصل ہو تو اسے مغرور ہونے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونے کے بجائے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اسے ان کاموں میں استعمال کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہوں۔

اس آیت کی یہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور قرآن کریم کے الفاظ سے وہ زیادہ قریب معلوم ہوتی ہے۔ حافظ ابن جریر طبری اور امام رازی رحمہما اللہ وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ مفسرین کی ایک بڑی جماعت نے آیت اور اس کے واقعے کی ایک اور تفسیر کی ہے جو زیادہ مشہور ہے، اور وہ یہ کہ گھوڑوں کے معاینے کے دوران آپ کی نماز قضا ہوگئی تھی، جس پر آپ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اس دولت کی محبت نے مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت سے غافل کردیا، اس لیے انہوں نے گھوڑوں کو واپس بلوا کر انہیں اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کرنے کا ارادہ

کیا،اورتلوار سے ان کی پنڈلیا اور گردنیں کاٹنی شروع کردیں۔اس تفسیر کے مطابق آیت کا ترجمہ بالکل مختلف اس طرح ہوگا: جب ان کے پاس اچھی نسل کے عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے تو انہوں نے کہا کہ اس دولت کی محبت نے مجھے اللہ کی محبت سے غافل کردیا، یہاں تک کہ وہ گھوڑے اوٹ میں چلے گئے (تو انہوں نے کہا) انہیں واپس لاؤ، پھر انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا۔ ❶

## نماز کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے ذریں اقوال

### نماز پڑھنے والا گویا بادشاہ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے

ا......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّکَ مَا کُنتَ فِی صَلَاةٍ فَإِنَّکَ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِکِ،وَمَنْ يُكْثِرُ قَرْعَ بَابِ الْمَلِکِ يُوشِکُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ. ❷

ترجمہ: جب تم نماز میں ہوتے ہو تو تم بادشاہ کا دروازہ کھٹکاتے ہو، جو کثرت سے بادشاہ کا دروزہ کھٹکاتا ہے تو قریب ہے کہ اس کے لیے دروزاہ کھول دیا جاتا ہے۔

### جیسی نماز ہوگی ویسا ہی بدلہ اور ثمرات ہوں گے

۲......حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلَاةُ مِكْيَالٌ مَنْ أَوْفَى أُوفِيَ بِهِ،وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا لِلْمُطَفِّفِينَ. ❸

ترجمہ: نماز ایک کیل ہے، جس نے پورا پورا ناپا تو اسے پورا پورا ناپ کردیا جائے گا،

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص۹۲۴، ۹۲۵

❷ المعجم الكبير: باب العين، ج۹ ص ۲۰۵، رقم الحديث: ۸۹۹۷

❸ مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة، باب المحافظة على الأوقات، ج۲ ص ۳۷۲، رقم الحديث: ۳۷۵۰

اور جس نے کیل میں کمی کی تو یقیناً آپ جانتے ہیں کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا کیاانجام ہوا؟

## حضرات صحابہ کرام نماز چھوڑنے کو کفر سمجھتے تھے

۳......حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں:

**كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ.** ❶

صحابہ کرام کسی کام کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے، صحابہ کرام کی نظر میں وہ شخص کافر تھا جو نماز نہ پڑھتا تھا، آج صرف جمعہ کے دن ہماری مسجدوں میں نمازی نظر آتے ہیں، باقی نمازوں میں تعداد بہت کم ہوتی ہے، فجر کی نماز میں تو تعداد بہت محدود ہوتی ہے، تو شاید ہم نے یہ سمجھا ہے کہ جمعہ کی دن نماز فرض ہے۔ جس رب نے جمعہ فرض کیا ہے اسی رب نے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء بھی فرض کی ہے، اس لئے جمعہ کیساتھ ساتھ دیگر نمازوں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

## جسے نماز کی توفیق ملی اُسے جملہ اعمال کی توفیق مل گئی

۴......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**يَا ابْنَ آدَمَ أَيُّ شَيْءٍ يَعِزُّ عَلَيْكَ مِنْ دِينِكَ إِذَا هَانَتْ عَلَيْكَ صَلَاتُكَ.** ❷

ترجمہ: اے ابن آدم! تیرے دین میں سے کون سی چیز تجھ پر دشوار ہے جب تیری نماز تجھ پر آسان ہو جائے۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الإیمان، باب ما جاء فی ترک الصلاة، رقم الحدیث: ۲۶۲۲

❷ شعب الإیمان: الصلاة، ج۴ ص ۱۴۱، الرقم: ۲۹۰۷

## انبیاء علیہم السلام مصیبت میں نماز کی طرف متوجہ ہوتے

۵......حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا نَزَلَ بِهِمْ أَمْرٌ فَزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ . ❶

ترجمہ: انبیاء پر جب بھی کوئی امر پیش آتا تو نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

## اللہ رب العزت کو محبوب نماز کی حالت

٦......حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلَاةُ خِدْمَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ لَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ لَمَا قَالَ: فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ. ❷

ترجمہ: نماز زمین میں اللہ کی خدمت ہے، اگر اللہ عز وجل کو نماز سے افضل چیز معلوم ہوتی تو اللہ یہ نہ فرماتے ’’چنانچہ (ایک دن) جب زکریا عبادت گاہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، فرشتوں نے انہیں آواز دی‘‘۔

## دنیاوی معاملات پر کوئی افسوس نہیں جب نماز کی توفیق مل جائے

۷......ابو رجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَجِدُنِي آسَى عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ أُعَفِّرَ وَجْهِي فِي التُّرَابِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. ❸

ترجمہ: میں اپنے آپ کو ایسا نہیں پاتا کہ دنیا کے معاملات میں سے کسی پر غم کروں مگر یہ میں اپنا چہرہ ہر روز پانچ مرتبہ اللہ رب العزت کے لیے مٹی میں آلودہ کروں۔

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۴ ص ۵۱۸، الرقم: ۲۹۱۵

❷ حلية الأولياء: الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: ثابت البناني، ج ۲ ص ۳۲۰

❸ تاريخ جرجان: باب حرف الياء، ج ۱ ص ۴۸۹، الرقم: ۹۸۴

## اسلافِ امت کے ہاں نماز کا مقام اور اہتمام

### حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ کا نماز کیلئے ہوش میں آنا

حضرت مِسوَر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، (وہ بے ہوش تھے اور) ان کے اوپر کپڑا ڈالا ہوا تھا، میں نے پوچھا: آپ لوگوں کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جیسے آپ مناسب سمجھیں، میں نے کہا: آپ لوگ انھیں نماز کا نام لے کر پکاریں (نماز کا سنتے ہی ہوش میں آجائیں گے،) کیوں کہ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے یہ سب سے زیادہ گھبرائیں گے، چنانچہ لوگوں نے کہا: امیر المومنین! نماز (کا وقت ہو گیا ہے،) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

**وَلَا حَقَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى، وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا** ❶

ترجمہ: جو آدمی نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور ان کے زخم میں سے خون بہہ رہا تھا۔

انکے دل میں نماز کی کتنی ہی اہمیت تھی کہ بے ہوشی سے ہوش میں آئے۔

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں باجماعت نماز کی اہمیت

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء کے پاس سے گزرے تو

---

❶ تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ج ۲، ص ۸۹۲، رقم الحدیث: ۹۲۸/المعجم الأوسط: باب المیم، ج۸ص ۱۳۰، رقم الحدیث: ۸۱۸۱

ان سے فرمایا، آج صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کونہیں دیکھا، تو ان کی والدہ نے فرمایا کہ وہ رات کوتہجد کی نماز پڑھتے رہے، اس لیے صبح ان کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَانْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً. ❶

ترجمہ: فجر کی جماعت میں شریک ہونا مجھے ساری رات عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

## حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا نماز کی خاطر علاج نہ کرانا

حضرت مسیّب بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نگاہ جاتی رہی، تو ایک آدمی نے حاضرِ خدمت ہوکر عرض کیا کہ اگر آپ میرے کہنے پر سات دن اس طرح صبر سے گزاریں کہ ان میں آپ چت لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھیں، تو میں آپ کا علاج کروں گا، ان شاء اللہ آپ ٹھیک ہوجائیں گے، اس پر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہ اور دوسرے بہت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے آدمی بھیج کر اس بارے میں پوچھا؟ ہر ایک نے یہی جواب میں کہا کہ اگر آپ کا ان سات دنوں میں انتقال ہوگیا، تو پھر آپ نماز کا کیا کریں گے؟ اس پر انہوں نے اپنی آنکھوں کو ایسے ہی رہنے دیا اور ان کا علاج نہ کروایا۔ ❷

نماز کی اتنی پابندی تھی کہ زندگی بھر آنکھوں کا علاج نہ کروایا، انکے ہاں نماز کی اتنی اہمیت اور مقام تھا۔

---

❶ موطأ مالک: کتاب الصلاۃ ،باب ماجاء فی العتمۃ ولصبح ،رقم الحدیث: ۴۳۲

❷ لمستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفۃ الصحابۃ،ذکر وفاۃ عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہ ،رقم الحدیث: ۶۳۱۹

## جسم میں تین تیر لگنے کے باوجود صحابی رسول کا نماز کا نہ توڑنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقامِ نخل کی جانب غزوۂ ذات الرقاع کے لیے نکلے۔ایک مسلمان نے کسی مشرک کی بیوی کو قتل کر دیا (یا اسے قید کرلیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آرہے تھے اس عورت کا شوہر آیا جو کہ کہیں گیا ہوا تھا، جب اسے بیوی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کا خون نہیں بہالے گا اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا، آپ نے راستہ میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔آپ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک اَنصاری نے اپنے آپ کو پہرہ کے لیے پیش کیا اور انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم پہرہ دیں گے۔آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اس وادی کی گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ یہ دونوں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔ چنانچہ یہ دونوں گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو اَنصاری نے مہاجر صحابی سے کہا: ہم دونوں باری باری پہرہ دیتے ہیں، ایک پہرہ دے اور دوسرا سو جائے۔اب تم بتاؤ کہ میں کب پہرہ دوں، شروع رات میں یا آخر رات میں؟ مہاجر صحابی نے کہا: نہیں، تم شروع رات میں پہرہ دو۔ چنانچہ مہاجر صحابی لیٹ کر سو گئے اور اَنصاری کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے۔ چنانچہ وہ آدمی آیا (جس کی بیوی قتل ہوئی تھی)۔جب اس نے دور سے ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا تو وہ یہ سمجھا کہ یہ (مسلمانوں کے) لشکر کا جاسوس ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تیر مارا جو اِن اَنصاری کو آکر لگا، اَنصاری نے وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔اس نے دوسرا تیر مارا وہ بھی آکر ان کو لگا، انھوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔

اس آدمی نے تیسرا تیر مارا وہ بھی آکران کو لگا، انھوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا، اور پھر رکوع اور سجدہ کر کے (نماز پوری کی اور) اپنے ساتھی کو جگایا اور اس سے کہا: اُٹھ بیٹھو، میں تو زخمی ہو گیا ہوں۔ وہ مہاجر جلدی سے اُٹھے۔ اس آدمی نے جب (ایک کی جگہ) دو کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ ان دونوں حضرات کو اس کا پتہ چل گیا ہے۔ چنانچہ وہ تو بھاگ گیا، جب مہاجر صحابی نے اَنصاری کے جسم میں سے کئی جگہ خون بہتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اس وقت کیوں نہیں اُٹھایا؟ اَنصاری نے کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا تو میرا دل نہ چاہا کہ اسے ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دوں، لیکن جب اس نے لگاتار مجھے تیر مارے تو میں نے نماز ختم کر کے آپ کو بتا دیا۔ اور اللہ کی قسم! جس جگہ کے پہرے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا، اگر اس جگہ کے پہرے کے رہ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں جان دے دیتا اور سورت کو بیچ میں نہ چھوڑتا۔ ❶

## میں موذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں

حضرت مصعب فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے مؤذن کی آواز سنی اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی یعنی قریب المرگ تھے، تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو، ان سے کہا گیا کہ تم تو بیمار ہو، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں، لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو مسجد تک پہنچا دیا، پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے، سو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔ ❷

❶ صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقضى الوضوء، ج۳ص ۳۷۵، رقم الحديث: ۱۰۹۶

❷ سير أعلام النبلا: ترجمة: عامر بن عبدالله بن الزبير، ج۵ ص ۲۲۰

اتنی نماز کی پابندی تھی کہ قریب المرگ تھے لیکن پھر بھی نماز نہیں چھوڑی، ایک رکعت پڑھی اور دوسری میں انتقال کر گئے۔

## نماز اور دعا کے ذریعے سے غیبی مدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، ان کی کنیت ابو معلق تھی۔ وہ تجارت کرتے تھے، اس کے علاوہ لوگوں کا مال لے کر مختلف علاقوں میں جاتے اور خرید وفرخت کرتے تھے ،نہایت عبادت گزار اور پرہیزگار بھی تھے۔ ایک مرتبہ سامان تجارت لے کر کسی شہر جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں ایک ڈاکو نے روک لیا۔ کہنے لگا:

ضَعْ مَا مَعَکَ فَإِنِّيْ قَاتِلُکَ.

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو رکھ دو، کیوں کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ابو معلق نے کہا: ٹھیک ہے، تم ڈاکو ہو تمہیں میرے مال ومتاع سے غرض ہے۔ مجھے قتل کر کے تمہیں کیا ملے گا! تم میرا سامان لے لو اور مجھے جانے دو۔

ڈاکو مسکرایا اور کہنے لگا کہ دیکھو جہاں تک مال کا تعلق ہے، وہ تو میرا ہے ہی، مگر میں مال کے ساتھ صاحبِ مال کو قتل بھی کرتا ہوں۔

ابو معلق نے اس کو بہت سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ آخر ابو معلق اس سے کہنے لگے:

إِذْ أَبَيْتَ فَذَرْنِيْ أُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

ترجمہ: ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔

ڈاکو کہنے لگا: جتنی مرضی نماز پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابو معلق نے وضو کیا اور نفل پڑھنے لگے، ادھر ڈاکو ان کے سر پر کھڑا ہے اور منتظر ہے، کب وہ نماز ختم کریں اور وہ ان کو قتل کردے۔ آخر سجدہ میں انھوں نے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائی:

**يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ، أَسْأَلُكَ بِعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ، وَمُلْكِكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ، أَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ هَذَا اللِّصِّ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ.** ❶

ترجمہ: اے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے وہ کرنے والے! میں تیری اس عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جہاں ظلم وزیادتی نہیں ہوتی اور تیرے اس نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تیرے عرش کے اردگرد کو بھر رکھا ہے کہ تو اس ڈاکو کے شر سے میری حفاظت فرما، اے فریادرس! میری فریادرسی فرما۔ اے پکار سننے والے! میری پکار سن۔ اے مظلموں کا جواب دینے والے! مجھے اس ظالم سے بچا۔

تین مرتبہ انھوں نے اس دعا کو دہرایا اور ادھر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی۔ ایک گھڑ سوار تلوار اپنی ہاتھ میں لیے ہوا سیدھا اس ڈاکو کی طرف بڑھا اور آناً فاناً اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ پھر ابو معلق اس شہسوار کی طرف بڑھے اور اسے سے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ آج آپ کی بروقت مدد کی وجہ سے میری جان بچ

❶ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي: ج۹ ص ۱۶۶ / أسد الغابة في معرفة الصحابة، ترجمة: أبو معلّق الأنصاري، ج۶ ص ۲۸۹، رقم الترجمة: ۶۲۶۷

گئی، ورنہ یہ ڈاکو تو مجھے قتل ہی کر دیتا۔

شہسوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب تم نے پہلی مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان کے دروازوں پر کھٹکھٹانے کی آواز سنی، جب تم نے دوسری مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان والوں کی ایک زوردار آواز سنی، جب تم نے تیسری مرتبہ دعا مانگی تو کہا گیا کہ ایک پریشان حال دعا مانگ رہا ہے۔ میں نے اللہ رب العزت سے عرض کی کہ مجھے اس کے دشمن کے قتل پر مقرر فرمادیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کرے، چار رکعت نماز پڑھے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ پریشان حال ہو یا نہ ہو۔

تو نماز میں کتنی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جان بچائی دی، اور چوتھے آسمان کے فرشتے کو مدد کے لیے اتار دیا۔

## قبر میں نماز پڑھنے کی دُعا

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَعْطَيْتَ أَحَدًامِنْ خَلْقِكَ الصَّلَاةَ فِيْ قَبْرِهِ فَأَعْطِنِيْهَا. ❶

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو مخلوق میں کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو مجھے یہ اجازت دے کہ میں قبر میں نماز پڑھوں۔ (اور یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول کرلی۔)

روای فرماتے ہیں کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنے ہاتھوں

❶ حلية الأولياء: ترجمه: ثابت البناني، ج۲ ص ۳۱۹/شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: ص ۱۸۸

سے حضرت ثابت رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں اتارا میرے ساتھ حمید الطّویل بھی تھے، جب ہم آپ کے اوپر کچی اینٹیں برابر کررہے تھے اس وقت ایک اینٹ قبر میں گرگئی، تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت ثابت رحمہ اللہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ نماز سے ایسی محبت اور لگاؤ ہے کہ اے اللہ! دنیا میں تو نماز کا اہتمام رہا، یا اللہ اگر قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہوتو مجھے یہ موقع عطا فرما، صدقِ دل سے یہ دعا تھی رب العالمین نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائی، ابھی قبر مکمل تیار بھی نہیں ہوئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، اللہ رب العزت بسا اوقات ترغیب اور ترہیب کے لیے ایسے واقعات نمودار فرما دیتے ہیں۔

## نماز اور دعا کی ذریعے سے رہائی

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب قید کا مشہور واقعہ پیش آیا تو مجھے بھی قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ ایک ہی قید خانے میں انتہائی تنگ جگہ میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ مجھے بھی رکھا گیا، ہر آدمی کو صرف اتنی جگہ ملی ہوئی تھی کہ جس میں وہ بمشکل بیٹھ سکتا تھا، چنانچہ سارے قیدی کھانا بھی اسی جگہ کھاتے، قضائے حاجت بھی وہیں کرتے اور اسی جگہ نماز بھی پڑھتے۔

فرمایا: بحرین کا ایک آدمی لایا گیا اور اسے بھی ہمارے ساتھ قید کردیا گیا جس سے جگہ اور تنگ ہوگئی، چنانچہ وہ لوگ اس کی وجہ سے بہت کڑھن محسوس کرنے لگے۔ تو اس نے کہا: صبر کرلو، صرف آج کی رات ہے۔

پھر جب رات ہوئی تو وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگا اور کہا:

**یَارَبِّ مَنَنْتُ عَلَیَّ بِدِیْنِکَ وَعَلَّمْتَنِیْ کِتَابَکَ ثُمَّ سَلَّطْتَّ عَلَیَّ شِرَارَ خَلْقِکَ یَارَبِّ اَللَّیْلَۃَ لَااَصْبَحُ فِیْہِ.**

ترجمہ: اے پروردگار! اے پروردگار! تو نے مجھے اپنا دین عطا کیا اور اپنی کتاب سکھائی، اس کے بعد تو نے مجھ پر اپنی بدترین مخلوق مسلط کردی، پس آج کی رات، آج کی رات، میں صبح تک اس حالت میں نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ ابھی صبح ہونے بھی نہ پائی تھی کہ قید خانے کا دروازہ بجا کہ بحرین کا آدمی کہاں ہے؟ بحرین کا آدمی کہاں ہے؟

تو ہم سب نے سوچا: اسے اس وقت اس لیے بلایا گیا ہے کہ حجاج اسے قتل کردے گا لیکن ہمارا غلط ثابت ہوا اور ہمیں سلام کر کے کہنے لگا:

أَطِيعُوا اللَّهَ لَا يَعْصِكُمْ. ❶

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو نماز پڑھو اور یہ دعا پڑھو

مہدی نے ایک رات خواب دیکھا تو خوب زدہ ہو کر جاگ گیا، اپنے سپاہی کو بلایا اور ان سے کہا: تم اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر اس بات کی قسم کھاؤ کہ ابھی جو حکم میں تمہیں دوں گا اس کی تعمیل کرو گے۔ وہ سپاہی کہتا ہے: میں نے کہا: کہاں میرا ہاتھ اور کہاں امیر المؤمنین کا سر مبارک؟ لیکن میں ضرور اس کو پورا کروں گا اور میں نے عہد و پیمان کیا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

مہدی نے کہا: یہ دستخط نامہ لو، قید خانے جاؤ اور فلاں علوی حسینی کو ڈھونڈو اور جب وہ تمہیں مل جائے تو اسے قید سے نکال کر دو باتوں کا اختیار دو کہ یا تو وہ ہمارے پاس آزاد ہو کر عزت و عیش کے ساتھ رہے یا پھر گھر والوں کی طرف لوٹ جائے۔

اگر وہ جانا پسند کرے تو تم اسے فلاں فلاں چیز اور اتنا اتنا سامان دے دینا اور اگر وہ

❶ الفرج بعد الشدة لابن أبي الدنيا: ص ۶۰، الرقم: ۵۴

یہاں رہنا پسند کرے تو اسے اتنا، اتنا مال دے دینا۔

سپاہی نے وہ دستخط نامہ اٹھایا اور جیل کی طرف چل پڑا، چنانچہ میں نے جیل میں داخل ہوکر اس نوجوان کر ڈھونڈا تو وہ مجھے مل گیا، وہ نکل کر میرے پاس آیا، وہ ایک بوسیدہ کپڑے کی طرح نظر آرہا تھا، میں نے اسے امیر المؤمنین کا پیغام سنایا اور اس کو دونوں صورتوں سے آگاہ کیا۔اس نے پیغام سن کر مدینہ منورہ اپنے گھر والوں کے پاس جانے کو اختیار کیا تو میں نے تحفے اور سواریاں اس کے حوالے کیے، جب وہ سوار ہوکر جانے کے لیے آیا تو میں نے کہا:

اس ذات کی قسم! جس نے تم پر سے مشقت کو دور کیا، کیا تم جانتے ہو کہ امیر المؤمنین نے تمہیں کس وجہ سے رہا کیا؟ قیدی کہنے لگا: جی ہاں! میں رات کو سویا تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، مجھے جگایا اور کہا: اے وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا، میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**قُمْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَقُلْ بَعْدَ الْفَرَاغِ، يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَاسَامِعَ الصَّوْتِ وَيَانَاشِزَالْعِظَامِ بَعْدَالْمَوْتِ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاًوَمَخْرَجاً اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُوَلَا أَقْدِرُوَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.** ❶

ترجمہ: اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ کہو: اے پکار کو سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں کو ترتیب دے کر زندہ کرنے والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے گھر والوں پر سلامتی اور برکت نازل کیجئے۔اور میرے اس معاملہ میں آسانی کر دیجئے اور نکلنے کا کوئی ذریعہ بنا دیجئے۔آپ کو پورا علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ ہی

❶ الفرج بعد الشد للتنوخی، الباب السادس، ج ۲ ص ۲۳۹، ۲۴۰

قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں کوئی قدرت نہیں، اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! آپ تو غیب کی باتوں کو بھی خوب جاننے والے ہیں۔

وہ قیدی کہتا ہے: میں اٹھا، نماز پڑھی اور ان کلمات کو مسلسل دہراتا رہا یہاں تک کہ مہدی نے مجھے بلا لیا۔

سپاہی کہتا ہے: میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ جس نے مجھے اس نوجوان سے اس بات کی پوچھنے کی توفیق دی۔ میں مہدی کے پاس گیا اور ان کو سارا قصہ سنا دیا۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے سچ کہا، میرے پاس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے مجھے اسے رہا کرنے کا حکم فرمایا۔

## نہایت بیماری کے ایام میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلق ''تذکرۃ الرشید'' میں لکھا ہے کہ اپنے معاملہ میں آپ کا تقویٰ احتیاط اس قدر تھا کہ مسئلہ مختلف فیہا میں قول راجح پر اقرب الی الاحتیاط کو اختیار فرماتے تھے، باوجود ضرورت کے احتیاط کو ہرگز نہیں چھوڑتے تھے، آپ کی احتیاط کی ادنی مثال یہ ہے کہ آپ نے اپنے امراض میں کیسا ہی شدید مرض کیوں نہ ہوا کبھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی، مرض الموت میں جب تک اس قدر حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے، اس وقت تک اس طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بڑی مشکل سے اٹھایا، اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑے ہو گئے اور قیام و رکوع و سجود انہیں کے سہارے سے نماز ادا کی۔ ہر چند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھ کر نماز ادا کر لیجئے مگر نہ کچھ جواب دیا نہ قبول فرمایا:

ایک روز مولانا محمد یحیی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اس وقت میں بھی جائز نہیں تو وہ کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے؟ آپ

نے فرمایا کہ قادر بقدرۃ الغیر تو قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ مجھ کو اٹھا کر نماز پڑھاتے ہیں تو میں کیونکر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہوں۔ آخر جب نوبت ضعف اس قدر پہنچ گئی کہ دوسرے کے سہارے بھی کھڑے ہونے کی قدرت نہ رہی تو اس وقت چند وقت کی نمازیں آپ نے بیٹھ کر پڑھیں۔ گویا بتلا دیا کہ اتباع شرع اس کو کہتے ہیں، تقویٰ اس کا نام ہے۔ ❶

## بینائی کی خاطر ایک سجدہ بھی تکیہ پر گوارہ نہیں

مفتی محمود صاحب نے بروایت اپنے والد صاحب رحمہ اللہ حضرت قطب العالم مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ نزول آب کے بعد حضرت سے آنکھ بنوانے کے لئے عرض کیا گیا تو آپ نے انکار فرما دیا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ حضرت کی کوئی نماز قضا نہ ہونے دوں گا۔ فجر اول وقت اور ظہر آخر وقت میں پڑھ لیں۔ البتہ چند روز تک سجدہ زمین پر نہ فرمائیں۔ اور نماز میں تکیہ رکھ کر اس پر کر لیں۔ اس پر ارشاد فرمایا کہ چند دن کی نمازیں تو بہت ہوتی ہیں، ایک سجدہ بھی اس طرح گوارہ نہیں۔

کسی خادم نے عرض کیا کہ حضرت درس حدیث دیتے تھے، اب یہ فیض بند ہو گیا ہے آنکھ بنوانے سے پھر یہ فیض ہو جائے گا۔ اس پر ارشاد فرمایا: اس میں میرے کسی عمل کو کیا دخل ہے، جب تک قدرت نے چاہا جاری رہا، جب چاہا بند ہو گیا۔ پھر کسی نے عرض کیا کہ حضرت اس میں حرج ہی کیا ہے؟ فرمایا: حدیث شریف میں بصارت سلب ہونے پر جنت کی بشارت ہے، مجھ کو یہ نعمت ملی ہے میں اس کو کیوں ضائع کروں۔ چنانچہ آخر تک آنکھ نہ بنوائی۔ ❷

---

❶ تذکرۃ الرشید: عادات مرضیہ و معمولات، ج ۲ ص ۶۳، ۶۴

❷ اکابر کا تقویٰ: فصل اول، ص ۱۲، ۱۳

## جب تک نماز نہ پڑھ لوں بے چینی رہتی ہے

مرض الوفات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ لیٹے ہوئے تھے اور اُن کے داماد مولوی سید رشید الدین الحمید بدن دبا رہے تھے۔ حضرت شیخ نے دریافت فرمایا: کیا اذان ہوگئی؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! مگر ابھی دو تین منٹ گزرے ہوں گے۔ ابھی تو کافی وقت ہے آپ تھوڑی دیر اور آرام فرمالیں۔

حضرت شیخ مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں بھائی جب تک نماز سے فراغت نہیں ہو جاتی طبیعت میں الجھن اور پریشانی رہتی ہے۔ ❶

## مجھے خلافِ سنت نماز میں لطف نہیں آتا

حکیم محمد یسین صاحب بجنوری ممبر مجلس شوری دار العلوم دیو بند نے حضرت مدنی رحمہ اللہ سے فرمایا:

''حضرت! آپ کے اوپر مرض کا غلبہ ہوتا جا رہا ہے اور اس مرض میں آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ حرکت وغیرہ خاص طور پر اس کے لئے مضر ہوتی ہے۔ اول تو آپ باہر تشریف نہ لے جائیں اور اگر تشریف لے ہی جائیں تو پھر ذرا نماز ہلکی فرمادیں۔ آپ کے یہاں وہی صحت وتندرستی والا دستور اب تک چل رہا ہے، مرض کی حالت میں اگر کچھ سنن و مستحبات چھوٹ جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے کچھ عجیب انداز سے ارشاد فرمایا کہ پھر حکیم صاحب کو اس کے متعلق کچھ سوچنے کی بھی جرات نہ ہوئی۔ فرمایا:

''ٹھیک ہے مگر میں کیا کروں مجھ کو خلافِ سنت نماز میں مزہ ہی نہیں آتا ہے''۔ ❷

---

❶ حکایات وعملیات مدنی رحمہ اللہ: ص ۹۱

❷ حکایات وعملیات مدنی رحمہ اللہ: ص ۹۰

## نماز نے سب گناہ چھڑا دیئے اور تہجد کا پابند بنا دیا

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کا جلال آباد یا شاملی سے گذر ہوا، ایک مسجد ویران پڑی تھی، وہاں نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ پانی کھینچا، وضو کیا، مسجد میں جھاڑو دی بعد میں ایک شخص سے پوچھا کہ:

یہاں کوئی نمازی نہیں؟

اس نے کہا:

''اجی سامنے خان صاحب کا مکان ہے جو شرابی اور فحش باز ہیں، اگر وہ نماز پڑھنے لگیں تو یہاں اور بھی دو چار نمازی ہو جائیں۔''

آپ اُن خان صاحب کے پاس تشریف لے گئے تو فاحشہ عورت پاس بیٹھی ہوئی تھی اور نشے میں مست تھے، آپ نے خان صاحب سے فرمایا:

بھائی خان صاحب! اگر تم نماز پڑھ لیا کرو تو دو چار آدمی اور جمع ہو جا کریں گے اور مسجد آباد ہو جائے گی۔''

خان صاحب نے کہا: میرے سے وضو نہیں ہوتا اور نہ یہ دو بُری عادتیں چھوٹتی ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ: بے وضوء ہی پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو۔

اس نے عہد کیا کہ:

''میں بغیر وضو نماز پڑھ لیا کروں گا''

آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور کچھ فاصلے پر نماز پڑھی اور سجدے میں خوب روئے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ:

حضرت! آپ سے دو ایسی باتیں سرزد ہوئیں جو کبھی نہیں ہوئیں، اول یہ کہ آپ نے شراب اور زنا کی اجازت دے دی دوسرے یہ کہ آپ سجدے میں خوب روئے،

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

''اللہ رب العزت کی ذات سے امید ہے کہ نماز کے سبب یہ سب گناہوں سے بچ جائے گا۔ اور سجدہ میں میں نے جناب باری سے التجاء کی تھی کہ اے رب العزت کھڑا تو میں نے کردیا، اب دل تیرے ہاتھ میں ہے۔''

ان خان صاحب کا یہ حال ہوا کہ:

جب فاحشہ عورت پاس سے چلی گئی تو ظہر کا وقت تھا اپنا عہد یاد آیا۔ پھر خیال آیا کہ آج پہلا روز ہے، لاؤ غسل کرلیں۔ کل سے بغیر وضو پڑھ لیا کریں گے، غسل کیا پاک کپڑے پہنے اور نماز پڑھی، بعد نماز باغ کو چلے گئے۔ عصر اور مغرب باغ میں اسی وضو سے پڑھی۔ بعد مغرب گھر پہونچے تو طوائف موجود نھیں، اول کھانا کھانے گھر میں گئے۔ بیوی پر جو نظر پڑی تو فریفتہ ہوگئے، اُن کی شادی کو سات سال ہوگئے تھے اور آج تک نہ کبھی بیوی کے پاس گئے اور نہ اسکی صورت دیکھی تھی فوراً باہر آئے، فاحشہ عورت سے کہا کہ آئندہ میرے مکان پر نہ آنا اور خادم سے کہا کہ بستر گھر میں بھیج دو۔ پھر ان خان صاحب کی پچیس سال تک کبھی تہجد کی نماز ہی قضا نہیں ہوئی۔

فائدہ: بے وضو نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ کو چونکہ اپنی نورِ بصیرت سے یہ معلوم ہوگیا تھا کہ جب یہ نماز شروع کریں گے تو سب گناہوں سے بچ جائیں گے، نماز کی خاصیت ہے کہ وہ گناہوں سے روکتی ہے۔ ادھر حضرت نے اللہ سے مانگا اور دعائیں بھی شروع کردیں، اور پھر وہی ہوا کہ نماز کے طفیل سب گناہوں سے بچ گئے اور پھر ایسے نمازی بنے کہ فرض تو فرض ہے پھر پچیس سال تک کبھی تہجد کی نماز بھی نہیں چھوٹی۔ (۱)

(۱) حالات مشائخ کاندھلہ: ص ۳۷، ۳۸

## نماز کی برکت سے بند گاڑی چلنے لگ گئی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفر میں کئی دفعہ کنڈ یکٹر کو کہا کہ بھائی میں نے نماز پڑھنی ہے وقت جا رہا ہے۔ لہذا کسی جگہ بس کھڑی کر کے مجھے نماز پڑھنے دو، لیکن اُس نے کوئی توجہ نہ دی۔ جب میں نے سختی سے کہا تو اُس کے ڈرائیور نے کہا ہم آگے لیٹ ہو گئے ہیں، بس نہیں کھڑی ہوسکتی۔ نماز قضاء کر لینا یا پھر اُتر جاؤ اور تسلی سے نماز پڑھ کر پیچھے والی بس میں آ جانا۔ خوشاب سے کافی پہلے ایک جگہ بس سواری اُتارنے کے لیے کھڑی ہوئی تو میں بھی اُتر گیا۔ لوٹا میرے پاس تھا، ایک مکان سے پانی لیا اور وضو کرنے لگا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کنڈ یکٹر بار بار کہتا ہے اُستاد جی چلو، اُستاد جی چلو۔ لیکن ڈرائیور بس چلاتا ہے چلتی نہیں، نیچے اترا اور بس کو دیکھا پھر چلانے کی کوشش کی لیکن بس نہیں چلتی، اور کہتا ہے بس میں کوئی خرابی بھی نہیں اور چلتی بھی نہیں۔ اب سب سواریوں کی توجہ میری طرف ہوگئی کہ اس بزرگ نے بس کو بند کر دیا ہے۔ اتنی دیر میں میں بھی نماز سے فارغ ہو گیا اور بس میں سوار ہو گیا۔ جب سوار ہوا تو بس چل پڑی، میں نے تو یہی سمجھا کہ یہ سب نماز کی برکت تھی، اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی، لیکن سواریاں میری طرف دیکھتیں اور آپس میں باتیں کرتیں کہ یہ کوئی بزرگ ہے جس نے بس کو بند کر دیا۔ کچھ دیر ہوئی کہ ایک آدمی جس نے چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھی ہوئی تھی میرے پاس آیا، مصافحہ کیا اور کہا آپ کا تعارف۔ میں نے کہا بھائی میں خدا کا بندہ ہوں، میرا نام مظہر حسین ہے، چکوال میں رہتا ہوں، وہ فوراً سمجھ گیا اور کہا اچھا آپ مولانا مظہر حسین چکوال والے ہیں۔ اُس نے کافی بات چیت کی اور پھر چکوال آنے کا وعدہ کیا۔ ایک دفعہ وہ آدمی جمعہ کے دن آیا، جمعہ کے بعد ملاقات کی، اپنا تعارف کرایا، پھر اپنے

گاؤں کے لیے تاریخ لی۔ (حضرت نے نام بتایا تھا اب مجھے یاد نہیں اور وہاں بھرپور بیان ہوا اور اب تک ہوتا ہے۔) ❶

## حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ اور نماز کا اہتمام

حیدرآباد میں ایک عوامی جلسہ تھا جس میں وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو چاروں صوبوں کے گورنر اور وزرائے اعلیٰ بھی اسٹیج پر موجود تھے، لاکھوں کا مجمع تھا حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ بھی بحیثیت وزیراعلیٰ اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ بھٹو صاحب کی تقریر جاری تھی، دوران تقریر مسجد سے مغرب کی آذان کی آواز آنی شروع ہوئی تو بھٹو صاحب نے تقریر روک دی جوں ہی اذان ختم ہوئی تو بھٹو صاحب نے دوبارہ تقریر شروع کردی، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے وہیں اسٹیج پر اپنا رومال بچھا کر نماز کی نیت باندھ لی۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد　　　فدائی یک تن بیگانہ کہ اشنا باشند

صبح کو اخبارات نے جلسے کی رپنج کرتے ہوئے تصویروں کے ساتھ جو سرخی باندھی وہ تھی ''لاکھوں میں ایک'' لاکھوں کے مجمع میں صرف حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ ہی وہ واحد شخصیت تھے جو سرکاری پروٹوکول کی پرواہ کیے بغیر موذن کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے پروردگار کے سامنے سربسجود ہوگئے، تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا۔ ❷

## حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کا تیمّم اور اشاروں سے نماز پر موت کو ترجیح

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: حضرت مفتی صاحب شدید بیمار تھے، ڈاکٹر عبدالصمد اور سرجن عبدالرحمٰن صاحب آپ کے معالج تھے، ان

❶ ماہنامہ حق چاریار اشاعت خاص بیاد قاضی مظہر حسین صاحب: ص: ۹۵۵، ۹۵۶

❷ سوانح قائد ملت ص: ۹۲

دونوں نے جب زیادہ بے آرامی دیکھی تو آپ کو کاڈیو والا کرنہایت نگہداشت کے وارڈ میں لاکر داخل کردیا اور آپ کے جسم پر وہ آلہ منسلک کردیا جس سے کہ چوبیس گھنٹے آپ کے دل کی رفتار کا پتہ چلتا رہتا تھا، اس طرح حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کو بالکل بے قابو کردیا، اب آپ نہ ہل سکتے تھے اور نہ اُٹھ سکتے تھے۔ غالبًا عصر یا مغرب کی نماز کا وقت ہوا، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اپنے خدام حسن اور حسین (یہ طلبہ ہمارے جامعہ کے طالب علم ہیں اور فرانس کی نوآبادی ''ری یونین'' کے رہنے والے ہیں یہ کراچی میں مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں رہتے تھے) سے کہا کہ مجھے اُٹھا کر اوپر کردو۔ انھوں نے اوپر کیا تو آپ نے ہاتھوں سے ان چیزوں کو نکال دیا اور خود وضو کرنے تشریف لائے تو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھ سے تیمّم اور اشاروں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاتی، زیادہ سے زیادہ مرہی جاؤں گا مگر نماز کے لیے آپ کو اپنی یہ پابندی ختم کرنا پڑے گی۔ ❶

دیکھیں نماز کا کتنا اہتمام ہے کہ طبیعت کی ناسازی کے باوجود وضو کا اہتمام کرتے اور کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے تھے۔

تو نماز میں سستی نہیں کرنی چاہیے، بسااوقات انسان اس کی وجہ سے عذابِ قبر میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

## نماز کی کیفیت دیکھ کر ایک غیر مسلم ڈاکٹر کی حیرانگی وتعجب

ایک صاحب (اے ارقمر) اپنے یورپ کے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کرنے کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے، کیوں کہ میں نے بھی

❶ قومی ڈائجسٹ: ص۱۳۲

اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے، جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔ پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے کی ورزش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر برا اثر ہوتا ہے اس لیے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزشیں کی جائیں یعنی (رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے کہ میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل دن میں کم ازکم پانچ بار کرتا ہوں۔ اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ ❶

## نماز میں سستی اور غفلت کرنے والوں کا بھیانک انجام

### نماز میں سستی کے سبب قبر آگ کے شعلوں سے بھرگئی

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی اسکو دفن کرتے وقت ایک تھیلی جس میں رقم تھی اس قبر میں گرگئی جس کا پتہ نہ چل سکا۔ جب سارے لوگ واپس چلے گئے اسکو اپنی تھیلی یاد آئی تو اس نے قبر کھولی، دیکھا تو قبر آگ کے شعلوں سے بھری ہوئی تھی فوراً قبر کو بند کر کے روتا ہوا گھر واپس آیا، یہ ماجرا اپنی والدہ کو بتایا، دریافت کیا کہ میری بہن کا کیا گناہ تھا جو اتنے سخت عذاب میں مبتلا ہے، تو ماں نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی۔ یہ اس خاتون کا حال ہے جو نماز پڑھتی تھی لیکن سستی کرتی تھی، اندازہ کیجیے

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۱۱۰

اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بالکل ہی نماز نہ پڑھتا ہو۔❶

معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا وہ گناہ ہے جس کی وجہ سے انسان عذاب قبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نماز کے استہزاء سے بھی بچنا چاہیے، بسا اوقات اللہ رب العزت دنیا میں اس کی عبرت ناک سزا دیتا ہے۔

## دوران نماز بے ہودہ بکنے پر خنزیر کی صورت میں مسخ ہو گیا

۷۸۲ھ میں حلب سے عجیب وغریب خبر پہنچی کہ امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے بے ہودہ بکنا شروع کیا، امام صاحب نے نیت نہ توڑی بلکہ نماز پوری کر کے جب سلام پھیرا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس بے ہودہ بکنے والے کی صورت خنزیر کی سی ہوگئی ہے اور جنگل کی طرف بھاگا چلا جا رہا ہے لوگوں نے یہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا اور ہر طرف اطلاع بھیجی۔❷

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بسا اوقات عبرت کے لیے ایسے واقعات نمودار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس نجس شخص کو نجس العین مخلوق خنزیر کی صورت میں مسخ کر دیا۔ بہر حال استہزا سے اور نماز ترک کرنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

## جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا گناہ

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الکبائر'' میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا: میں نے گناہ کیا ہے، بہت بڑا گناہ کیا ہے اور میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ اللہ میرے گناہ کو معاف کرے، آپ بھی اللہ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں، آپ بھی دعا کریں اللہ میرے گناہ کو معاف کر دے۔ حضرت موسیٰ

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ج ۱ ص ۲۵

❷ إنباء الغمر بأبناء العمر: ج ۱ ص ۲۱۰/تاريخ الخلفاء: المتوكل على الله ص ۳۵۲

علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کیا گناہ کیا؟ اس خاتون نے آگے سے جواب دیا:

إِنِّی زَنَیۡتُ وَوَلَدتُّ وَلَداً فَقَتَلۡتُهُ.

ترجمہ: میں نے زنا کیا اور زنا سے جو بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کو قتل کر دیا۔

تو یہ مجھ سے بڑا گناہ ہوا ہے، آپ کلیم اللہ ہو، آپ میرے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو معاف کر دے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا: یہاں سے جا، کہیں تیری وجہ سے ہم بھی اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں، تو نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس خاتون کو بھیج دیا وہ خاتون چلی گئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ نے خاتون کو کیوں بھیجا؟ فرمایا: خاتون نے کہا میں نے زنا کیا، قتل کیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! کیا میں تجھے نہ بتاؤں زنا اور قتل سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ضرور بتائیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ”تَارِکُ الصَّلاۃِ عَامِدًا مُتَعَمِّدًا“ جان بوجھ کے نماز چھوڑنا زنا اور قتل سے بڑا گناہ ہے۔ (1)

اس لئے نماز چھوڑنا گناہوں میں ایک بڑا گناہ ہے، ہم میں سے ہر ایک آدمی اس بات کی کوشش کرے کہ اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائے، خود بھی نماز کا اہتمام کریں، اپنی اولاد کو بھی نماز کا پابند بنائیں۔

## نماز نہ پڑھنے والے کا سخت عذاب الٰہی میں مبتلا ہونا

ایک نوجوان نہایت غمگین خلیفہ عبدالملک کے پاس آیا، بادشاہ وقت عبدالملک نے اس کے رنج وغم کی وجہ پوچھی تو غمزدہ نے کہا کہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے غمگین ہوں۔ عبدالملک نے اُسے تسلی دی اور توبہ واستغفار کی تلقین کی، اور رب العالمین کی وسعت

(1) الکبائر للذهبی: الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ج ۱ ص ۲۵

رحمت اورعفودرگزر کا تذکرہ کیا، پھر کہا: تیرا کون سا گناہ ہے جس کے بارے میں تو اتنا متفکر ہے، تو اس نے بتایا کہ: میں کفن چور تھا، پانچ قبروں کے مردوں نے مجھے توبہ پر آمادہ کیا۔ ان قبروں کے حالات یہ ہیں کہ جب میں نے ایک قبر کو کھودا تو اس کے مردہ کو دیکھا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا گیا تھا اور اس کو دوسرا عذاب بھی دیا جارہا تھا، میں ڈر کر وہاں سے لوٹا۔ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تو اس مردے سے کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ عذاب میں کسی وجہ سے گرفتار ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ بات میں نہیں پوچھ سکتا۔ چنانچہ اس ہاتف نے بتایا کہ ''لِاَ نَّهُ کَانَ مُستخفاً بِالصَّلاۃِ'' یہ شخص نماز میں سستی اور غفلت کرتا تھا، اس لئے عذاب میں مبتلا ہے۔

میں نے دوسری قبر کھودی تو دیکھا کہ اس قبر کا مردہ بالکل خنزیر جیسا ہے، اور طوق اور بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، میں یہ دیکھ کر ڈر سے لوٹنے لگا۔ ہاتف غیبی نے پکار کر مجھ سے کہا کہ تو اس مردہ سے عذاب کا سبب کیوں نہیں پوچھتا؟ میں نے کہا یہ سوال میری قدرت سے باہر ہے۔ ہاتف نے کہا: ''کَانَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا وَمَاتَ مِنْ غَیْرِ تَوْبَۃٍ'' یہ دنیا میں شراب پیتا تھا اور اسے موت اس حال میں آئی کہ اس نے اپنے گناہ سے توبہ نہیں کی، اس لئے یہ عذاب میں مبتلا ہے۔

میں نے تیسری قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کا مردہ آگ کی میخوں سے بندھا ہوا تھا اور اس کی زبان گدی کی طرف نکلی ہوئی تھی، میں ڈر کر واپس ہونے لگا۔ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ میت سے اس کی وجہ کیوں نہیں پوچھتا؟ میں نے کہا مجھ میں سوال کی طاقت نہیں۔ ہاتف نے کہا ''کَانَ لَا یَتَحَرَّزُ مِنَ الْبَوْلِ وَکَانَ یَنْقُلُ الْحَدِیْثَ بَیْنَ النَّاسِ فَهَذَا جَزَاءُ مِثْلُهُ'' یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور لوگوں کے درمیان چغل خوری کرتا تھا یہ سزا اُسی کا بدلہ ہے۔

میں نے چوتھی قبر کھودی، دیکھا کہ مردہ آگ میں جل رہا اور فرشتے اس کو مار رہے تھے اور وہ چیخ رہا تھا، میں ڈر کر واپس ہونے لگا۔ ہاتف غیبی نے آواز دے کر کہا تو مردہ سے اس عذاب کی وجہ کیوں نہیں پوچھتا؟ میں نے کہا مجھ میں سوال کی طاقت نہیں۔ ہاتف غیبی نے کہا، "كَانَ تَارِكًا لِلصَّلَاةِ" یہ شخص نماز نہیں پڑھتا تھا۔

میں نے پانچویں قبر کھودی تو کیا دیکھا کہ وہ قبر تاحدِّ نگاہ کشادہ ہے، اور ساری قبر نور سے منور ہے، اور میت ایک تخت پر اطمینان سے سو رہا ہے، اور اس کا چہرہ نور سے چمک رہا ہے، اور اس نے نہایت خوبصورت لباس پہنا ہوا ہے، پس میں اُس کی یہ شانِ وشوکت دیکھ کر حیرت وہیبت میں پڑھ گیا، تو ہاتف نے غیبی نے کہا تو پوچھتا نہیں ہے کہ یہ اعزاز واکرام اس کو کس وجہ سے ملا، تو میں نے پوچھا کس وجہ سے ملا، تو اُس نے کہا "لِأَنَّهُ كَانَ شَابًّا طَائِعاً نَشَأَ فِيْ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِبَادَتِهِ" اسلئے کہ یہ وہ نوجوان ہے جس نے اللہ رب العزت کی اطاعت وعبادت میں اپنی زندگی گزاری ہے۔

خلیفہ عبدالملک یہ پورا خواب سن کر کہا اس میں نافرمانوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور فرمانبرداروں کے لئے بڑی بشارت ہے، پس ہر وہ شخص جو خدانخواستہ اِن گناہوں میں مبتلا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے اور اللہ رب العزت کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاری۔ ❶

## نماز میں سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے مختلف امراض کا شکار ہونا

میں دیال سنگھ کالج میں تھا، جب وہاں پروفیسر ظہور احمد صاحب تبدیل ہو کر آئے، ان

❶ الكبائر لذهبی: الكبيرة التاسعة عشر شرب الخمر، ص۸۷،۸۸/ الزواجر عن اقتراف الكبائر: كتاب الحدود، ج۲ ص ۲۶۴

سے مل کر بہت خوشی ہوئی، دھیمے مزاج کے باوقار اور مدبر انسان تھے، بہت خوش اخلاق تھے، عربی ان کا مضمون تھا، مگر یہ دیکھ کر مجھے تعجب اور دکھ ہوا کہ وہ نمازوں کے معاملے میں بہت تساہل کرتے تھے، کالج اوقات میں صرف ظہر ہی کا وقت آتا تھا، قریب ہی مسجد تھی، الحمد للہ ثم الحمد للہ جونہی وقت ہوتا میں مسجد میں چلا جاتا، اور باجماعت نماز ادا کرتا، مگر ظہور صاحب سٹاف روم میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف رہتے، نماز کا احساس انہیں بالکل مضطرب نہیں کرتا تھا۔

ظہور صاحب کا گھر کالج کے قریب ہی تھا اور عام نمازیں انہیں اسی مسجد میں پڑھنی چاہئیں تھیں، لیکن کئی بار ایسا ہوا کہ کسی کام کی وجہ سے مجھے عصر اور مغرب کی نمازیں اسی مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، مگر ظہور صاحب کبھی بھی مسجد میں نظر نہیں آئے، یوں لگتا ہے کہ وہ نماز کی پروا کرتے ہی نہ تھے، حالانکہ راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور اسلامی فکر کی حامل اساتذہ کی ایک تنظیم کے مرکزی رہنما بھی تھے۔

شاید اس کوتاہی اور ایک فرضِ عین سے مسلسل تغافل برتنے کا نتیجہ تھا کہ پروفیسر ظہور کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے، پہلے موٹاپا ہوا، پھر شوگر ہو گئی، جس کا شدید اثر بینائی پر پڑا، اور پھر وہ دل کے عارضے میں مبتلا ہو گئے، اور اسی عارضے نے انہیں پچپن سال کی عمر میں ایک روز قبر میں پہنچا دیا، بالکل درست ہے، قرآن پاک کا یہ فرمان کہ ''اللہ لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا، بلکہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں۔ ❶

## نماز نہ پڑھنے والی عورت کی نہایت ہولناک موت اور بھیانک حالات

مجھ سے میرے ایک دوست نے یہ عجیب، حیرتناک وعبرتناک واقعہ سنایا کہ کویت وہ عراق کی جنگ سے پہلے میں کویت میں مقیم تھا، وہاں میں مردوں کی تجہیز وتکفین اور

❶ مکافات عمل: ص ۱۵۲

دفن وغیرہ کے امور سے وابستہ تھا اور لوگوں میں اسی حیثیت سے معروف تھا۔ جنگ کے دوران مصر آ گیا۔ اسی دوران مجھ سے ایک دن ایک خاندان کے لوگوں نے رابطہ قائم کیا اور خاندان کی ایک عورت کی تکفین کے سلسلہ میں بات کی۔ چنانچہ میں قبرستان گیا اور مردوں کے غسل دینے کی جگہ جا کر بیٹھ گیا، انتظار میں تھا کہ جنازہ تیار ہوکر نکلے کہ اتنے میں، میں نے چار باپردہ عورتوں کو غسل دینے کی جگہ سے تیزی سے نکلتے دیکھا، ان پر گھبراہٹ طاری تھی مگر میں نے ان سے کچھ وجہ نہیں پوچھی۔ تھوڑے وقفہ کے بعد وہ عورت نکلی جو مردہ عورتوں کو غسل دیتی تھی، اس نے مجھ سے میت کو غسل دینے میں مدد طلب کی۔ میں نے اس سے کہا کہ کسی مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی عورت کو غسل دے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میت کا جسم بہت وزنی ہے جو عام طور پر نہیں ہوتا، میرا جواب سن کر پھر وہ اندر چلی گئی۔ کسی طرح غسل دیا اور کفن پہنایا، پھر ہم جنازہ اٹھانے کے لئے اندر گئے، ہم گیارہ آدمی تھے، جنازہ اتنا وزنی تھا کہ ہم سب نے مل کر جنازہ اٹھایا۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو جیسا کہ مصر میں رواج ہے کہ ان کی قبریں کمروں کی طرح ہوتی ہیں، وہ بلندی سے سیڑھی کے ذریعے کمرے میں اترتے ہیں، جہاں مردوں کو بغیر مٹی ڈالے رکھتے ہیں۔

جب ہم نے لاش کو اپنے کندھوں سے اتارا تو لاش کمرے کے اندر پھیلنے اور گرنے لگی۔ اس منظر کو دیکھ کر ہم سب گھبرا گئے اور وہ ہمارے قابو سے باہر ہوگئی۔ اتنے میں ہم نے اس کی ہڈیوں کی چرچراہٹ سنی جیسے ہڈیاں ٹوٹ رہی ہوں۔ ہم نے دیکھا کہ کفن کا کچھ حصہ ہٹ گیا ہے، میں تیزی سے لاش کی طرف بڑھا اور اس کو ڈھک دیا، پھر بڑی مشکل سے اس کو قبلہ رخ کر دیا۔ دوبارہ کفن چہرے کی طرف سے کھل گیا، اس وقت میں نے عجیب منظر دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ آنکھیں جیسے باہر کی طرف نکل رہی

ہوں اور چہرا کالا ہو چکا تھا۔ ہم منظر کی ہولنا کی سے ڈر گئے اور تیزی سے باہر آ گئے اور کمرہ کا دروازہ بند کر دیا۔ جب میں اپنی قیام گاہ پر پہنچا تو مجھ سے مرنے والی عورت کی اولاد میں سے ایک لڑکی ملی اور اس نے مجھے کو قسم دے کر پوچھا کہ اس کی والدہ کے ساتھ قبر میں داخل کرنے کے دوران میں کیا پیش آیا؟ میں نے جواب نہ دینے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اس بات پر مصر رہی کہ میں اس کو میت کی حالت سے باخبر کردوں، حتیٰ کہ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔

اس وقت اس نے مجھ سے کہا کہ اے شیخ! جس وقت آپ نے ہم کو غسل کی جگہ سے تیزی سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ ہم نے اپنی والدہ کے چہرے کو کالا ہوتے دیکھا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری والدہ نے کبھی نماز نہیں پڑھی اور ان کی موت اس حال میں ہوئی کہ وہ بہت فیشن ایبل رہتی تھیں، شرم وحیا نام کی کوئی چیز ان میں تھی ہی نہیں۔ ❶

## نماز میں غفلت کے سبب نااہل اولاد کی وجہ سے ذہنی اذیت کا شکار ہونا

جمیل خان عجیب متضاد خوبیوں کے حامل تھے۔ ایک دینی جماعت کے دیرینہ رکن، کتابوں سے گہری محبت، ایک دینی تحریک کے بارے میں غیر معمولی معلومات، مگر نمازوں میں تساہل، خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض کے معاملے میں غیر ذمہ داری، غیر سنجیدگی اور طنز، تمسخر اور غیبت کے کلچر سے وابستگی۔

جمیل خان اس جماعت کے ایک ادارے میں کام کرتے تھے اور نمازِ ظہر میرے گھر کے قریب بڑی مسجد میں پڑھنے پر مجبور تھے، اللہ تبارک وتعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری بیشتر نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا ہوتی تھیں، جمیل خان کی ایک مخصوص کھانسی ان

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۱۴۶ تا ۱۴۸

کے گلے سے اس وقت برآمد ہوتی تھی جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے اور یہ کھانسی پابندی وقت کے ساتھ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت ہی میں سنائی دیتی تھی۔

وفات سے قبل جمیل خان ارذل العمر کی حالت میں تھے، صحت بہت خراب ہوگئی تھی، عرصے سے شوگر کے مریض تھے جس کے نتیجے میں نقاہت غیر معمولی حد تک بڑھ گئی تھی، بصارت میں خاصا ضعف آ گیا تھا، اس کے علاوہ دیگر بہت سے مسائل تھے، تین بیٹوں میں سے کسی ایک کی بھی مناسب تعلیم نہیں ہوسکی تھی، کوئی میٹرک بھی نہیں کرسکا، نہ کوئی ہنر سیکھ سکا، اس لئے تین میں سے دو بیکار ہیں، تیسرا ایک پرائیویٹ ہسپتال میں معمولی ملازم ہے۔

دو بیٹیوں میں سے ایک کی ہنوز شادی نہیں ہوئی، جبکہ اس کی عمر پینتیس برس سے تجاوز کرگئی ہے، اپنا مکان تک نہیں ہے، کوئی ڈھنگ کا کاروبار بھی نہیں اور موصوف کم ازکم پانچ لاکھ کے مقروض ہیں۔

میں ایک روز جمیل خان کی مزاج پرسی کے لئے گیا، موصوف اپنی دکان (جسے کباڑ خانہ کہنا ہی درست ہے) کے سامنے ضعف اور اضمحلال کی تصویر بنے بیٹھے تھے، اپنے ناگفتہ بہ حالات پر تبصرہ کرنے لگے، ان کے لہجے میں تقدیر کے بارے میں شکایت اور شکوہ غالب آنے لگا تو میں نے دریافت کیا: جمیل صاحب آپ ماشاء اللہ ایک دینی جماعت کے باقاعدہ رکن رہے ہیں، چنانچہ آپ سے زیادہ نماز اور عبادت کی اہمیت سے کون باخبر ہے، آپ مجھے بتایئے کہ عمر بھر میں (جب یہ بات ہورہی تھی تو جمیل خان کی عمر کم ازکم ستر سال ہوگی) آپ نے کتنی نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھی ہیں؟ میں کوئی ایک بھی نہیں پڑھ سکا، جمیل خان نے صاف بیانی سے کام لیا۔

تو پھر آپ تقدیر کا گلہ کیوں کرتے ہیں؟ جیسا سلوک آپ نے اللہ سے روا رکھا، ویسا

ہی اللہ کی تقدیر نے آپ کے ساتھ روا رکھا کہ حدیث قدسی ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، جب آپ خوش فہمیوں کے سہارے کچھ خواب بن رہے تھے تو اس کا نتیجہ موجودہ صورت ہی میں برآمد ہوسکتا تھا۔ جمیل خان کے پاس میرے اس تجزیے کا کوئی جواب نہ تھا۔ ❶

## نماز میں سستی کے سبب تکلیف اور مصیبت میں پڑ جانا

آج صبح میں نے سستی اور نالائقی کا مظاہرہ کیا، نہ الارم کی پروا کی نہ اذان کو اہمیت دی اور سویا رہا اور اس طرح نماز قضا ہوگئی۔ آج کل کالج میں اگرچہ چھٹیاں ہیں، مگر سالِ اول کے داخلے ہورہے ہیں، اور میری اس حوالے سے ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، چنانچہ ساڑھے نو بجے موٹر سائیکل پر کالج جارہا تھا، جبو حدت روڈ پر سید مودودی انسٹیٹیوٹ کے سامنے موٹر سائیکل بند ہوگئی اور کسی طرح سٹارٹ نہ ہوئی، دیکھا تو ٹنکی بالکل خالی تھی، چنانچہ تیز ہوتی ہوئی دھوپ اور حبس کے عالم میں موٹر سائیکل کو تقریباً ایک کلومیٹر تک پیدل کھینچ کر پٹرول پمپ تک پہنچا اور پسینے میں شرابور ہوگیا۔

کالج تقریباً دس بجے پہنچا، شعبہ اردو کے سامنے داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ اور ان کے سرپرست خاصی بڑی تعداد میں جمع تھے، میں نے شرمندگی کے گہرے احساس تلے ان سے معذرت کی، کمرے کا تالہ کھولا اور اندر گیا تو یہ دیکھ کر سخت پریشانی ہوئی کہ کمرے کی بجلی خراب تھی، کمرے میں شدید حبس اور گرمی تھی، لیکن اسی حالت میں داخلہ فارموں کی پڑتال کا کام شروع کردیا، سوءِ اتفاق کہ سٹاف کا کوئی اور ساتھی نہیں آیا تھا، میں فوراً ہی پسینے میں نہا گیا، میرے پاس تولیے والا رومال تھا، اس سے بار بار پسینہ پونچھتا، لیکن پانی تھا کہ دھاروں کی صورت میں چہرے، سر اور جسم سے خارج ہوتا

❶ مکافات عمل: ص ۱۵۷

جارہا تھا، حتیٰ کہ رومال میں مزید پسینہ جذب کرنے کی گنجائش نہ رہی۔

میں ڈیڑھ گھنٹے تک اسی آزمائش میں مبتلا رہا، حتی کہ ایک شخص نے توجہ دلائی کہ ساتھ والے کمرے میں بجلی موجود ہے اور وہاں پنکھے چل رہے ہیں، تب اندازہ ہوا کہ بجلی ہمارے کمرے کے سوا سارے کالج میں موجود ہے، پنکھے چل رہے ہیں اور ٹیوبیں بھی روشن ہیں، غور کیا تو اندازہ ہوا کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالی کی ناراضگی کا شاخانہ ہے اور میں نے آج جو نماز میں بے پروائی اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا، یہ سرزنش اسی حوالے سے ہورہی ہے چنانچہ حادثاتی طور پر پٹرول کا ختم ہوجانا، گرمی میں موٹرسائیکل کو کھینچتے ہوئے ایک کلومیٹر تک پیدل چلنا اور صرف ہمارے ہی کمرے کی بجلی معطل ہونا سب اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ ❶

بہرحال نماز پڑھنے کا خوب اہتمام کرنا چاہیےاور اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کا پابند کرنا چاہیے ،اوراگر وہ نماز کااہتمام نہ کریں تو اُن سے بازپرس کریں ،دنیا کا نقصان نقصان نہیں ،اصل دین کا نقصان ہے،اس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے اوراولاد کوبچپن سے ہی نماز کا پابند کرنا چاہیے تاکہ ساری عمران کی یہ عادت برقرار رہے،اللہ رب العزت ہم سب پانچ وقت نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیے۔

آمین

---

❶ مکافات عمل:ص۱۶۲

# ۳......نماز میں خشوع وخضوع کی اہمیت اور اسلافِ امت کے ایمان افروز واقعات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰہُ تبارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ.الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾(المؤمنون: ۱،۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ:يَا فُلَانُ،أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ،إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. ❶

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❷

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا ذکر کیا ہے، ان میں نماز میں خشوع وخضوع کی ترغیب دی گئی ہے۔نماز میں خشوع وخضوع بڑا اہم ہے، اسکے بغیر نماز میں دل نہیں لگتا، آج نماز میں دل کیوں نہیں لگ رہا؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم خشوع وخضوع سے نماز

❶صحیح مسلم: کتاب الصلاة،بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا،رقم الحدیث:۴۲۳

❷سنن ابن ماجة: کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها،باب الخشوع فی الصلاة،رقم الحدیث:۱۰۴۳

نہیں پڑھتے، ہر شے کی ایک ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک باطنی حقیقت، نماز بھی ایک ظاہری صورت رکھتی ہے اور ایک باطنی حقیقت۔ نماز کی اس باطنی حقیقت کا نام خشوع وخضوع ہے۔

## خشوع وخضوع کا معنی

لفظ خشوع وخضوع کے معانی اطاعت کرنا، جھکنا اور عجز وانکسار کا اظہار کرنا ہیں۔ اس کیفیت کا تعلق دل اور جسم دونوں سے ہوتا ہے، دل کا خشوع وخضوع یہ ہے کہ بندے کا دل رب ذوالجلال کی عظمت و کبریائی اور اس کی ہیبت وجلال سے مغلوب ہو اور اپنے منعمِ حقیقی کی بے حساب بخششوں اور احسانات کے شکریہ میں مصروف ہونے کے ساتھ عجز وانکساری اور بے چارگی کا اعتراف بھی کرے۔ جسم کا خشوع وخضوع یہ ہے کہ اس مقدس بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہی سر جھک جائے، نگاہ نیچی ہو جائے، آواز پست ہو، جسم پر کپکپی اور لرزہ طاری ہو اور ان تمام آثارِ بندگی کو اپنے جسم پر طاری کرنے کے بعد اپنی حرکات وسکنات میں ادب واحترام کا پیکر بن جائے۔

نماز میں خشوع وخضوع سے مراد وہ کیفیت ہے کہ دل خوف اور شوق الٰہی میں تڑپ رہا ہو، اس میں ماسوا اللہ کی یاد کے کچھ باقی نہ رہے، اعضاء وجوارح پرسکون ہوں، پوری نماز میں جسم کعبہ کی طرف اور دل رب کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔

تو اس خشوع وخضوع کی قرآن وحدیث میں بڑی ترغیب دی گئی ہے۔

## قرآن کریم کی روشنی میں خشوع خضوع کی اہمیت ومقام

### اللہ کے سامنے فرمابرداری کے ساتھ کھرے ہو جاؤ

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرة:۲۳۸)

ترجمہ: اور اللہ کے سامنے باادب فرمانبردار بن کر کھڑے ہوا کرو۔

## خشوع کسے کہتے ہیں

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنَ الْقُنُوتِ: الرُّكُوعُ، وَالْخُشُوعُ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَخَفْضُ الْجَنَاحِ مِنْ رَهْبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

ترجمہ: قنوت سے مراد رکوع کرنا، خشوع، نگاہیں نیچے رکھنا اور عاجزی کا بازو بچھانا، یہ سب خوفِ خدا میں داخل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ مؤمن کامیاب ہوگئے جو نماز کو خشوع وخضوع کیساتھ پڑھتے ہیں۔

## کامیاب ایمان والے خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ (المؤمنون: ۱، ۲)

ترجمہ: ان ایمان والوں نے یقیناً فلاح پالی ہے۔ جو اپنی نماز میں دل سے جھکنے والے ہیں۔

قرآنِ کریم میں عموماً جہاں کہیں نماز کا ذکر آیا ہے، وہاں ''اَقِیْمُوْا'' یا ''یُقِیْمُوْنَ'' کا لفظ آیا ہے، جس کے مفہوم میں خشوع خضوع داخل ہے، صرف نماز کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ اقامتِ صلوۃ کا حکم ہے، یعنی اس طرح نماز پڑھو جس طرح پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت نے اُن نمازیوں کے لیے وعید بیان فرمائی، جو لاپرواہی اور غفلت سے نماز پڑھتے ہیں۔

---

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۳ ص۵۰۶، الرقم: ۲۸۸۳

## غفلت سے نماز پڑھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (الماعون: ۴ تا ۷)

ترجمہ: جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو دکھاوا کرتے ہیں، اور دوسروں کو معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے، جو نماز بے توجہی سے پڑھتے ہیں، غفلت اور سستی کرتے ہیں، خشوع خضوع کا اہتمام نہیں کرتے۔

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں خشوع خضوع کی اہمیت وفضیلت

### انسان نماز اپنے نفع کے لیے پڑھتا ہے

احادیث مبارکہ میں حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشوع وخضوع کی ترغیب دی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر پیچھے کی طرف پھرے اور ایک شخص سے کہا:

يَا فُلَانُ، أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. ❶

ترجمہ: اے فلاں! تم نے اپنی نماز اچھی طرح ادا کیوں نہیں کی؟ کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس نے کس طرح نماز ادا کی ہے؟ حالانکہ وہ اپنے ہی لئے نماز ادا کرتا ہے، اور اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا، رقم الحديث: ۴۲۳

## نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَرْفَعُوْا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: نماز میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف مت اٹھایا کرو، کہیں تمہاری نگاہیں اچک لی جائیں۔

## خشوع خضوع سے نماز گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

مَامِنَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. ❷

ترجمہ: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پا کر اچھی طرح وضو کیا اور (نماز میں) خشوع وخضوع اختیار کیا اور رکوع (وسجود ودیگر ارکانِ نماز کامل طور پر) ادا کیے تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، بشرطیکہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

❶ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الخشوع فى الصلاة، رقم الحديث: ۱۰۴۳

❷ صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم الحديث: ۲۲۸

## اللہ رب العزت کی مغفرت کا وعدہ کن لوگوں کے لیے ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

**خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، فَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.** ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں، جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور ان نمازوں کو کامل رکوع وسجود اور خشوع وخضوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرما دے گا، اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز کو مکمل آداب اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا نہ کیا) تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

## نماز کس شخص کے لیے دعا اور بد عا کرتی ہے

جو شخص نماز خشوع وخضوع کیساتھ نہیں پڑھتا تو حدیث میں ہے کہ نماز اس کو بددعا دیتی ہے اور وہ نماز نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے، چنانچہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِذَا أَحْسَنَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا قَالَتِ الصَّلَاةُ: حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنِي فَتُرْفَعُ، وَإِذَا أَسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهَا**

❶ مسند أحمد: مسند الأنصار، ج۳۷ص۳۷۷، رقم الحديث: ۲۲۷۰۴

وَسُجُودَهَا قَالَتِ الصَّلَاةُ: ضَيَّعَکَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي فَتُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهُ.❶

ترجمہ: جوشخص اچھے طریقے سے نماز پڑھے، کامل طور پر رکوع اور سجدہ کرے تو وہ نماز نمازی کے لیے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ! تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے میری حفاظت کی ہے، پھر نماز کو اوپر اٹھالیا جاتا ہے۔ اور جوشخص نماز کو بری طرح سے پڑھے، رکوع اور سجدہ مکمل نہ کرے تو نماز اس نمازی کے لیے بدعاء کرتی ہے کہ اللہ رب العزت تجھے بھی اس طرح ضائع کردے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، پھر وہ نماز پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔

## بدترین چوری کرنے والا کون ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَسْوَأَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ.

ترجمہ: بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! نماز میں چوری کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا.❷

ترجمہ: اس طرح کہ رکوع وسجود کو مکمل ادا نہ کرے۔

❶مسند أبی داود الطیالسی: أحادیث عبادة بن الصامت، ج ۱ ص ۴۷۹، رقم الحدیث: ۵۸۶/ مسند البزار: ج۷ ص ۱۴۰، رقم الحدیث: ۲۶۹۱/ مستحب الإیمان: ج۴ ص ۱۵۰، رقم الحدیث: ۲۸۷۱

❷مسند أحمد: مسند المکثرین من الصحابه، مسند أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه، ج۱۸ ص ۹۰، رقم الحدیث: ۱۱۵۳۲

## نماز کو اچھے طریقے سے نہ پڑھنا خالق کی توہین ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ أَحْسَنَ الصَّلَاةَ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَسَاءَهَا حِينَ يَخْلُو، فَتِلْكَ اِسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ.** ❶

ترجمہ: جوشخص لوگوں کے سامنے اچھی نماز پڑھتا ہے جہاں سے لوگ اُسے دیکھتے ہوں، پھر اسکو بری طرح پڑھتا ہے جہاں وہ اکیلا ہو، پس یہ توہین ہے جسکے ساتھ وہ اپنے رب کی توہین کرتا ہے۔

## خشوع وخضوع کے اعتبار سے نماز کا ثواب

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تِسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا.** ❷

ترجمہ: ایک آدمی نماز پڑھتا ہے لیکن اسے نماز کا دسواں، نواں، آٹھواں، یا ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تہائی، آدھا حصہ نصیب ہوتا ہے۔

دیکھئے نماز ایک ہی عمل ہے لیکن ثواب بعض کو دسواں، نواں، ساتواں، آٹھواں حصہ نصیب ہورہا ہے، اسکی کیا وجہ ہے؟ اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ نماز کا اجر وثواب نمازی کے

❶ مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي صلاة لا يكلمها، ج۲ ص ۳۶۹، رقم الحديث: ۳۷۳۸

❷ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب ماجاء في نقصان الصلاة، رقم الحديث: ۷۹۶

دل میں پائے جانے والے خشوع وخضوع کے مطابق ہوتا ہے، کسی کا خشوع زیادہ ہوتو اسکوثواب زیادہ ملتا ہے، کسی کا کم ہوتو اسکوثواب کم ملتا ہے۔

## نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلاَةِ. ❶

ترجمہ: ہمیں نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا۔

اس سے چونکہ نماز کے خشوع وخضوع میں کمی آتی ہے، نیز یہ جہنمیوں کی راحت کا طریقہ ہے، اس میں تکبر ہے، اور یہ شیطان کے کھڑے ہونے کا طریقہ ہے، اسلئے حدیث میں اِس سے ممانعت آئی ہے۔

## شیطان نماز میں اپنا حصہ کیسے رکھتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھرادھر دیکھنے کی بابت پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ العَبْدِ. ❷

ترجمہ: یہ ایک قسم کی چوری ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے کرلیتا ہے۔

## خشوع وخضوع سے نماز نہ پڑھنے والا فطرتِ محمدی پرنہیں ہے

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدوں کو پورا نہ کرتا تھا، انہوں نے اس سے کہا:

❶صحيح البخاري: كتاب الصلاة، باب الخصر فى الصلاة، رقم الحديث: ۱۲۱۹

❷صحيح البخاري : كتاب الأذان، باب الالتفات فى الصلاة، رقم الحديث: ۷۵۱

مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا. ❶

ترجمہ: تونے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو مرے گا تو اس دین کے خلاف مرے گا جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تھا۔

## اللہ تعالی کسی شخص کی نماز کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتے

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ فِيهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا. ❷

ترجمہ: اللہ تعالی اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

## بغیر خشوع خضوع کے نماز پڑھنے والے کو دہرانے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لے گئے، اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ''ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ'' جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا اور اس نے نماز پڑھی جیسے اس نے پہلے پڑھی، پھر آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحيح البخاری: كتاب الأذان، باب إذا لم يتم الركوع، رقم الحديث: ۷۹۱

❷ مسند أحمد: مسند المدنيين، ج۲۶ ص ۲۱۱، رقم الحديث: ۱۶۲۸۳/قال الهيثمی رواه أحمد والطبرانی فی الكبير ورجاله ثقات. انظر: مجمع الزوائد: كتاب الصلاة، باب ماجاء فی الركوع والسجود، ج۲ ص ۱۲۰، رقم الحديث: ۲۷۲۴

کوسلام کیا، آپ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ (اسی طرح) تین مرتبہ (ہوا) تب وہ بولا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر ادا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا آپ مجھے تعلیم کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.** ❶

ترجمہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، اس کے بعد جتنا قرآن تم کو یاد ہو اس کو پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

## مخفی شرک کرنے والے کون لوگ ہیں؟

محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

**أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ.**

ترجمہ: اے لوگو! اپنے آپ کو مخفی شرک سے بچاؤ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ مخفی شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحيح البخاری: كتاب الأذان، بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ، رقم الحديث: ۷۵۷

يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَذَلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ.❶

ترجمہ: بندہ نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے بوجہ اس کے لوگ اسکو دیکھ رہے ہوتے ہیں، پس یہی مخفی شرک ہے۔

یعنی لوگ اگر اسکو دیکھ رہے ہو تو خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اگر اکیلا ہو اور لوگ نہ دیکھ رہے ہوں تو خشوع وخضوع کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا۔

## خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے پر گناہوں کی معافی

حمران روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا، پھر کلی کی اور پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا منہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے، پھر فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِيْ هَذَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَايُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.❷

ترجمہ: جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے اس حال میں کہ کسی طرح خیال (وسوسہ) اس کے دل میں پیدا نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

❶صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَاةِ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَتَحْسِينِهَا، ج ۲ ص ۶۷، رقم الحديث: ۹۳۷

❷صحيح البخاری: كتاب الصوم، باب سواک الرطب واليابس للصائم، رقم الحديث: ۱۹۳۴

## مسجد میں کوئی ایک نمازی بھی خشوع خضوع والا نہیں ہوگا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا:

هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. ❶

ترجمہ: یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جارہا ہے، یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔

حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جب کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم! ہم اسے خود بھی پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو بھی پڑھائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے زیاد! میں تو تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا، کیا تورات اور انجیل یہود ونصاری کے پاس نہیں ہے؟ لیکن انہیں کیا فائدہ پہنچا۔

حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر میری حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ پھر انہیں ان کا قول بتایا، تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا؟

اَلْخُشُوعُ، يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا. ❷

ترجمہ: وہ خشوع ہے، عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور پوری

❶ سنن الترمذی: ابواب العلم، باب ما جاء فی ذهاب العلم، رقم الحدیث: ۲۶۵۳

❷ سنن الترمذی: ابواب العلم، باب ما جاء فی ذهاب العلم، رقم الحدیث: ۲۶۵۳

مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو چیز اٹھالی جائے گی وہ خشوع خضوع ہوگا، یعنی نمازی تو ہوں گے لیکن اطمینان وسکون کے ساتھ پڑھنے والے نہیں ہوں گے۔

## اس منقش چادر نے مجھے نماز سے غافل کردیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی، جس میں نقش ونگار تھا، نماز کے دوران جب اچانک آپ کی نگاہ اس کے نقش ونگار پر پڑی تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

**اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاتِي.** (1)

ترجمہ: میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے ابوجہم کی انبجانیہ (یعنی سادہ چادر لے آؤ اس لیے کہ) اس (نقش ونگار والی چادر) نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کردیا۔

ان احادیث میں نماز میں خشوع وخضوع کی بڑی ترغیب آئی ہے اور اسکے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں اور بلاخشوع نماز کی وعیدیں بھی بیان ہوئیں، اس لئے نماز پڑھے اطمینان وسکون اور دل جمعی کے ساتھ پڑھیں، اپنے قلب اور اعضاء دونوں میں خشوع خضوع ہو۔ اسلاف امت نہایت ہی خشوع وخضوع کیساتھ نماز پڑھتے تھے۔

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتے وقت کیفیت

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیتِ نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

(1) صحيح البخاري: كتاب الصلاة ،باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علمها ، رقم الحديث: ۳۷۳

أَتيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهو يُصَلِّى وَلِجَوفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. ❶

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ انور سے رونے کی آوازیں اس طرح آرہی تھیں جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی ہے۔

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت اطمینان کے ساتھ نماز اور سوا پانچ سپاروں کی تلاوت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور میں نے کہا: سو آیتوں پر رکوع کردیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کردیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کردی، اسے ختم کر کے سورہ آلِ عمران شروع کردی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح کرنے لگتے۔ اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں (اللہ سے) مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے۔

پھر آپ نے رکوع کیا اور "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ" کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا لمبا تھا، پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" فرما کر کھڑے ہوگئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور "سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے لگے، اور آپ کا

❶ الشمائل المحمدية للترمذی: باب ماجاء فی بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۰۵/سنن النسائی: كتاب الهو، باب البكاء فی الصلاة، رقم الحديث ۱۲۱۴

سجدہ بھی قیام جیسا لمبا تھا۔ ❶

آج ہمارے لیے فرض نماز خشوع خضوع کے ساتھ پڑھنا مشکل ہے، جب کہ آپ قیام اللیل بھی نہایت اطمینان کے ساتھ پڑھتے تھے، رکوع سجدہ بھی نہایت طویل ہوتا ہے، اور ایک رات میں آپ نے سوا پانچ سپارے تلاوت کئے، ہماری زندگی کا شاید کوئی ایسا دن نہیں ہوگا، جس میں ہم نے اتنے اطمینان سے نماز پڑھی ہو اور اتنی تلاوت کی ہو۔ حضراتِ صحابہ کرام اور اسلاف امت کی نمازیں بھی اسی طرح خشوع خضوع کے ساتھ ہوتی تھیں۔

## نماز میں خشوع خضوع کی اہمیت سے متعلق اسلافِ امت کے اقوال

### خشوع دل میں ہوتا ہے

۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی گردن کو جھکا رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:

**يَا صَاحِبَ الرَّقَبَةِ، اِرْفَعْ رَقَبَتَكَ، لَيْسَ الْخُشُوعُ فِي الرِّقَابِ، إِنَّمَا الْخُشُوعُ فِي الْقُلُوبِ.** ❷

ترجمہ: اے گردن والے! اپنی گردن اوپر کرو، خشوع گردنوں میں نہیں ہوتا، بلکہ خشوع دل میں ہوتا ہے۔

### نماز میں اپنی توجہ کسی اور طرف نہ کریں

۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**اَلْخُشُوعُ فِي الْقَلْبِ، أَنْ تُلِينَ كَنَفَكَ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَأَنْ لَا تَلْتَفِتَ**

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، رقم الحديث: ۷۷۲

❷ مدارج السالكين: فصل منزلة الخشوع، ج ۱ ص ۵۷۱

فِی الصَّلَاۃِ.❶

ترجمہ: دل میں خشوع یہ ہے کہ تو مسلمان بھائی کے اپنا کندھا نرم کرے اور نماز میں اپنی توجہ کسی اور طرف نہ پھیرے۔

## ایمان والے نماز میں دائیں بائیں متوجہ نہیں ہوتے

۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے اس قول ’’الَّذِینَ هُمْ فِی صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ‘‘ کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَانُوْا إِذَا قَامُوْا فِی الصَّلَاة اِقْبَلُوا عَلَى صَلَا تِهِمْ وَخَفِضُوْا أَبْصَارَهُمْ إِلَى مَوضِعِ سُجُوْدِهِمْ وَعَلِمُوْا أَن اللَّهَ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالاً.❷

ترجمہ: یہ لوگ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو اپنی نمازوں پر توجہ کرتے ہیں اور اپنی نگاہوں کو اپنی سجدگاہوں کی طرف جھکاتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ اللہ ان پر متوجہ ہے تو دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں۔

## منافقانہ خشوع سے پناہ مانگو

۴......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ فرماتے ہیں:

تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ.

ترجمہ: اللہ سے منافقانہ خشوع سے پناہ مانگو۔

کہا گیا منافقانہ خشوع کیا ہے؟ فرمایا:

أَنْ تَرَى الْجَسَدَ خَاشِعًا وَالْقَلْبَ لَيْسَ بِخَاشِعٍ.❸

ترجمہ: جسم کے اعضاء پر خشوع ظاہر کیا جائے اور دل میں خشوع نہ ہو۔

❶الزهد لوكيع: باب السمت الحسن والخشوع، ص ۵۹۹، الرقم: ۳۲۸

❷الدر المنثور: سورة المؤمنون، ج ٦ ص ۸۴

❸مصنف ابن أبی شيبة: كتاب الزهد، ما قالو فی البكاء من خشية اللّٰه، ج۷ ص ۲۴۳، رقم الحديث: ۳۵۷۱۱

## دل میں خشوع ہوتو اعضاء میں حرکت نہیں ہوتی

۵......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو نماز میں داڑھی سے کھیلتا ہوا دیکھا تو فرمایا:

لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هَذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ. ❶

ترجمہ: اگراس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔

## خشیت الٰہی اور نگاہوں کا جھکنا خشوع کی علامت ہے

۶......حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْخُشُوعِ فِی الْقَلْبِ هُوَ الْخَوْفُ وَغَضُّ الْبَصَرِ فِی الصَّلَاةِ. ❷

ترجمہ: دل میں خشوع یہ ہے کہ خوف ہواور نماز میں نگاہیں جھکیں ہوئی ہوں۔

## ظاہری وباطنی تمام اعضاء کو نماز میں متوجہ رکھیں

۷......امام اوزاعی رحمہ اللہ سے خشوع کے متعلق پوچھا گیا،تو ارشادفرمایا:

غَضُّ الْبَصَرِ،وَخَفْضُ الْجَنَاحِ،وَأَنِينُ الْقَلْبِ وَهُوَ الْحُزْنُ. ❸

ترجمہ: نگاہیں نیچے رکھنا، عاجزی کا بازو بچھانا اور دل کا نرم ہونا، یہی غم ہے۔

## مکمل توجہ نماز کی طرف ہو یہ خشوع ہے

۸......حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے نماز میں خشوع کے متعلق پوچھا گیا،تو آپ نے فرمایا:

إِجْماعُ الْهَمِّ فِی الصَّلَاةِ لِلصَّلَاةِ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ شُغْلٌ سِوَاهُ. ❹

❶ الزهد والرقاق لابن المبارك:باب فضل ذكر الله عز وجل،ص ۴۱۹،الرقم:۱۱۸۸

❷ الدر المنثور:سورة المؤمنون،ج۶ ص ۸۴

❸ شعب الإيمان:الصلاة ،ج۴ص ۵۱۲،الرقم: ۲۹۰۰

❹ شعب الإيمان:الصلاة ،ج۴ص ۵۱۲،الرقم: ۲۸۹۹

ترجمہ: تمام ہمتوں کو نماز میں نماز کے لیے جمع کردینا حتی اس کے سوا کوئی شغل نہ ہو۔

## شیطان خشوع والے شخص کے قریب نہیں آتا

۹......حضرت سہل تستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَمْ يَقْرَبْ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. ❶

ترجمہ: جس کے دل میں خشوع پیدا ہوجائے تو شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔

## نماز پڑھنے والا امورِ دنیا سے نکل چکا ہے

۱۰......ایک بزرگ کا قول ہے:

اَلصَّلاةَ مِنَ الْآخِرَةِ فَإِذَا دَخَلْتُ فِيهَا خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا. ❷

ترجمہ: نماز آخرت میں سے ہے، جب تم اس میں داخل ہوئے تو دنیا سے باہر چلے گئے۔

## نماز سے زیادہ کوئی محبوب چیز نہیں کہ میں اُسے یاد کروں

۱۱......ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا: کیا آپ نماز میں کسی چیز کو یاد کرتے ہیں؟ فرمایا:

وَهَلْ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَذْكُرَهُ فِيهَا. ❸

ترجمہ: کیا کوئی چیز مجھے نماز سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے یاد کروں؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَّبْدَأَ بِحَاجَتِهِ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلَاةِ لِيَدْخُلَ فِي الصَّلَاةِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ. ❹

---

❶ مدارج السالكين: فصل منزلة الخشوع، ج ١ ص ٥١٧

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الثالث، ج ١ ص ١٧١

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الثالث، ج ١ ص ١٧٢

❹ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الثالث، ج ١ ص ١٧٢

ترجمہ: آدمی کے فقیہ ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ نماز سے پہلے تمام ضروریات سے فارغ ہولے تاکہ نماز میں اس کا دل ہر طرح کے تصورات اور خیالات سے آزاد ہو۔

## علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک خشوع خضوع کی اہمیت وتاکید

۱۲......شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ خشوع واجب ہے اور اس کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ قرآن کے بموجب نماز صرف خاشعین پر بھاری نہیں، غیر خاشعین پر بھاری ہے، تو اس میں خشوع نہ کرنے والوں کی مذمت ہے اور مذمت ترکِ واجب یا ارتکاب حرام پر ہوتی ہے، تو یہ مذمت خشوع کے وجوب کی دلیل ہے۔ اسی طرح خاشعین کو کامیاب اور تنہا جنت الفردوس کا وارث قرار دیا گیا ہے، اس سے بھی وجوب مترشح ہوتا ہے، اب جو سجدہ جلدی جلدی کرتا ہے اور کوے کی طرح چونچ مارتا ہے، وہ سجدہ میں خشوع نہیں کرتا، جو رکوع میں ٹھیک سے سر اٹھائے اور کھڑے ہوئے بغیر سجدہ میں چلا جاتا ہے وہ رکوع میں خشوع نہیں کرتا، خشوع نہ کرنے والے کی مذمت احادیث میں بھی آئی ہے، ان سب سے خشوع کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ❶

## اذان اور فرض نماز کے درمیان مسنون نمازیں اور وقفہ کی وجہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں: اذان اور فرض کے درمیان جو پندرہ یا زیادہ منٹ کا وقفہ رکھا جاتا ہے، یہ وقفہ اس لئے رکھا جاتا ہے تاکہ اس وقفہ کے دوران انسان یہ ساری تمہیدات پوری کر سکے یعنی اطمینان سے وضو کرے، پھر تحیّۃ الوضو اور تحیّۃ المسجد اطمینان سے اداء کرے، پھر سنتیں اداء کرے۔ اِن سب تمہیدات کے بعد جب فرض نماز کیلئے کھڑا ہوگا تو ان شاء اللہ خشوع، یکسوئی اور اللہ تعالی کی طرف توجہ حاصل ہوگی۔ ❷

❶ مجموع الفتاوی: الصلاۃ، الخشوع فی الصلاۃ، ج ۲۲ ص ۵۵۴

❷ اصلاحی خطبات: نماز میں آنے والے خیالات، ج ۱۴، ص ۲۳۳، ۲۳۴

## خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جارہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے میٹھے پر آ بیٹھی، کچھ کھایا پھر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخر کار ریشم کے کیڑے کی طرح مرگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع وخضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں ٹیلی پیتھی میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہپناٹزم میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں یوگا میں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔ اور اس وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ❶

ایک ماہر نفسیات (Pcshycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع وخضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

---

❶ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ج ۱ ص ۱۸۰

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔ میں نے کہا میرا صرف اورصرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں اس دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے (1/3) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نماز پڑھتے وقت کیفیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے:

**يُسْمَعُ وَجِيْبُ قَلْبِهِ عَلَى مِيْلَيْنِ.** ❶

ترجمہ: انکے دل کی اضطراب کی آواز دو میل کے فاصلے سے سنی جاسکتی تھی۔

## کس شخص کی نماز قبول ہوتی ہے

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی مناجات کے دوران یہ الفاظ کہے: اے اللہ! تو کس کی نماز قبول کرتا ہے؟ اللہ نے وحی کے ذریعہ داؤد علیہ السلام کو مطلع کیا کہ اے داؤد!

**إنما يسكن بيتي وأقبل الصلاة منه من تواضع لعظمتي وقطع نهاره بذكري وكف نفسه عن الشهوات من أجلي يطعم الجائع ويؤوي الغريب ويرحم المصاب فذلك الذي يضيء نوره في السموات كالشمس إن دعاني لبيته وإن سألني أعطيته أجعل له في الجهل حلماً وفي الغفلة ذكراً وفي الظلمة نوراً وإنما مثله في الناس كالفردوس في أعلى الجنان لا نيبس أنهارها ولا تتغير ثمارها.** ❷

ترجمہ: میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں اور وہ شخص میری جنت میں رہے گا جو میری

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ا ص ١٥٠

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ا ص ١٥١

عظمت کے سامنے تواضع اختیار کرے، اپنا دن میری یاد میں گزارے، اپنے نفس کو شہوات سے روکے، میری رضا جوئی کیلئے بھوکے کو کھانا کھلائے، مسافر کو پناہ دے اور مصیبت زدہ پر رحم کرے، یہی وہ شخص ہے جسکا نور آسمانوں میں سورج کی طرح چمکتا ہے، جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں، جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں، جہل کو میں اس کے لیے علم، غفلت کو ذکر اور تاریکی کو روشنی کر دیتا ہوں، لوگوں میں اسکا وہ مقام حاصل ہے جو جنت الفردوس کو حاصل ہے نہ کہ اسکی نہریں خشک ہوتی ہیں اور نہ اسکے میوے خراب ہوتے ہیں۔

## حضراتِ صحابہ کرام کے نماز میں خشوع خضوع کے واقعات

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کے وقت کیفیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب کسی فرض نماز کا وقت آتا تو انکے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور عجیب قسم کی کیفیت ہو جاتی، لوگ عرض کرتے امیر المؤمنین کیا ہوا؟ فرماتے:

**جَاءَ وَقْتُ أَمَانَةٍ عَرَضَهَا اللّٰهَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلْتَهَا.** (1)

ترجمہ: اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ گیا جو اللہ نے آسمانوں پر، زمین پر، پہاڑوں پر پیش کی تو ان سب نے اس امانت کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔

### حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھتے وقت کیفیت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے، آپ کے اوپر بیٹھ جاتے

(1) إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ١ ص ١٥١

کیوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر وخوف، ہیبت وعظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے:

كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُودٌ مِنَ الْخُشُوعِ. ❶

حضرت ابن مُنکدِر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَوْ رَأَيْتَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يُصَلِّي لَقُلْتَ: غُصْنُ شَجَرَةٍ يُصَفِّقُهَا الرِّيحُ، وَإِنَّ الْمَنْجَنِيقَ لَيَقَعُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا مَا يُبَالِي. ❷

ترجمہ: اگر تم حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لو تو تم کہو گے کہ کسی درخت کی ٹہنی ہے جسے ہوا ہلا رہی ہے اور منجنیق کے پتھر ادھر ادھر گرا کرتے تھے، لیکن وہ نماز میں ان پتھروں کی بالکل پروا نہ کرتے۔

## حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نماز میں خشوع وخضوع

حضرت واسع بن حبّان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر عنہما نماز میں یہ چاہتے تھے کہ ان کے جسم کی ہر چیز قبلہ رخ رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے انگوٹھے کو بھی قبلہ رخ رکھتے تھے۔

حضرت طاوس رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ مُصَلِّيًا كَهَيْئَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَشَدَّ اسْتِقْبَالًا لِلْكَعْبَةِ بِوَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ وَقَدَمَيْهِ. ❸

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: كتاب الصلاة، باب من كان يقول في الصلاة: لا تتحرك، ج ۲ ص ۱۲۵ رقم الحديث: ۷۲۴۵

❷ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، عبد اللّٰه بن الزبير رضي اللّٰه عنه، ج ۱ ص ۳۳۵، ط: دار الكتاب العربي

❸ حلية الأولياء: ترجمة: عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما، ج ۱ ص ۳۰۴

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح نماز میں قبلہ رخ رہنے میں بہت زیادہ اہتمام کرتے ہوئے کسی کونہیں دیکھا۔ وہ نماز میں اپنا چہرہ، ہاتھ اور پاوں قبلہ رخ رکھنے کا سختی سے اہتمام کرتے تھے۔

## حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نماز میں خشوع خضوع

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**إِنِّی لَا آلُو أَنْ أُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِنَا. قَالَ ثَابِتٌ: کَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَصْنَعُ شَیْئًا لَمْ أَرَکُمْ تَصْنَعُونَهُ کَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ قَامَ حَتَّی یَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِیَ، وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتَّی یَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِیَ. ❶**

ترجمہ: میں اس بات میں کمی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھا ہے۔ ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسا عمل کرتے تھے کہ میں نے تم لوگوں کو وہ عمل کرتے نہیں دیکھا، وہ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اتنا کھڑا رہتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ (سجدہ کرنا) بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے۔

# اسلافِ امت کے نماز میں خشوع خضوع کے واقعات

## امام ابن جریج رحمہ اللہ کا نماز میں خشوع وخضوع

عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**مَارَأَیْتُ أَحْسَنَ صَلَاةً مِنِ ابْنِ جُرَیْجٍ کَانَ یُصَلِّی، وَنَحْنُ خَارِجُونَ فَیُرَی**

❶ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب المکث بین السجدتین، رقم الحدیث: ۸۲۱

كَأَنَّهُ اسْطُوَانَةٌ وَمَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا. ❶

ترجمہ: میں نے ابن جریج سے بہتر نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا، وہ نماز پڑھتے اور ہم نماز سے باہر ہوتے تھے، ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کہ ایک ستون ہے، دائیں بائیں بالکل توجہ نہیں کرتے تھے۔

## امام عطاء رحمہ اللہ کا نماز میں خشوع خضوع اور طویل قیام

امام بن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَطَاءٌ بَعْدَمَا كَبِرَ وَضَعُفَ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ مِائَتَىْ آيَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ وَهُوَ قَائِمٌ مَا يَزُولُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَتَحَرَّكُ. ❷

ترجمہ: عطاء رحمہ اللہ جب بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو سو آیات سورہ بقرہ سے پڑھتے اور ایسے کھڑے ہوتے کہ اپنی جگہ نہ ہلتے اور نہ کوئی حرکت کرتے۔

## امام زاذان رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع وخضوع

امام زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ زَاذَانَ يُصَلِّي كَأَنَّهُ جِذْعٌ قَدْ حُفِرَ لَهُ. ❸

ترجمہ: میں نے زاذان کو نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ کھجور کا ایک تنا ہو جسکو گاڑھ دیا گیا ہو۔

## امام عنبس بن عقبہ رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع حضوع

امام یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج٤ ص٥٠٧، رقم الحديث: ٢٨٨٤

❷ الزهد لأحمد: ص٣٠٥، الرقم: ٢٢١٠

❸ صفة الصفوة: الطبقة الأولى، ترجمة: زاذان أبو عمرو ومولى كندة، ج٢ ص٣٤، رقم الترجمة: ٤٠٢

كَانَ الْعَنْبَسُ بْنُ عُقْبَةَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ جِذْمُ حَائِطٍ، وَكَانَ إِذَا سَجَدَ وَقَعَتِ الْعَصَافِيرُ عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ طُولِ سُجُودِهِ. ❶

ترجمہ: عنبس بن عقبہ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ایسا لگتا گویا کہ دیوار کا ایک ٹکڑا ہے، جب سجدہ کرتے تو طویل سجدہ ہونے کی وجہ سے اِن کی پیٹھ پر پرندے بیٹھ جاتے تھے۔

## امام زین العابدین رحمہ اللہ کی نماز کے وقت کیفیت

امام زین العابدین رحمہ اللہ کی وضو کے وقت رنگ تبدیل ہوجاتا اور عجیب کیفیت ہوجاتی تھی، گھر والے پوچھتے: وضو کے وقت آپ کو کیا ہوجاتا ہے؟ فرماتے:

أَتَدْرُوْنَ بَيْنَ يَدَيَّ مَنْ أُرِيْدُ أَنْ أَقُوْمَ. ❷

ترجمہ: کیا تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ مجھے کس کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔

## حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع وخضوع

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی (ڈاکو) گھر میں داخل ہوا اور گھر والے گھبرا کر اس کے ارد گرد جمع ہوگئے، جب گھر والے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے، تو مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی اہلیہ ان سے کہنے لگیں: یہ شامی گھر میں داخل ہوا ہم سب لوگ گھبرا گئے آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی، فرمانے لگے: ''مَاشَعَرْتُ'' مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔

حضرت میمون بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التفات کرتے نہیں دیکھا نہ کم نہ زیادہ، بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہوگئی

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۴ ص ۵۰۹، الرقم: ۲۸۹۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب اسرار الصلاة، الباب الاول، ج ۱ ص ۱۵۱

جس سے بازار والوں میں کھلبلی مچ گئی، مگر مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز میں اس قدر منہمک تھے کہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انھیں کچھ پتہ نہ چلا۔

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انھیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں لگتا گویا کہ وہ پڑا ہوا ایک بے حس وحرکت کپڑا ہے۔ ❶

## نماز کے دوران شیر آیا لیکن نماز نہیں توڑی

حضرت جعفر بن زید رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں، میں کابل کی لڑائی میں تھا اور لشکر میں حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے، رات ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ آج رات میں دیکھوں گا کہ صلہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ لشکر سو گیا تو وہ لشکر سے علیحدہ گئے، انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، اسی دوران ایک شیر آیا اور آ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں ڈر کے مارے درخت پر چڑھ گیا اور سارا منظر دیکھتا رہا۔ حضرت صلہ شب بھر نماز پڑھتے رہے اور شیر ان کے سامنے بیٹھا رہا، جب سلام پھیرا تو شیر سے کہا ”اَیُّھَاالسَّبُعُ اُطْلُبِ الرِّزْقَ مِنْ مَکَانٍ آخَرَ“ ترجمہ: اے شیر! کہیں اور سے اپنے لیے رزق تلاش کر۔ یہ سن کر شیر چلا گیا، اور وہ اس طرح دھاڑ رہا تھا گویا کہ پہاڑ اس سے لرز جائیں، پھر حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ مسلسل نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر انہوں نے اللہ رب العزت کی ایسی حمد وثناء کی جو میں نے کبھی کسی سے نہیں سنی تھی۔ ❷

❶ حلية الأولياء: ترجمة: مسلم بن يسار، ج۲ ص ۲۹۰، ۲۹۱

❷ حلية الأولياء: ترجمة: صلة بن أثيم، ج۲ ص ۲۴۰/المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک: سنة خمسين وسبعين، ج۶ ص ۱۷۰

## نماز کے دوران ٹانگ کاٹ دی گئی احساس نہ ہوا

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعہ میں شمار ہوتا تھا، بڑے عابد وزاہد اور کبار تابعین میں سے تھے، روزانہ دن کو قرآن میں دیکھ کر ربع قرآن تلاوت کرتے اور پھر رات تہجد کی نماز میں اس قدر تلاوت فرماتے۔ نماز میں ان خشوع اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا، وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دواء پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل وفکر زائل ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی ٹیس ودرد سے بچ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا: بالکل نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کرلیں مجھے اس کا ان شاء اللہ احساس نہیں ہوگا:

أَنَّهُمْ قَطَعُوهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَشْعُرْ لِشُغْلِهِ بِالصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: تو طبیبوں نے ان کے پاؤں کو نماز کے دوران کاٹا اور انہیں نماز میں مشغولی کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلا۔

## جو حور عین سے نکاح چاہتا ہے وہ کنکریوں سے نہیں کھیلتا

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کنکریوں سے کھیل رہا ہے اور یہ دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ! میرا نکاح حور عین سے کیجئے، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا:

بِئْسَ الْخَاطِبُ أَنْتَ تَخْطُبُ الْحُوْرَ الْعِيْنَ وَأَنْتَ تَعْبَثُ بِالْحَصَى. ❷

❶ البداية والنهاية: سنة أربع وتسعين، ج ۹ ص ۱۲۰

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۵۱

ترجمہ: اے شخص! تو اچھا دولہا نہیں ہے، نکاح حورعین سے چاہتا ہے اور کنکریوں سے کھیل رہا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ نماز کے ذریعہ خدا کی قربت چاہنے والوں کو بھی ایسا عمل نہ کرنا چاہیے جو اسکی شایان شان نہ ہو۔)

## جولوگ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں وہ مکھیوں سے پریشان نہیں ہوتے

حلف بن ایوب رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ کیا نماز میں تمہیں مکھی نہیں ستاتی کہ تم اسے ہٹاؤ، فرمایا کہ میں اپنے نفس کو کسی ایسی چیز کا عادی نہیں بنانا چاہتا جو میری نماز کو فاسد کر دے، پوچھنے والے نے کہا: تم صبر کیسے کر لیتے ہو؟ فرمایا:

**بلغني أن الفساق يصبرون تحت أسواط السلطان ليقال فلان صبور ويفتخرون بذلک فأنا قائم بين يدی ربی أفأتحرک لذبابة.** ❶

ترجمہ: میں نے سنا ہے کہ فاسق اور مجرم شاہی کوڑوں کے سامنے اُف نہیں کرتے، میں تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوں (جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے) تو کیا اس مکھی سے پریشان ہو جاؤں۔

## حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ کا تیس سال سے نماز ادا کرنے کا طریقہ

حضرت عاصم بن یوسف رحمہ اللہ سے حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے پوچھا، آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں تاکہ کوئی سنت اور مستحب رہ نہ جائے، اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز پر آکر تھوڑی دیر بیٹھ جاتا ہوں تاکہ تمام اعضاء پرسکون ہو جائیں، پھر کھڑا ہوتا ہوں، کعبہ شریف کو اپنے سامنے، رب العالمین کو اپنے سر پر، جنت کو اپنی دائیں طرف اور دوزخ

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۵۱

کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔

پھر نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں، بڑی تعظیم سے اللہ اکبر کہتا ہوں، نہایت ادب کے ساتھ قراءت کرتا ہوں، نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، انتہائی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں، پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، اور اللہ کے ڈر وخوف کو دل میں رکھتا ہوں، اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں۔

اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں، اور پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں۔ عاصم بن یوسف رحمہ اللہ یہ باتیں سن کر رونے لگے اور افسوس کے ساتھ کہنے لگے، ہائے ہم نے تو اس طرح کی ایک نماز بھی کبھی ادا نہیں کی۔ ❶

## بھڑ نے سترہ مرتبہ ڈسا لیکن نماز نہیں توڑی

امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) کی نماز میں خشوع وخضوع کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دن نماز سے فارغ ہو کر پاس والوں سے کہنے لگے:

**اُنظُرُوا أَيشَ هَذَاالَّذِیْ آذَانِیْ فِیْ صَلَاتِیْ؟ فَنَظَرُوا فَإِذَاالزَّنْبُوْرُ قَدْ وَرَمَهُ فِیْ سَبْعَةِ عَشَرَ مَوْضِعًا وَلَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهُ.** ❷

ترجمہ: میری قمیص میں دیکھو کوئی چیز تو نہیں؟ دیکھا تو زنبور (بھڑ) تھا، سترہ جگہ پشت پر

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۵۱ / روح البيان فی تفسير القرآن، سورہ بقرہ آیت نمبر۳ کی تفسیر میں، ج۱ص۳۳

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، ج ۲ ص ۱۲ /تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: محمدبن اسماعيل، ج ۵۲، ص ۷۹

کاٹا تھا، پوری پیٹھ سوج گئی تھی، (جب امام سے کہا گیا کہ آپ نے اتنی دیر کاٹنے کا موقع ہی کیوں دیا، پہلی ہی بار نماز چھوڑ دیتے؟ فرمانے لگے: ایک سورت شروع کی تھی، میں چاہ رہا تھا کہ وہ پوری کردوں) اس لیے نماز نہیں توڑی۔

## کیا تمہیں اپنے رب سے کچھ مانگنا نہیں ہے

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ تعالی نماز ہی میں نفس کی راحت، آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتے تھے اور نماز کی حالت میں ایسا محسوس کرتے کہ وہ دنیا میں رہ کر بھی جنت کی زمین پر ہیں، اسی وجہ سے وہ بہت اچھی نماز پڑھتے تھے اور نماز کے تمام ارکان اور شعائر کی ادائیگی مکمل یقین کے ساتھ کرتے تھے اور انتہائی لمبی لمبی نماز میں پڑھتے تھے۔ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک آدمی کو تیز تیز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلا کر کہنے لگے:

أَمَا كَانَتْ لَكَ اِلَى رَبِّكَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى حَاجَةً؟

ترجمہ: بیٹے! کیا تمہیں اپنے رب سے کوئی چیز مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر خود ہی کہنے لگے:

وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِيْ صَلَاتِيْ حَتَّى أَسْأَلَهُ الْمِلْحَ. ❶

ترجمہ: اللہ کی قسم! میں تو اپنے رب سے اپنی نماز میں ہر چیز مانگتا ہوں یہاں تک کہ نمک بھی۔

## امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع خضوع

امام ابوبکر الصبغی رحمہ اللہ امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فَمَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْهُ، لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ زُنْبُوراً قَعَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ،

❶ صفة الصفوة :ترجمة:عروة بن الزبيربن العوام، ج ۱ ص ۳۵۰

فَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجهِهِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ.

ترجمہ: میں نے ان سے زیادہ بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، بھڑ ان کی پیشانی پر ڈنگ مارتی رہی جس سے چہرے پر خون بہتا رہا لیکن انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی۔

امام محمد بن یعقوب اخرم رحمہ اللہ امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

لَقَدْ كُنَّا نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ صَلاتِهِ وَخُشُوعِهِ وَهَيْئَتِهِ للصَّلاةِ، كَانَ يَضَعُ ذَقْنَهُ عَلَى صَدْرِهِ، فَيَنْتَصِبُ كَأَنَّهُ خشبَةٌ مَنصوبَةٌ. ❶

ترجمہ: ہم انکے خشوع خضوع اور بہترین طریقہ اور ہیئت پر نماز پڑھنے سے متعلق تعجب کرتے ہیں، یہ نماز کے دوران اپنی ٹھوڑی سینے پہ لگا لیتے اور ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں گویا کہ کوئی لکڑی کا ستون ہے۔

## حضرت سعید تنوخی کی نماز پڑھتے وقت کیفیت

حضرت سعید تنوخی رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے:

لَمْ تَنْقَطِعِ الدُّمُوْعُ مِنْ خَدْيهِ عَلَى لِحْيَتِهِ. ❷

ترجمہ: انکے آنسو گالوں سے ڈاڑھی کے بالوں کو تر کرتے ہوئے گرتے رہتے تھے۔

## دل میں خشوع ہو تو اعضاء پرسکون ہوتے ہیں

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنی نماز میں ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا، تو سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے فرمایا:

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: مُحَمَّدُ بنُ نَصْرِ بنِ الحَجَّاجِ المَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ج ۱۴ ص ۳۶

❷ إحياء علوم الدين: كتاب اسرار الصلاة، الباب الاول، ج ۱ ص ۱۵۰

لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هَذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ. ❶

ترجمہ: اگراس شخص کے دل میں خشوع ہوتا تو اسکے اعضاء جھکے ہوئے ہوتے۔

## عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا نماز میں خشوع وخضوع

عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ بھی خاشعین میں سے تھے۔ چنانچہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کسی بھی چیز سے ان کے خشوع میں فرق نہ آتا، چاہے لڑکیاں دف بجارہی ہوں، یا عورتیں باتیں کررہی ہوں، نہ وہ دف کی آواز سنتے اور نہ عورتوں کی گفتگو سمجھتے۔ ایک روز کسی نے ان سے کہا کہ نماز میں تمہارا نفس تم سے کچھ کہتا ہے؟ فرمایا: ہاں! فقط ایک بات اور وہ یہ کہ قیامت کے روز خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہوگا اور دو مکانوں میں سے ایک طرف واپسی ہوگی، عرض کیا گیا: ہم آخرت کے امور سے متعلق دریافت نہیں کررہے ہیں، بلکہ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو باتیں ہمارے دل میں گزرتی ہیں، آیا تمہارے دل میں بھی ان کا خیال پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا: اگر نیزے میرے جسم کے آر پار کردیے جائیں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس سے کہ نماز میں وہ امور معلوم کروں جو تم اپنے دلوں میں پاتے ہو، نیز فرماتے:

لَوْ كَشَفَ الْغِطَاءَ مَاازْدَدتُّ يَقِيناً. ❷

اگر پردہ اٹھالیا جائے تو میرے یقین میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔

## نماز اور تعلق مع اللہ کی وجہ سے بھیڑیوں کا بکریوں پر حملہ نہ کرنا

حضرت عبداللہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین رات اللہ سے یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے بتادے کہ کل جنت میں میرا ساتھی کون ہوگا؟ تیسری رات مجھے ہاتف سے آواز آئی کہ تمہاری جنت میں ساتھی میمونہ ولیہ ہوگی جو کہ کوفہ میں رہتی ہے۔

---

❶ الزهد والرقائق لابن المبارك: باب فضل ذكر الله عز وجلّ، ص ۴۱۹، الرقم: ۱۱۸۸

❷ إحياء علوم الدين : كتاب اسرار الصلاة، الباب الثالث، ج ۱ ص ۱۷۱

میں کوفہ گیا اور میمونہ کا دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو ایک دیوانی عورت ہے جو ہماری بکریاں چرانے جایا کرتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے۔

میں نے چراہ گاہ کا پتہ لیا اور شہر سے باہر جنگل میں نکلا، دیکھتا کیا ہوں کہ میمونہ نماز پڑھ رہی ہے اور بکریاں کچھ بھیڑیئے ملے جلے پھر رہے ہیں۔ نہ بکریاں بھیڑیوں سے ڈرتی ہیں اور نہ بھیڑیئے بکریوں پر حملہ کرتے ہیں۔ میں وہاں بیٹھ گیا اتنے میں میمونہ نے سلام پھیرتے ہی کہا۔

اے عبداللہ! وہ وعدہ تو جنت میں ملنے کا ہے یہاں نہیں۔ میں نے کہا تمہیں میرا نام کس نے بتایا؟ وہ بولی جس نے تمہیں میرا پتہ بتایا۔ میں نے کہا یہ تو بتاؤ کہ ان بھیڑیوں نے بکریوں سے صلح کب سے کر لی ہے۔ اس نے کہا:

فَإِنِّیْ أَصْلَحْتُ مَابَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِیْ فَأَصْلَحَ بَیْنَ الذِّئَابِ وَالْغَنَمِ. ❶

ترجمہ: میں نے اپنے اور اللہ کے درمیان صلح کر لی، پس اللہ تعالی نے بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح کرالی۔

## ایک عورت کی نماز میں خشوع وخضوع

ایک عورت نے گھر کا تنور جلایا، جلا کر نماز پڑھنے لگی اور خیال یہ تھا کہ نماز پڑھ کر روٹی پکاؤں گی، اس عورت کا دو ڈھائی سال کا بچہ گھر میں کھیل رہا تھا، شیطان آیا اور اس بچہ کو تنور کے قریب لا کر اس نمازی عورت کے پاس آ کر کہنے لگا: دیکھ! تیرا شیر خوار بچہ تنور کے قریب چلا گیا تو نماز توڑ کر بچہ کو وہاں سے اٹھا لے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بچہ تنور میں گر کر جل جائے، اس عورت نے بالکل خیال نہیں کیا، بدستور نماز پڑھتی رہے،

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عقلاء المجانين المتعبدات الكوفيات، ترجمة: ميمونة السوداء، ج۲ ص ۱۱۵

شیطان کو بہت غصہ آیا اور بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا، اور آ کر اس عورت سے کہنے لگا کہ تو نماز پڑھ رہی ہے اور تیرا بچہ تنور میں گر گیا، جلدی جا کر اس کو تنور سے نکال لے۔ شاید ابھی تک زندہ ہو اور سسکتا ہوا مل جائے، اری کم بخت بیوقوف! نماز تو پھر بھی پڑھ سکتی ہے، اگر بچہ مر گیا تو پھر نصیب نہ ہوگا، شیطان نے اپنی طرف سے بہت کچھ کہا لیکن اس عورت پر بالکل اثر نہ ہوا وہ بدستور بے خودی اور محویت کے عالم میں نماز پڑھتی رہی، شیطان عورت کی ثابت قدمی دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا، اور وہاں سے اپنا کالا منہ لے کر چلا گیا، جب یہ عورت نماز سے فارغ ہوئی تو نہایت اطمینان کے ساتھ تنور کے پاس گئی، دیکھا کہ بچہ تنور میں پڑا ہوا ہے آگ بھڑک رہی ہے اور بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے۔ ایک انگارہ بچہ نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو وہ انگارہ یاقوت بن گیا۔ (اللہ رب العزت نے محض اپنی قدرت سے انگاروں کو یاقوت اور زمرد کی صورت میں تبدیل کر دیا تھا اور وہ بچہ ان سے کھیل رہا تھا۔) ❶

## عبادت وریاضت اور گریہ وزاری کے سبب ایک عابدہ خاتون کی حالت

حضرت خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دخلنا على رحلة العابدة وكانت قد صامت حتى اسودت وبكت حتى عميت وصلت حتى أقعدت وكانت تصلى قاعدة فسلمنا عليها ثم ذكرناها شيئا من العفو ليهون عليها الأمر قال فشهقت ثم قالت علمى بنفسى قرح فؤادى وكلم كبدى والله لوددت أن الله لم يخلقنى ولم أك شيئا مذكورا ثم أقبلت على صلاتها. ❷

❶ الجواهر فى عقوبة أهل الكبائر: ص ١٥، ١٦

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ٤ ص ٤١٦

ترجمہ: ہم رحلہ عابدہ کے یہاں گئے انہوں نے اتنے روزے رکھے تھے کہ سیاہ پڑ گئی تھیں، اوراس قدر آنسو بہائے تھے کہ آنکھوں سے محروم ہوگئی تھیں، اوراس قدر نوافل پڑھتی تھیں کہ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی تھیں ۔ جس وقت ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے وہ بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں ۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور اللہ تعالی کے عفو وکرم اور فضل واحسان پر گفتگو کی تا کہ وہ اپنے نفس پر قدرے نرمی کریں۔ ہماری بات سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگیں کہ میں اپنے نفس سے زیادہ واقف ہوں، اس لئے میرا دل زخمی ہے اور کلیجہ چھلنی ہے۔ سوچتی ہوں کہ کاش اللہ تعالی مجھے پیدا نہ فرماتا اور میں کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتی، پھر وہ نماز پڑھنے لگ گئیں۔

## ہر آنے والے دن اور رات کو آخری سمجھ کر عبادت کرنے والی خاتون

محمد بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کا شمار اپنے وقت کی نامور عبادت گزار خواتین میں ہوتا تھا۔ جب دن کی روشنی پوری دنیا کو منور کر دیتی تو یہ فرماتیں کہ یہی وہ دن ہے جس کا مجھ کو انتظار تھا اور یہی وہ دن ہے کہ میں جس میں دنیا سے سفر کروں گی ، یہ کہہ کر وہ اللہ کی بندی پورا دن عبادت میں گزار دیتی تھی ، اور جب شام آجاتی اور تاریکی کا راج بڑھنے لگتا تو وہ فرماتیں ، شاید یہی وہ رات ہے جو میرے لئے مقدر ہے۔ پھر وہ عبادت میں مشغول ہو جاتی تھیں حتی کہ صبح کی سفیدی نمودار ہونے لگتی ، اور جب موسم سرما کی آمد ہوتی تو وہ خاتون اپنا لباس بہت ہی ہلکا کر دیتی تھیں تا کہ سردی نیند کو روکے رہے۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ اسلاف کی نماز میں کس قدر خشوع وخضوع تھا، اس

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله، ج ٢ ص ٢٤٠

لئے نماز میں خشوع وخضوع کا خوب اہتمام ہونا چاہیے، ہر نماز اس طرح پڑھیں گویا وہ زندگی کی آخری نماز ہے ،نماز اس طرح ہو کہ دل کو سکون وطمینان مل جائے ،ایسی نماز پڑھیں کہ نماز ہمارے لیے دعا کرے،جیسا کہ ماقبل میں حدیث میں گزر گیا ہے، ایسی نماز نہ ہو جو ہمارے منہ پر ماردی جائے ،اور وہ نماز ہمارے لیے بدعاء کرے کہ اے اللہ! تو اس کو اس طرح ضائع کردے جس طرح اس نے مجھے ضائع کر دیا۔

اللہ رب العزت ہم سب کو پانچ وقت نماز باجماعت خشوع خضوع کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

# ۴......باجماعت نماز کی اہمیت وفضیلت اوراسلافِ امت کا تکبیر اولیٰ کا اہتمام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِیَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِيکَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰہُ تبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾(البقرة:۴۳)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿يَا مَرْيَمُ اقْنُتِی لِرَبِّکِ وَاسْجُدِی وَارْكَعِی مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ (آل عمران:۴۳)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ:مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِی جَمَاعَةٍ يُدْرِکُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ :بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ،وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.❶

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ:صَلَاةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ.❷

❶سنن الترمذی:أبواب الصلاة،باب ماجاء فی فضل التكبيرة الأولی، رقم الحديث: ۲۴۱

❷صحيح مسلم:كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب فضل صلاه الجماعةوبيان التشديد فی التخلف عنها،رقم الحديث: ۶۵۰

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا ذکر کیا اسمیں باجماعت نماز اور تکبیر اولی کیساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نماز پڑھنا تو ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے لیکن باجماعت نماز اور تکبیر اولیٰ کیساتھ پڑھنے کی الگ ہی فضیلت ہے، اس لئے باجماعت اور تکبیر اولیٰ کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں اسکی نہایت ترغیب آئی ہے۔

## قرآنِ کریم کی روشنی میں باجماعت نماز کی اہمیت ومقام

### جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ (البقرة: ۴۳)

ترجمہ: اور نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ۔

اس آیت سے مفسرین نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو ثابت کیا ہے، قاضی بیضاوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

**وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ أَيْ فِيْ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً لِمَافِيْهَامِنْ تَظَاهُرِ النُّفُوْسِ.** ❶

ترجمہ: اور نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ، یعنی ان کی جماعت کے ساتھ، کیونکہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے، اس لئے کہ اس میں باہمی تعاون ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

❶ تفسير البيضاوي: سورة البقرة آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ۱ ص ۷۷

وَثَانِيهَا: أَنَّ الْمُرَادَ صَلُّوا مَعَ الْمُصَلِّينَ، وَعَلَى هَذَا يَزُولُ التَّكْرَارُ لِأَنَّ فِى الْأَوَّلِ أَمَرَ تَعَالَى بِإِقَامَتِهَا وَأَمَرَ فِى الثَّانِى بِفِعْلِهَا فِى الْجَمَاعَةِ. ❶

ترجمہ: دوسرا مطلب یہ ہے کہ نماز، نماز پڑھنے والوں کے ساتھ پڑھو، اس مطلب کے لینے میں تکرار بھی ختم ہو جائے گا، گویا پہلی آیت میں اقامتِ صلوۃ کا حکم دیا اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کا حکم فرمایا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ پنج وقتہ جماعت ہر فرد پر سنت مؤکدہ ہے، جو بغیر شرعی عذر جیسے بیماری، سفر، بارش، آندھی، طوفان کے ترک نہیں کی جا سکتی ہے، اور تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر کل کے کل جماعت کے ترک پر اصرار کریں گے تو سب گنہگار ہوں گے کیونکہ یہ سنت شعارِ دین ہے۔ ❷

## میدان جنگ میں باجماعت نماز کا اہتمام

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا﴾

(النساء: ۱۰۲)

---

❶ التفسیر الکبیر: سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ۳ ص ۴۸۷

❷ تفسیر عزیزی: سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ا ص ۱۷۱

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھاؤ تو (دشمن سے مقابلے کے وقت اس کا طریقہ یہ ہے کہ) مسلمانوں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لے۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچھے ہو جائیں، اور دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو آگے آجائے، اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھے، اور وہ اپنے ساتھ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لے۔ کافر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ ایک دم تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیار اتار کر رکھ دو، ہاں اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ لے لو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لیے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں جماعت کی اہمیت وفضیلت

اس باب میں احادیث بکثرت آئی ہیں، جن سے جماعت کا لزوم، اس کی فضیلت اور تاکید نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے، اُن مین سے چند ایک احادیث درج ذیل ہیں:

### جو نماز میں شریک نہیں ہوتے ان کے گھروں کو جلادوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.** ❶

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جی چاہتا ہے کہ لکڑیوں

کے ڈھیر کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے اذان پکار دی جائے، اس کے بعد کسی کو لوگوں کا امام بنا دوں، پھر لوگوں کو چل کر دیکھوں اور جو اس وقت گھروں میں مل جائیں ان کو جلا ڈالوں، خدا کی قسم! ان کا حال یہ ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ موٹی ہڈی یا دو کُھر ہی مل جائیں گے تو پھر وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوں گے۔ ❶

اس حدیث میں ''الرجال'' سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو بے نمازی ہیں، بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو مسجد چھوڑ کر بغیر عذر شرعی اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، جیسا کہ ابوداود کی مندرجہ ذیل حدیث میں وضاحت ہے:

**لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِّنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ.** ❷

ترجمہ: بلاشبہ جی چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے پاس لکڑیاں ڈھیر لگا دیں، پھر میں ان میں جاؤں جو اپنے گھروں میں بلا عذر نماز پڑھتے ہیں ان کو گھر سمیت جلا ڈالوں۔

ان حدیثوں کے ضمن میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

**فلولا أن تخلفهم عن الصلوة في المسجد معصية كبيرة عظيمة لما هدرهم النبي صلى الله عليه وسلم وبحرق منازلهم.** ❸

ترجمہ: اگر مسجد میں جماعت کی نماز سے غیر حاضری گناہ کبیرہ نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھروں کو جلانے کی تہدید (دھمکی) نہ فرماتے۔

پہلی حدیث میں ''لشهد العشاء'' کا جملہ بتا رہا ہے کہ یہ تاکید اور ساتھ ہی تہدید

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ج ۱ ص ۱۳۱، رقم الحديث: ۶۴۴

❷ سنن أبي داود: كتاب الأذان، باب في التشديد في ترك الجماعة، ج ۱ ص ۱۵۰، رقم الحديث: ۵۴۹

❸ كتاب الصلاة لأحمد بن حنبل: ص ۲۱

وقتی نمازوں کے لئے بھی ہے، صرف یہ عشاء کی نماز کی تاکید کے لئے نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے۔

## جماعت کی نماز سے وہ پیچھے رہتا ہے جو منافق ہو

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ. وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِّنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.❶

ترجمہ: بلاشبہ ہمیں معلوم ہے کہ بجز کھلے ہوئے منافق یا بالکل نڈھال بیمار کے اور کوئی جماعت کی نماز سے نہیں بچھڑتا ہے، بلکہ جو بیمار بھی ہیں وہ بھی دو شخصوں کے سہارے چل کر نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں، اورانہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سنن ہدیٰ'' کی ہمیں تعلیم فرمائی اور بے شک اس مسجد میں نماز پڑھنا

❶ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ج ۱ ص ۴۵۳، رقم الحدیث: ۶۵۴

جس میں اذان دی جائے سنن ہدی میں سے ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ وہ کل (بعد موت) اللہ سے حالتِ اسلام پر ملے تو اس کو چاہیے کہ تمام نمازوں کے لئے جونہی اذان پکاری جائے مسجد میں حاضری دے، بے شک اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لئے سنن ہدی کو مشروع فرمایا ہے اور انہی میں سے نمازیں ہیں، اور اگر (کہیں) تم نے بھی منافق کی طرح گھروں میں ہی نماز پڑھ لی تو بالیقین تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک کردی، اور اگر تم نے (خدانخواستہ) ترکِ سنت کو عادت بنالیا تو پھر تمہاری گمراہی میں کوئی شبہ نہیں، جو بھی خوب پاک وصاف ہوکر کسی مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹاتا ہے، اور ہمیں یقین ہے کہ بغیر عذرِ شرعی بجز منافق اور کوئی جماعت کی نماز سے نہیں کتراتا، کیونکہ مؤمن مرد جو دوسروں کے سہارے بھی آسکتا ہے تو بھی آتا ہے اور صف میں مل کر نماز پڑھتا ہے۔

## اکیلے نماز پڑھنے والے پر شیطان غالب آتا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

**مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ. قَالَ السَّائِبُ: يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ: الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ.** ❶

ترجمہ: تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور پھر بھی وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۷

ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، پس تم جماعت کو لازم کرلو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہو۔

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ جماعت سے مراد نماز کی جماعت ہے۔

ان حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت کی نماز کی نہایت تاکیدیں آئیں ہیں، اس راہ میں مشقت ودقت کی پرواہ نہ کرنا چاہیے، تا آنکہ بیمار وغیرہ جیسے معذورین کے لئے مسجد پہنچنا ممکن ہو تو اس کے لئے بھی مستحب ہے کہ مسجد ہی آئے۔

ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی آپ تارکِ جماعت کو جلا کر مار ڈالتے اگر آپ کو عورتوں اور چھوٹے بچوں کا خیال نہ ہوتا۔ ❶

## باجماعت نماز کی فضیلت ستائیس گنا زیادہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ. ❷

ترجمہ: مرد کا جماعت کیساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہوتی ہے۔

اس حدیث میں جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ جماعت کیساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

❶مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبى هريرة رضي الله عنه، ج ۱۴ ص ۳۹۸، رقم الحديث: ۸۷۹۶

❷صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاه الجماعة وبيان التشديد فى التخلف عنها، رقم الحديث: ۶۵۰

## باجماعت نماز پڑھنے والوں کے لیے فرشتوں کی دعائیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**صَلاةُ الرَّجُلِ فِی جَمَاعَةٍ تَزِیدُ عَلَی صَلاتِهِ فِی بَیْتِهِ،وَصَلَاتِهِ فِی سُوقِهِ، بِضْعًا وَعِشْرِینَ دَرَجَةً،وَذَلِکَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ لا یَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ،لا یُرِیدُ إِلَّا الصَّلَاةَ،فَلَمْ یَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ،وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیئَةٌ،حَتَّی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ،فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلَاةِ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ هِیَ تَحْبِسُهُ،وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّونَ عَلَی أَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِی مَجْلِسِهِ الَّذِی صَلَّی فِیهِ، یَقُولُونَ:اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ،اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ،مَا لَمْ یُؤْذِ فِیهِ، مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیهِ.** (۱)

ترجمہ: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کا اپنے گھر میں نماز پڑھنے پر کچھ اوپر بیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور یہ اس لئے کہ تم میں سے کوئی جب وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد میں آتا ہے اسے نماز کے علاوہ کسی نے نہیں اٹھایا اور نہ ہی نماز کے علاوہ اس کا کسی چیز کا ارادہ ہے، تو کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے (ایک قدم) کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے رکھتی ہے، اور فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی اسی جگہ میں بیٹھا

(۱) صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وانتظار الصلاۃ، رقم الحدیث: ۶۴۹

رہتا ہے جس میں اس نے نماز پڑھی ہے، کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو (وہ فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔)

## عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا، تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

**مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ.** ❶

ترجمہ: جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا، اور جس آدمی نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس نے ساری رات قیام کیا۔

## باجماعت نماز پڑھنے والے پر شیطان غالب نہیں ہوتا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، فَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ.** ❷

---

❶ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والفجر في جماعة، رقم الحديث: ٦٥٦

❷ مسند أحمد: تتمه مسند الأنصار، ج٣٦ ص٣٥٨، رقم الحديث: ٢٢٠٢٩

ترجمہ: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھاٹیوں میں تنہا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، جماعت کو، عوام کو، اور مسجد کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

## اللہ تعالی باجماعت نماز سے خوش ہوتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلاَةِ فِي الْجَمِيعِ. ❶

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی باجماعت نماز سے خوش ہوتے ہیں۔

## باجماعت نماز میں برکت ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَرَكَةُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْجَمَاعَةِ، وَالثَّرِيدِ، وَالسُّحُورِ. ❷

ترجمہ: تین چیزوں میں برکت ہیں: جماعت میں، ثرید میں اور سحری کھانے میں۔

❶ المعجم الكبير: ج١٣ ص ٢٨٩، رقم الحديث: ١٤٠٦٠/قَالَ الْهَيْثَمِيُ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب في صلاة العشاء الآخرة والصبح في جماعة، ج٢ ص ٣٩، رقم الحديث: ٢١٤١/ قال المنذرى رواه الطبرانى من حديث ابن عمر بإسناد حسن، انظر: الترغيب والترهيب: ج ا ص ١٥٩، رقم الحديث: ٥٨٩

❷ المعجم الكبير: باب السين، ج٦ ص ٢٥١، رقم الحديث: ٦١٢٧/قال الألباني: حسن لغيره، انظر: صحيح الترغيب والترهيب: ج ا ص ٦١٩، رقم الحديث: ١٠٦٥

## باجماعت نماز میں نمازیوں کے کثرت سے اجروثواب میں اضافہ

حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**صَلاةُ رَجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلاةِ أَرْبَعَةٍ تَتْرَى، وَصَلاةُ أَرْبَعَةٍ يَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلاةِ ثَمَانِيَةٍ تَتْرَى، وَصَلاةُ ثَمَانِيَةٍ يَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلاةِ مِائَةٍ تَتْرَى.** ❶

ترجمہ: دو آدمیوں کی نماز جس میں ایک دوسرے کی امامت کرائے پے در پے پڑھی جانے والی آٹھ نمازوں سے اللہ کے ہاں بہتر ہے، اور چار اشخاص کی نماز جس میں ایک دوسرے کو جماعت کرائے لگاتار پڑھے جانے والی سو نمازوں سے اللہ کے ہاں بہتر ہے۔

## تکبیر اولی کا اہتمام کرنے پر دو انعامات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.** ❷

❶ المعجم الكبير للطبراني: ج ۱۹ ص ۳۶، رقم الحديث: ۷۳/السنن الكبرى للبيهقي: جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بتركها، باب ماجاء في فضل صلاة الجماعة، ج۳ ص ۸۶، رقم الحديث: ۴۹۶۵/قال الهيثمي رواه البزار والطبراني في الكبير ورجال الطبراني موثقون، انظر: مجمع الزوائد: كتاب الصلاة، باب الصلاة في الجماعة، ج ۲ ص ۳۸، رقم الحديث: ۲۱۴۲

❷ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التكبيرة الأولى، رقم الحديث: ۲۴۱

ترجمہ: جوشخص اللہ کیلئے چالیس دن جماعت کیساتھ مع تکبیرہ اولی کے نماز پڑھے،تو اسکے لئے دو خلاصیاں لکھی جاتی ہیں: ایک خلاصی آگ سے، دوسری خلاصی نفاق سے۔

## اذان سننے والے نابینا کے لیے بھی ترک جماعت کی اجازت نہیں

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے، ان کا گھر دور تھا، اورانہیں لانے والا کوئی نہیں تھا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کیا میرے لیے رخصت ہے؟ اگر میں جماعت کی نماز میں حاضر نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَجِدُ لَکَ رُخْصَةً. ❶

ترجمہ: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

ان احادیث میں باجماعت نماز اور تکبیر اولی کیساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دی ہے اور اسکے فضائل بھی بیان ہوئے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے اقوال وارشادات سے ہی جماعت کی اہمیت وضرورت کو بیان نہیں فرمایا، بلکہ عملی طور پر خود اس قدر جماعت کا اہتمام فرمایا کہ ہمیشہ اس پر مواظبت اور مداومت فرمائی، مرض الوفات میں بھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی تھی، جماعت کا اتنا اہتمام تھا کہ جب ذرا سا افاقہ ہوا تو جماعت سے نماز ادا کرنے کے لئے دو شخصوں کے سہارے مسجد تشریف لے گئے اور نماز جماعت سے ادا فرمائی۔

❶سنن ابن ماجہ: کتاب المساجد والجماعة ،باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة، رقم الحديث: ۷۹۲

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت میں دو صحابہ کے سہارے جماعت کے لیے آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

**لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ.** ❶

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانی ہوئی اور مرض بڑھ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، چنانچہ سب نے اجازت دیدی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسی بیماری کی حالت میں) دوشخصوں کے سہارے (یعنی) حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے ہمراہ زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے (جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے) تشریف لے گئے۔

اس واقعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت کے ساتھ انتہائی اہتمام اور شغف ظاہر ہے کہ اس شدید بیماری کی حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماعت کا ترک گوارا نہ ہوا اور دوسروں کے سہارے سے جماعت میں تشریف لے گئے، ایک ہم لوگ ہیں کہ جو زبانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت کا دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن محض آرام وراحت اور موسم سرما گرما کا بہانہ کر کے صحت وتندرستی ہونے کے باوجود بھی اس اہم اور ضروری عمل کو نہایت بے توجہی و بے اعتنائی سے ترک کردیتے ہیں، حالانکہ نماز ہی وہ عبادت ہے، جو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انقلاب برپا کرتی ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح الخشب ولحجارة، رقم الحديث: ١٩٨

اس لئے کوشش ہو کہ باجماعت نماز کا اہتمام ہو اور تکبیر اولی کا بھی اہتمام ہو ہمارے اسلاف چاہے سفر میں ہو یا حضر میں ہو، میدانِ جنگ میں ہو یا امن میں ہو جماعت کی نماز کسی حال میں نہیں چھوڑتے تھے۔

## میدانِ جہاد میں نماز باجماعت کا اہتمام

یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام بجان ودل جماعت کی نماز پر فدا تھے، جان سے بڑھ کر پیاری اور کیا چیز ہو سکتی۔ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے، میدانِ کارزار گرم ہے، اور گردنیں کٹ کٹ کر گر رہی ہیں مگر اس وقت بھی یہ دینی شیرازہ بندی توڑنے کی اجازت نہیں ملتی ہے بلکہ وہاں بھی سب حتی الوسع ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ممکن حد تک نباہنے کی سعی کرتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، اس میں دشمنوں کی ہم سے مڈبھیڑ ہوگئی، چنانچہ ہم میدان میں نکل پڑے، نماز کا وقت آیا تو ہم دو حصوں میں بٹ گئے، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا، اور دوسرا دشمنوں کے مقابل ڈٹا رہا، پہلے گروہ نے جب آپ کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی، آپ نے اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر لیا اور اس کے بعد ہر ایک نے اپنی اپنی بقیہ ایک رکعت پوری کی۔

مشرکین عرب کو یقین تھا کہ ان جاں نثارانِ اسلام کو نماز اپنی اور اپنے بال بچوں کی جان سے زیادہ پیاری ہے، اس لئے وہ قصداً اوقاتِ نماز میں سخت سے سخت حملہ کرنے کی کوشش کرتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان وعسفان کے درمیان نزولِ اجلال فرمایا، یہ دیکھ

کر مشرکین کہنے لگے: ان لوگوں کو ایک ایسی نماز درپیش ہے جو ان کی ساری دنیا اور بال بچوں سے بھی زیادہ محبوب ہے جس کا نام عصر ہے، لہٰذا تم متفق ہوکر یکبارگی پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑو، ادھر مشرکین میں یہ مشورہ ہو رہا تھا، ادھر جبرئیل امین نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں بانٹ دیجئے اور ہر ایک کو ایک ایک رکعت نماز اس طرح پڑھائیے کہ دوسرا حصہ مسلح ہوکر دشمنوں کے مقابلہ میں ڈٹا رہے، اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور آپ کی دو رکعتیں۔ ❶

میدانِ جہاد وقتال میں بھی شریعت نے جماعت ٹوٹنے نہیں دی اور اس نازک موقع پر خود اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ آپ کی رہنمائی فرمائی اور حکمتِ عملی بتا کر شکستِ جماعت سے بچالیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ پروردگارِ عالم کو جماعت کی نماز محبوب ہے۔

## حضراتِ صحابہ کرام کا جماعت کا اہتمام

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قول وفعل دونوں سے دینی شیرازہ بندی اور اجتماعی نظام کی تاکید فرمادی تو پھر آپ کے چاہنے والے جنہوں نے آپ پر اپنی جانیں نثار کیں اور اسی کو اپنی زندگی کا ماحصل اور سرمایہ جانا اور جن پر آپ کی نگاہِ لطف وکرم بھی پڑ چکی تھی، کیونکر آپ کی ایک ایک ادا پر جان نہ دیتے، حق یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حق ادا کردیا، آپ جو راہِ حق بتا گئے زندگی کی اخیر سانس تک اس پر عمل پیرا رہنے کی سعی پیہم جاری رکھی اور دین کے ایک ایک مسئلہ پر عمل کر کے ثبت ودوام حاصل کر گئے۔

❶ سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة النساء، ج۵ ص ۲۴۳، رقم الحديث: ۳۰۳۵

مسجدوں میں جماعت کی نماز اسی اہمیت اور ہیئت کے ساتھ قائم کرنے کی کوشش کی جو دین کا مطالبہ اور عاشقانِ رسول کا شیوہ تھا، اِس وقت استقصاء مقصود نہیں ہے بلکہ چند صحیح واقعات ثبوت میں پیش کرتے ہیں:

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک دن حضرت ابو درداء غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا کیا بات پیش آئی کہ اس قدر رنجیدہ اور غضب ناک ہیں؟ فرمانے لگے:

**وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.** ❶

ترجمہ: خدا کی قسم! میں امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بجز اس کے کچھ نہیں پاتا ہوں کہ باجماعت نمازیں پڑھی جائیں (اور اب دیکھتا ہوں کہ لوگ اسے بھی ترک کرنے پر اتر آئے ہیں۔)

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں جماعت کی اہمیت

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جماعت کی نماز کے عاشق تھے اور آخر کار اسی عشق میں جان دی، آپ کا یہ حال تھا کہ اگر کسی کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نہیں پاتے تھے تو اس کے یہاں خود پہنچ کر وجہ دریافت فرماتے اور عذر معقول نہ پاتے تو اپنی خفگی کا اظہار فرماتے۔ ایک دن آپ نے کچھ لوگوں کو غیر حاضر پا کر فرمایا کیا بات ہے کہ وہ لوگ جماعت کے لئے مسجد نہیں آتے ان کی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے، ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یا تو وہ پابندی کے ساتھ مسجد آیا کریں ورنہ میں ان کی طرف ایسے اشخاص کو بھیجوں گا جو ان کی گردنیں ماردیں گے، پھر آپ نے فرمایا جماعت کی

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، ج ١ ص ١٣١، رقم الحديث: ٦٥٠

نماز کے لئے مسجد آیا کرو، یہ اخیر جملہ آپ نے تین بار فرمایا۔ ❶

## جماعت کی نماز میں شرکت ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا (یہ جماعت میں کسی وجہ سے نہیں پہنچ پائے تھے) آپ کسی کام سے بازار تشریف لے جارہے تھے، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر راستہ ہی میں پڑتا تھا، چنانچہ آپ ان کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اوران کی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی، ان کی ماں نے بتایا بات یہ ہوئی کہ سلیمان نے قیام لیل میں رات گزاری، اتفاق کی بات اخیر شب میں نیند کا غلبہ ہوگیا اور بلا قصد وارادہ سو گئے، یہ سن کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَأَنْ أَشْهَدَ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَة، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً. ❷

ترجمہ: میرے نزدیک فجر کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھنی اس ساری رات جاگ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے کہ صبح کی جماعت چھوٹ جائے۔

# باجماعت نماز کی اہمیت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

## فجر اور عشاء کی جماعت میں شریک نہ ہونا منافق ہونے کی علامت ہے

ا......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الرَّجُلَ فِي الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ. ❸

ترجمہ: ہم جب کسی کو فجر اور صبح کی نماز میں گم پاتے تھے تو ہم اس پر برا گمان کرتے تھے۔

❶ كتاب الصلاة لأحمد بن حنبل: ص ٢١

❷ موطأمالك: كتاب الصلاة، باب ما جاء في العتمة والصبح، ج٢ ص ١٨٠، رقم الحديث: ٤٣٢

❸ المعجم الكبير: باب العين، ج١٢ ص ٢٧١، رقم الحديث: ١٣٠٨٥

## افسوس امت محمدیہ میں جماعت کا اہتمام نہ رہا

۲......حضرت سالم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ایک دن حضرت ابودرداء میرے پاس غصہ میں بھرے ہوئے آئے، میں نے کہا کہ آپ کو کیوں اتنا غصہ آ گیا؟ بولے:

**وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.** ❶

ترجمہ: اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کوئی بات اب میں نہیں دیکھتا، صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں (سو اب اس میں کوتاہی ہونے لگی ہے اور باجماعت نماز کا اہتمام نہ رہا۔

## تم سے افضل لوگ جماعت میں شرکت کا اہتمام کرتے تھے

۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**اِمْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَدْ مَشَى إِلَيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، قَارِبُوا الْخُطَى، وَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَصْحَبَ أَحَدًا إِلَّا مَنْ أَعَانَكَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.** ❷

ترجمہ: نماز میں شرکت کے لئے چل کر جایا کرو، یقیناً تم سے بہتر لوگ نماز میں شرکت کے لئے جاتے تھے، جن میں حضرت عمر، مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم تھے، اپنے قدموں کو ایک دوسرے کے قریب کرو، تم پر لازم ہے کہ ایسے شخص کی صحبت میں رہو جو

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ، رقم الحدیث: ٦٥٠

❷ السنن الکبری: جماع أبواب التبکیر إلی الجمعۃ، باب فضل المشی إلی الصلاۃ وترک الرکوب إلیھا، ج٣ ص ٣٢٥، رقم الحدیث: ٥٨٨٠

تمہیں اللہ کے ذکر میں معاونت کرے۔

## جماعت میں شرکت نہ کرنے والے حضور کے طریقے سے ہٹے ہوئے ہیں

۴......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**مَنْ سَمِعَ حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمْ يُجِبْ،فَقَدْ تَرَكَ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.** ❶

ترجمہ: جس نے'' حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ '' کی آواز سنی اوراس نے جواب نہیں دیا،تو یقیناًاس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دیا۔

## اذان سن کرجماعت میں آنے والوں کے لیےکوئی خیرنہیں

۵......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیْ فَلَمْ يُجِبْ لَمْ يَرِدْ خَيْرًالَمْ يُرَدْ بِهٖ خَيْرٌ.** ❷

ترجمہ: جس شخص نے مؤذن کی آواز سنی اوراس نے کوئی جواب نہیں دیا،اس نے اچھا کام نہیں کیااورنہ ہی اس سے اچھا کام لینا مقصود ہے۔

## اذان کی آوازسن کرنہ آنے والوں کے کان میں سیسہ پگھلا کرڈالا جائے

٦......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**لَأَنْ تَمَلَأَ أُذُنَ اِبْنَ آدَمَ رَصَاصًامُذَابًاخَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَن يَّسْمَعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَا يُجِيْبُ.** ❸

ترجمہ:لوگوں کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر بھر دیا جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگ اذان کی آوازسنیں اورمسجد میں نہ آئیں۔

---

❶ المعجم الكبير: باب الميم ، ج٨ص ٧٠،رقم الحديث: ٧٩٩٠

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ،الباب الاول، ج ا ص ١٤٩

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ،الباب الاول، ج ا ص ١٤٩

## کاش مجھے جماعت کی تمام فضیلتیں مل جائیں

۷......محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا أَشْتَهِی مِنَ الدُّنْیَاإِلَّا ثلاثة أخاإِنَّهُ إِنْ تَعَوَّجْتُ قَوَّمَنِی وَقُوتًامِنَ الرِّزْقِ عَفْوًا مِنْ غَیْرِ تَبِعَةٍ وَصَلَاةً فِی جَمَاعَةٍ یُرْفَعُ عَنِّی سَهْوُهَاوَیَكْتُبُ لِیْ فَضْلِهَا. ❶

ترجمہ: میں دنیا سے صرف تین چیزیں چاہتا ہوں، ایک ایسا بھائی جب میں بھٹکوں تو مجھے راہ راست پر لے آئے، دوسری رزق حلال جس میں کسی دوسرے کا حق نہ ہو، تیسری نماز باجماعت کہ جسکی فروگزاشت مجھ سے معاف کردی جائے اور اسکی تمام فضیلتیں میرے لئے لکھ دی جائیں۔

## لوگ دین کی نقصان کو نقصان نہیں سمجھتے

۸......امام حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَاتَتْنِی الصَّلَاةُ فِی الْجَمَاعَةِ فَعَزَّانِیْ أَبُوْ إِسْحَاقِ الْبُخَارِیْ وَحْدَهُ وَلَوْ مَاتَ لِیْ وَلَدٌ لَعَزَّانِی أَكْثَرُ مِنْ عَشَرَ آلَافٍ لِأَنَّ مُصِیْبَةَ الدِّیْنِ أَهْوَنُ عِنْدَ النَّاسِ مِنْ مُصِیْبَةِ الدُّنْیَا. ❷

ترجمہ: ایک مرتبہ میری نماز باجماعت فوت ہوگئی، لوگوں میں صرف ابواسحاق ایسے تھے جنہوں نے میری تعزیت کی، اور اگر میرا لڑکا فوت ہوجاتا تو دس ہزار آدمی تعزیت کیلئے آتے، اور یہ اس لئے ہوتا ہے کی دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں ہلکی سمجھی جاتی ہے۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ١ ص ١٤٨

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ١ ص ١٤٩

## باجماعت نماز پڑھنے والوں کے چہرے چمک رہے ہونگے

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگ ایسے اٹھیں گے کہ انکے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے، ملائکہ ان سے پوچھیں گے: تمھارے اعمال کیا تھے؟ وہ لوگ کہیں گے:

كُنَّا إِذَا سَمِعْنَا الْأَذَانَ قُمْنَا إِلَى الطَّهَارَةِ لَا يَشْغَلُنَا غَيْرُهَا. ❶

ترجمہ: جب ہم اذان کی آواز سنتے تھے تو وضو کیلئے اٹھ جاتے تھے، پھر کوئی دوسرا کام ہمارے اور نماز کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتا تھا۔

پھر کچھ لوگ ایسے اٹھیں گے جنکے چہرے چاند کی طرح روشن ہونگے، وہ لوگ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہیں گے: "كُنَّا نَتَوَضَّأُ قَبْلَ الْوَقْتِ" ہم وقت سے پہلے وضو کرلیا کرتے تھے۔ پھر کچھ لوگ اٹھیں گے جنکے چہرے سورج کی طرح روشن ہونگے وہ یہ بتلائیں گے: "كُنَّا نَسْمَعُ الْأَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ" ہم مسجد میں پہنچ کر اذان سنتے تھے۔

## جنہیں تجارت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بازار والوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ جوں ہی اذان ہوئی، سب سامان اور کاروبار چھوڑ چھاڑ کر مسجد چل کھڑے ہوئے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (النور: ۳۷) ❷

ترجمہ: کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کو تجارت وغیرہ جیسی پیاری چیز بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ۱ ص ۱۴۹

❷ تفسير ابن كثير: سورة النور آیت نمبر ۳۷ کے تحت، ج ۶ ص ۶۳

جماعت کی نماز میں نہ دیکھا، اس کے یہاں تشریف لے گئے اور آواز دی، آپ کی آواز سن کر وہ شخص گھر سے نکلے، امیر المؤمنین نے دریافت کیا نماز میں غیر حاضر کیوں رہے؟ جواب میں کہا حضرت میں بیمار ہوں اور ساتھ یہ بھی کہا اے امیر المؤمنین اگر حضرت کی آواز کان میں نہ پڑتی تو گھر سے نہیں نکلتا، یا یہ کہا کہ مسجد تک چلنے کی طاقت نہیں ہے، یہ سن کر آپ نے فرمایا تم نے اس کی پکار پر لبیک نہیں کہا جو سب سے زیادہ ضروری تھی اور میری آواز پر نکل آئے، اللہ کے بندے! اللہ تعالی کی طرف جو پکارنے والا پکارتا ہے اس کی پکار پر جس قدر دھیان ضروری ہے میری پکار پر نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز کے اندر اپنے بھائیوں کو تلاش کرو کہ وہ سب جماعت میں شریک ہیں یا نہیں، اگر کسی کہ نہ دیکھو تو دریافت کرو، خدا نخواستہ اگر بیماری کی وجہ سے نہ آئے ہوں تو ان کی عیادت کو جاؤ، اگر وہ اپنی صحت وتندرستی کے باوجود نہیں آئے ہیں تو عتاب کرو۔❶

امام غزالی رحمہ اللہ اس واقعہ کے تحت لکھتے ہیں:

**وقد كان الاولون يبالغون فيه حتى كان بعضهم يحمل الجنازة إلى بعض من تخلف عن الجماعة إشارة إلى أن الميت هو الذى يتأخر عن الجماعة دون الحى.❷**

ترجمہ: جماعت کی نماز میں تساہل مناسب نہیں، پہلے لوگ باجماعت کا بڑا اہتمام کرتے تھے، جو لوگ بغیر عذر شرعی شریکِ جماعت نہ ہوتے ان کا جنازہ نکالا جاتا تھا، جو اشارہ تھا کہ ایسا شخص مردہ ہے، اس میں دینی روح نہیں ہے۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب السادس، ج ا ص ۱۹۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب السادس، ج ا ص ۱۹۲

## باجماعت نماز، جمعہ اور نماز عید کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہوکر اور مل کر اپنی عظمت وجبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کردیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلّہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لیے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا، اس لیے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کے اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لیے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لیے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لیے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لیے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تاکہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتہ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہوجائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لیے صرف صاحبِ استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (۱)

## باجماعت نماز اور تکبیر اولی کے فوائد وثمرات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے، اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص۷۲، ۷۳

مرتبہ احتساب ہوجاتا ہے۔ نیز تجربہ اورمشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبہ کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کرسکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت، اورایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیرسرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اوراللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اورزندہ دلوں پراس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اورمختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اوررفاقت نصیب ہوتی ہے، اوریہ سب جماعت کی برکات ہیں۔ نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اورمحلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمع کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اوراسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اورفوائد کی وجہ سے امت کے ہرشخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اورمعذوری نہ ہوتو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اورتعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق اورمعذور کے علاوہ ہرشخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اورسستی کرنے کونفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کوایک دوسرے

کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے،اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہوسکتے ہیں،اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ❶

حضراتِ سلف میں جماعت تو جماعت ان حضرات نے تکبیر اولیٰ کا بھی نہایت اہتمام کیا، زندگی کے چالیس چالیس سال ایسے گزرے کہ اِن حضرات سے تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی، جماعت چھوٹ جانا تو دور کی بات ہے۔

## اسلافِ امت کی باجماعت نماز اور تکبیر اولی کا اہتمام

### حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا چالیس سال تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بڑے اللہ والے بزرگ ہے، انکے متعلق امام ابونعیم اُصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَا نُودِیَ لِلصَّلَاةِ مُنْذُ أَرْبَعِینَ سَنَةً إِلَّا وَسَعِیدٌ فِی الْمَسْجِد.

ترجمہ: چالیس سال سے سعید بن مسیّب کا معمول تھا کہ اذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوا کرتے تھے۔

خود فرماتے ہیں:

مَا نَظَرْتُ فِی أَقْفَاءِ قَوْمٍ سَبَقُونِی بِالصَّلَاةِ مُنْذُ عِشْرِینَ سَنَةً. ❷

ترجمہ: بیس سال سے میں نے نماز میں قوم کی گدی نہیں دیکھی۔(یعنی ہمیشہ پہلی صف میں نماز پڑھا کرتا تھا، ان سے آگے کوئی نہیں ہوتا تھا کہ جس پر ان کی نگاہ پڑھے۔) یعنی چالیس سال تکبیر اولی کیساتھ صفِ اول میں نماز ادا کی۔

❶ معارف الحدیث: کتاب الصلاۃ، حصہ سوم،۱۲۴، ۱۲۵ / مظاہر حق جدید:، ج۱ص۱۰۷

❷ حلیة الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: سعید بن المسیب ، ج۲ ص۱۶۳

## چالیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام

محمد بن سماعہ رحمہ اللہ ایک بزرگ عالم ہیں، جو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے شاگرد ہیں، ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال ہوا، اُس وقت دو سو رکعات نفل روزانہ پڑھتے تھے، فرماتے ہیں:

**مكثت أربعين سنة لم تفتني التكبيرة الأولى إلا يوما واحدا ماتت فيه أمي ففاتتني صلاة واحدة في جماعة، فقمت فصليت خمسا وعشرين صلاة أريد بذلك التضعيف فغلبتني عيني، فأتاني آت، فقال: يا محمد قد صليت خمسة وعشرين صلاة ولكن كيف لك بتأمين الملائكة؟ ❶**

ترجمہ: چالیس سال تک میری تکبیر اولیٰ کبھی فوت نہیں ہوئی یعنی برابر جماعت میں شریک ہوتا رہا، صرف ایک دن جب میری والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں، تو جماعت نہ مل سکی، خیال آیا کہ حدیث میں ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اس کمی کو پورا کرنے کے لیے میں نے ایک نماز کو ستائیس دفعہ پڑھا کہ خسارہ پورا ہو جائے، اس کے بعد نیند آ گئی اور سو گیا۔ اسی حالت میں ایک کہنے والے نے کہا کہ اے محمد! تم نے ستائیس دفعہ نماز پڑھ لی، مگر فرشتوں کی آمین کا کیا ہوگا۔ (یعنی سورہ فاتحہ کے اختتام پر امام آمین کہتا ہے، تو اس پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، مگر منفرد اور تنہا آدمی کی آمین پر فرشتوں کی آمین نہیں ہوتی، اس کی طرف اشارہ ہے۔)

اِس میں اِس طرف اشارہ ہے کہ جماعت کا ثواب مجموعی طور سے جو حاصل ہوتا ہے وہ

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: محمد بن سماعة بن عبيد الله، ج۳ ص ۴۰۴، رقم الترجمة: ۹۲۱

اکیلے میں حاصل ہو ہی نہیں سکتا، چاہے ایک ہزار مرتبہ اُس نماز کو پڑھ لے، اور یہ ظاہر بات ہے، ایک آمین کی مُوافقت ہی صرف نہیں بلکہ مجمع کی شرکت، نماز سے فراغت کے بعد ملائکہ کی دعا، جس کا اِس حدیث میں ذکر ہے، اِن کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات ہیں جو جماعت ہی میں پائی جاتی ہیں۔

## جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ جماعت کی نماز کی نہایت پابندی کرتے تھے اور اس دور میں جبکہ گھڑیاں نہ تھیں اور نہ وقت منضبط ہوتا تھا، کبھی ان سے جماعت نہیں چھوٹی، ایک دفعہ مسجد میں پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے، یہ سن کر ''اِنَّـا لِـلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا اور فرمایا:

لِفَضْلِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وِلَايَةِ الْعِرَاقِ. ❶

ترجمہ: جماعت کی نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔

## ستر سال سے تکبیر اولیٰ کا اہتمام

امام سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ کے متعلق امام وکیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ تقریباً ستر سال میں ایک مرتبہ بھی ان سے تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی:

وَقَالَ وَكِيعٌ: بَقِيَ الْأَعْمَشُ قَرِيبًا مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً لَمْ تَفُتْهُ التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى. ❷

## حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا دو آدمیوں کے سہارے جماعت میں شرکت

حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ کو فالج کا مرض لگنے کے بعد انکو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا تھا، ساتھی ان کو کہا کرتے تھے: اے ابو یزید! تم گھر

❶ إحياء علوم الدين: الباب الأول في فضائل الصلاة، ج ۱ ص ۱۴۹

❷ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سليمان بن مهران الأعمش، ج ۱ ص ۱۱٦

میں نماز پڑھو، تمھاری لیے رخصت ہے، حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے تھے:

**إِنَّهُ كَمَا تَقُولُونَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يُنَادِيْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ،فَمَنْ سَمِعَهُ مِنْكُمْ يُنَادِيْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيُجِبْهُ وَلَوْ زَحْفًا وَلَوْ حَبْوًا.** ❶

ترجمہ: بات وہی ہے جو تم کہتے ہو، لیکن میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کی آواز سنتا ہوں، پس تم میں سے جو اذان کی آواز سنے اسے چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑھے۔

## اگر مجھے صف میں نہ پاؤ تو قبرستان میں تلاش کرو

امام ابوعبید اللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمہ اللہ کو ریڑھ کی ہڈی کا درد لاحق ہو گیا، ایسی تکلیف میں تھے کہ بالکل حرکت نہیں کر سکتے تھے، جب نماز کے لیے اذان دی جاتی تو ایک شخص ان کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لیجاتا تھا، ان سے کہا گیا: اگر آپ اپنے نفس کو راحت پہنچائیں؟ تو انھوں نے کہا:

**إِذَا سَمِعْتُمْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ تَرَوْنِي فِي الصَّفِّ فَاطْلُبُوْنِي فِي الْمَقْبَرَةِ.** ❷

ترجمہ: جب تم ''حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ'' کی آواز سنو اور مجھے صف میں نہ دیکھو تو مجھے قبرستان میں تلاش کرو۔

## جماعت فوت ہونے پر زندگی مسجد کے لئے وقف کر دی

نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضمام بن اسماعیل رحمہ اللہ مسجد آئے تو لوگوں نے نماز پڑھ لی تھی اور جماعت ہو گئی تھی:

---

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۵ ،الرقم: ۱۹۹۵

❷ سير أعلام النبلاء: الطبقة الحادية والعشرون ،ترجمة: ابن خفيف، ج ۱٦ ص ۳۴٦،رقم الترجمة: ۲۴۹

فَجَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَلَّا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ قَالَ: فَجَعَلَهُ بَيْتَهُ حَتَّى مَاتَ. ❶

ترجمہ: تو اس نے خود پر لازم کیا کہ مسجد سے نہیں نکلیں گے حتی کہ اللہ سے ملاقات ہوجائے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کو پھر گھر اُس وقت لے جایا گیا جب ان کا انتقال ہوگیا۔

## معذور ہونے کے باوجود دو آدمیوں کے سہارے جماعت میں شرکت

محمد بن علی بن محمد انصاری المعروف حفار غرناطی رحمہ اللہ ایک پاؤں سے معذور تھے، ابن خطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو سال یا اس سے زیادہ پانچوں نمازوں کے لیے دو آدمیوں کے سہارے جاتے تھے، ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے بعض ساتھی کہنے لگے:

اَلْحَفَّارُ حُجَّةِ اللَّهِ عَلَى مَنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجَمَاعَةَ. ❷

ترجمہ: ''حفار'' ان لوگوں کے خلاف اللہ کی حجت ہے جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔

## شب زفاف میں دلہن اور دولہا بھی جماعت سے نماز نہ چھوڑے

عبدالرحمٰن رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسکا شب زفاف ہوگیا وہ جماعت کئی دن تک چھوڑ سکتا ہے؟ تو ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں، وہ ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

عبدالرحمٰن رستہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اسکی بیٹی کی شبِ زفاف تھی میں صبح سویرے مسجد آیا، ابن مہدی رحمہ اللہ گھر سے نکلے، اذان دی اور دلہا اور دلہن کے دروازے کی

❶ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فی رجال الحديث وعلله: حرف الضاد، الترجمة: ضمام بن إسماعيل، ج۲ ص ۱۸۶، رقم الترجمة: ۱۲۳۱

❷ الدرر الكامنة فی أعيان المائة الثامنة: ج۵ ص ۳۳۶

طرف گئے اور لونڈی سے کہا: **قُوْلِی لَهُمَا :يَخْرُجَانِ إِلَى الصَّلاَةِ**'' ان دونوں سے کہو کہ نماز کے لیے نکلو۔ پس گھر کی دیگر عورتیں اور لونڈیاں نکلیں اور کہنے لگیں: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ ابن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: ''**لاَ أَبرَحُ حَتَّى يَخرُجَا إِلَى الصَّلاَةِ**'' میں یہی کھڑا رہوں گا یہاں تک کہ وہ دونوں نماز کے لیے نکلیں۔ پس وہ دونوں انکے نماز پڑھنے کے بعد نکلے، تو انہوں نے انکوسٹرک کے باہر مسجد کی طرف بھیج دیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**هَكَذَا كَانَ السَّلَفُ فِي الْحِرْصِ عَلَى الْخَيْرِ.** ❶

ترجمہ: اسی طرح سلف نیکی کے کام پر حریص تھے۔

## چالیس سال تک مسلسل باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت حاتم حملانی یمنی رحمہ اللہ اپنے زمانے کے مقتداء اور پیشوا تھے، ان کے شاگرد کہتے ہیں:

**صَلَّى حَاتِمُ زُهَاء أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامَامَاتَرَكَ صَلاَةً وَاحِدَةً فِي جَمَاعَةٍ وَلاَ سَجَدَ لِلسَّهْوِ فِي جَمِيعِ هَذِهِ الْمُدَّةِ إِلَّا سِتَّ مَرَّاتٍ وَكَانَ لاَ يَدَعُ الْبُكَاءَ فِي الصَّلاَةِ مُطْلَقًا. وَقَالَ فِي الطَّبَقَاتِ رَوَى الثِّقَةُ أَنَّهَاقَبَضَتْ رُوحُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلاَةَ التَّسْبِيحِ مُسْتَلْقِيًامِنَ الْمَرَضِ.** ❷

ترجمہ: حضرت حاتم نے چالیس سال امامت کی، نہ ایک نماز جماعت سے چھوڑی اور نہ ہی اس پوری مدت میں نماز کے لیے سجدہ سہو کیا مگر چھ مرتبہ نماز میں کبھی رونے کو نہیں چھوڑتے تھے۔

❶ سير أعلام النبلاء: الطبقة التاسعة، ترجمة: عبد الرحمن بن مهدى، ج۹ ص۲۰۴، رقم الترجمة: ۵۶

❷ الملحق التابع للبدر الطالع: حرف الحاء، ترجمة: الفقيه حاتم الحملانى، ج۲ ص۶۷

طبقات میں ثقہ راویوں سے مروی ہے کہ ان کا انتقال ہوا اس حال میں ہوا کہ یہ بیماری کی وجہ سے چت لیت کر نماز پڑھ رہتے تھے اسی حال میں روح پرواز کرگئی۔

## نماز کو ستائیس مرتبہ پڑھ کر بھی باجماعت نماز کا ثواب نہ پا سکے

ایک بہت بڑے محدث گزرے ہیں عبیداللہ بن عمر القواریری رحمہ اللہ، یہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ہاں رات کو مہمان آ گئے، تو اُن مہمانوں کے اکرام کرتے ہوئے عشاء کی جماعت کی نماز مجھ سے چھوٹ گئی، جبکہ زندگی میں میرا معمول تھا کہ جماعت کیساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، تو میں نے اپنی اُس نماز کو تنہا پڑھا اور میں نے ستائیس مرتبہ اُس نماز کو ادا کیا تا کہ مجھے جماعت کی نماز کا ثواب مل جائے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے، اس لئے ستائیس مرتبہ پڑھی۔ اب کہتے ہیں کہ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور میرے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ ہیں، لیکن وہ تمام لوگ جو گھوڑے پر ہیں وہ مجھ سے بہت آگے ہو گئے، میرا گھوڑا بہت پیچھے ہے، حالانکہ سب سے مہنگا گھوڑا میرا تھا، میں بڑی کوشش کرتا، گھوڑے کو ایڑ لگا تا لیکن گھوڑا آگے نہ جاتا، آخر کار میں بڑا غمگین اور پریشان ہو گیا کہ میں تو پیچھے رہ جاؤں گا، اِتنے میں آگے جانے والوں میں سے کسی نے مڑ کر دیکھا اور کہا تم ہمارے برابر نہیں ہو سکتے، تم ہم سے پیچھے رہو گے:

**صلینا العشاء فی جماعة وأنت صلیت وحدک فانتبهت وأنا مغموم حزین لذلک.** ❶

ترجمہ: اس لیے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور آپ نے تنہا نماز پڑھی، اور میں اس پر غمگین ہوا اور مجھے اس پر نہایت افسوس ہوا۔

❶ الکبائر للذهبی: الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ج ا ص ۲۳

## امام مزنی رحمہ اللہ کا نماز کو پچیس مرتبہ دہرانا

امام مزنی رحمہ اللہ امام طحاوی رحمہ اللہ کے ماموں ہیں، ۲۶۴ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے، علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے ''طبقات الشافعیۃ الکبری'' میں ان کا واقعہ لکھا کہ زندگی میں ایک مرتبہ ان سے جماعت کی نماز چھوٹ گئی، تو اس نماز کو پچیس دفعہ انہوں نے دہرایا، شاگردوں نے پوچھا یہ کیوں حضرت؟ فرمایا حدیث میں آتا ہے جماعت کی نماز کا ثواب پچیس گنا ہے، تو چونکہ مجھ سے آج جماعت کی نماز چھوٹ گئی ہے، میں اِسے پچیس دفعہ دہرا رہا ہوں کہ شاید اللہ رب العزت مجھے جماعت کی نماز کا ثواب عطا کر دیں۔ ❶

## حضرت حاتم عاصم رحمہ اللہ کو تکبیر اولی فوت ہونے پر افسوس

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی ،اس کے افسوس کرنے کے لیے میرے پاس صرف ابواسحاق بخاری رحمہ اللہ ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مرجاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لیے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ ❷

## حضرت میاں جی نور محمد رحمہ اللہ کا تیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قصبہ لوہاری جو تھانہ بھون کے قریب ہے وہاں ایک مکتب میں بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے، اتباع سنت میں کمال درجہ حاصل تھا، حتیٰ کی تیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ ❸

❶ طبقات الشافعیة الکبری: ترجمة :إسماعیل بن یحی بن إسماعیل أبو ابراهیم المزنی، ج۲ ص ۹۴

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب أسرار الصلاة ،الباب الأول ، ج ۱ ص ۱۴۹

❸ تاریخ مشائخ چشت: ص۲۳۲

## حضرت حاجی سید عابد حسین رحمہ اللہ کا اٹھائیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حاجی سید حسین صاحب قدس سرہ العزیز کا تعلق خاندان سادات سے تھا، آپ صوفی، زاہد اور متقی بزرگ تھے، مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ کو بہت زیادہ رنجیدہ دیکھا گیا، کبیدگی اور افسردگی کی یہ حالت تھی کہ کسی نوجوان عزیز کی مرگ ناگہانی کا شبہ ہوتا تھا، سبب دریافت کیا گیا تو بہت زیادہ اصرار کے بعد معلوم ہوا کہ اٹھائیس سال بعد آج جماعت صبح کی تکبیر تحریمہ فوت ہوگئی۔ ❶

## حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے بائیس برس کے بعد تکبیر اولیٰ فوت ہوئی

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آج جبکہ دنیا سے اٹھے ہوئے دو سال ہوگئے، اگر مخلوق جمع ہوکر پوری ہمت خرچ کرے اور یادداشت کو پوری طرح کام میں لاکر مہینوں بھی سوچے تو ان شاء اللہ ایک واقعہ بھی ایسا نہ نکال سکے گی کہ جس میں آپ کی نماز کا قضا ہوجانا یا جماعت سے کاہلی وسستی یا کسی شرعی مسلم پسندیدہ امر سے ذرہ برابر بے رغبتی یا غفلت آپ کی ثابت ہوتی ہو، دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں جب آپ تشریف لائے ہیں تو غالباً عصر کی نماز میں ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر جا کھڑے ہوئے، مخلوق کے ازدہام اور مصافحہ کی کثرت کے باعث باوجود عجلت کے جس وقت آپ جماعت میں شریک ہوئے ہیں تو قرأت شروع ہوگئی تھی، سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اداس اور چہرہ پر اضمحلال برس رہا تھا اور آپ رنج کے ساتھ یہ الفاظ فرما رہے تھے کہ افسوس بائیس برس کے بعد آج تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی۔ ❷

❶ علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے: ج ۱ ص ۶۴

❷ تذکرۃ الرشید: ج ۲ ص ۱۶

## شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ جب حج کے سلسلہ میں مکہ معظّمہ اور پھر کسی وجہ سے طائف تشریف لے گئے تو وہ جنگِ عظیم کا زمانہ تھا، کافی شورش پھیلی ہوئی تھی، ہر آن گولیاں چلتی رہتی تھیں، ورنہ خطرہ تو بہر حال تھا، اس وقت بھی حضرت پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے، اور جس طرح بن پڑتا مسجد پہنچنے کی کوشش کرتے، یہاں سے جب برطانیہ کے اشارہ پر شریف مکہ نے گرفتار کرلیا اور برطانیہ کی نگرانی میں مالٹا روانہ کیے گئے، تو تمام راستہ حتی الوسع سنگین پہروں میں باجماعت نماز ادا کرنے کی سعی جاری رکھی، گورے چمڑے والے فوجی چاروں طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہوتے اور حضرت اپنے معتقدین کے ساتھ باجماعت نماز میں مشغول ہوتے، مالٹا پہنچے وہاں سردی اپنے شباب پر تھی، خیمہ سے سر نکالنا بھی مشکل ہوتا تھا، اس زمانہ میں بھی حضرت اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ایک خیمہ میں جمع ہوکر باجماعت نماز ادا کرتے۔ ❶

اندازہ لگائیں کہ قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے باوجود باجماعت نماز کا کتنا اہتمام تھا۔

## جنازہ وہ پڑھائے جس میں تین باتیں ہوں

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا، جنازہ تیار ہوا، نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے ایک بڑے میدان میں جنازہ لایا گیا، بے شمار مخلوق جنازہ پڑھنے کے لیے نکل پڑی تھی، حد نگاہ تک ٹھاٹھیں مارتا ہوا انسانوں کا ایک سمندر نظر آتا تھا، جب نماز جنازہ پڑھانے کا وقت آیا، ایک آدمی آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ

❶ سفرنامہ اسیر مالٹا: ص ۲۷

میں وصی ہوں، مجھے حضرت نے وصیت کی تھی، اس مجمع تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں، مجمع خاموش ہوگیا، کہنے لگا کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۲ھ) نے یہ وصیت کی ہے کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے، جس کے اندر تین خوبیاں ہوں۔

پہلی: خوبی یہ کہ زندگی میں اس کی کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔

دوسری: یہ کہ ہمیشہ عفیف رہا ہو یعنی کبھی زنا نہ کیا ہو۔

تیسری: یہ کہ اس نے عصر کی سنتیں کبھی نہ چھوڑی ہوں۔

جس شخص میں یہ تین خوبیاں ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے، جب یہ بات کہی گئی تو پورے مجمع پر سناٹا چھا گیا، کون ہے جو قدم آگے بڑھائے؟ اسی درمیان میں ایک شخص روتا ہوا آگے بڑھا، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کے جنازہ کے قریب آیا، جنازہ سے چادر ہٹائی اور کہا: آپ تو فوت ہوگئے، میرا راز فاش کردیا، اور مجمع کے سامنے اللہ کو حاضر وناظر جان کر قسم کھائی کہ الحمدللہ! میرے اندر یہ تینوں خوبیاں موجود ہیں، لوگوں نے دیکھا تو وہ شخص وقت کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش تھا۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ چاہتے تھے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اُن کا بادشاہ تقوی وطہارت کے کس مقام پر ہے۔ (۱)

## مولانا الیاس رحمہ اللہ کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ جو تبلیغی جاعت کے بانی ہیں، جماعت کی نماز پر کیسے بجان ودل فدا تھے، اس کا تھوڑا بہت اندازہ ان اقتباسات سے لگایئے جو مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی رحمہ اللہ نے ''مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت'' نامی

(۱) ہندوستان کے بزم رفتہ کی سچی کہانیاں: ج ۱ ص ۵۳، ۵۴

کتاب میں مرض الموت کے واقعات کے سلسلہ میں لکھا ہے، فرماتے ہیں:

مارچ ۱۹۴۴ء میں ضعف بہت بڑھ چکا تھا، نماز بھی پڑھانے سے معذور تھے لیکن جماعت میں دو آدمیوں کے سہارے تشریف لاتے تھے، اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اخیر میں جب حالت نازک ہوگئی تو اس وقت بھی مولانا موصوف نے جماعت ترک نہ فرمائی، بلکہ ہوتا یہ تھا کہ آپ کی چارپائی صف کے کنارے لگا دی جاتی تھی اور آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ❶

## حضرت مولانا یسین صاحب کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا کہ والد صاب (حضرت مولانا محمد یسین صاحب مدرس دار العلوم دیو بند) جماعت کی پابندگی کا بہت ہی اہتمام فرماتے تھے۔ تیز بارش میں بھی کبھی مسجد کی جماعت نہ چھوٹتی تھی، عشاء اور صبح کی نماز کے لئے اندھیرے میں جانا ہوتا، گھر سے مسجد تک راستہ بھی پختہ نہیں تھا، بارش میں بہت کیچڑ ہو جاتا تھا مگر وہ ایسی حالت میں ایک ہاتھ میں چھتری ایک میں لالٹین لئے ہوئے مسجد پہونچتے تھے، جس وقت احقر (مفتی محمد شفیع صاحب) درس نظامی سے فارغ ہو کر دارالعلوم دیو بند میں درس وتدریس کی خدمت انجام دیتا تھا، ایک روز صبح کی نماز کے وقت بارش تیز تھی میری ہمت مسجد میں جانے کی نہ ہوئی شرعی رخصت سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لی، مگر والد صاحب اسی حالت میں مسجد میں پہونچے وہاں اتفاقاً مؤذن کے سوا کوئی تیسرا آدمی نہ تھا، دونوں نے جماعت کی اور پھر گھر میں واپس تشریف لائے تو مجھے (مفتی محمد شفیع صاحب) کو ملامت کی اور فرمانے لگے کہ:

"ماشاء اللہ آپ تو عالم ہو گئے، رخصت کی حدیث سنادو گے مگر یہ تو بتلاؤ کہ علماء بھی اگر

❶ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۱۶۴

رخصتیں ہی تلاش کرنے لگیں تو عزیمت پر عمل کون کرے گا؟ یہ مسجدیں تو ویران ہو جائیں گی۔“

فائدہ: اسی اہتمام اور پابندی کا نتیجہ تھا جماعت کی پابندی میں خلل نہ آتا تھا۔ پوری عمر میں سخت بیماری کے بغیر کبھی گھر پر نماز ادا نہ کی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے عبادات اور ذکر وشغل کے جو معمولات سیکھے تھے تمام عمر پابندی وقت کے ساتھ اسی طرح ادا کرتے رہے۔ مفتی صاحب نے تحریر فرمایا کہ بچپن میں آخر شب میں ہماری آنکھ والد صاحب کے گریہ وزاری کے ساتھ دعا اور ذکر جہر سے کھلا کرتی تھی، جو تہجد کے بعد ہمیشہ کا معمول تھا اور صبح کی نماز کے بعد کا وقت نمازِ اشراق تک ہمیشہ مسجد میں گزرتا تھا۔ ❶

## مولانا بشارت کریم رحمہ اللہ کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت مولانا بشارت کریم رحمہ اللہ گرھولوی جو ضلع مظفر پور (بہار) میں ایک بڑے باخدا بزرگ گزرے ہیں، آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے:

آپ کو پاؤں کی کوئی ایسی بیماری تھی جس کی وجہ سے چلنے سے بڑی حد تک مجبور تھے، مگر مولانا کی شیفتگی جماعت کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک گاڑی بطورِ رکشا بنوا رکھی تھی جس سے پنج وقتہ مسجد حاضر ہو کر باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ ❷

## مولانا احمد منظور نعمانی رحمہ اللہ کے والد کا باجماعت نماز کا اہتمام

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ اپنے پدر بزرگوار کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

نماز باجماعت کا اہتمام جیسا میں نے اپنے والد ماجد میں دیکھا، ایسا بہت ہی کم بندگانِ

❶ میرے والد ماجد اوران کے مجرب عملیات: ص۷۴، ۷۵

❷ اسلام کا نظام مساجد: ص۹۶

خدا میں دیکھا گیا ہے اور یہ صرف اپنے ہی حق میں نہ تھا بلکہ ان کی پوری کوشش یہ ہوتی تھی کہ گھر کا ایک ایک آدمی بلکہ ہر صاحبِ شعور بچہ بھی جماعت کے وقت مسجد پہنچ چکا ہو، نماز کا وقت شروع ہوتے ہی تقاضا فرمانا شروع کر دیتے تھے، پھر جب مسجد کو جاتے تو راستہ کے لوگوں کو یاد دلاتے جاتے، ادھر چند مہینوں سے آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا اور بینائی تقریباً معدوم ہوگئی تھی جس کی وجہ سے خود وقت کا اندازہ نہ فرما سکتے تھے، تو ظہر اور عصر میں بہت پہلے سے دریافت فرمانا شروع کر دیتے تھے کہ بتلاؤ نماز کا وقت ہوا یا نہیں۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلافِ امت باجماعت نماز اور تکبیر اولیٰ کا کتنا اہتمام کرتے تھے، آدمی کے نزدیک جس چیز کی قدر و قیمت ہوتی ہے، وہ اسی میں مشغول و منہمک اور اسی کے تانے بانے بُننے میں لگا رہتا ہے، تمام بھاگ دوڑ اسی کے لیے ہوتی ہے، اس کے بعد اگر وہ چیز حاصل ہو جائے تو اس کے ملنے سے مسرت وخوشی ہوتی ہے، اور اس کے فوت ہونے اور نہ ملنے سے رنج وغم ہوتا ہے، ہمارے نزدیک چوں کہ دنیا اور اس کا ساز وسامان بہت کچھ ہے، اس لیے ہماری خوشی وغمی کا محور بھی وہی ہے، اس کے ملنے سے خوشی اور اس کے نہ ملنے سے غم ہوتا ہے اور ہمارے اکابر واسلاف کے نزدیک چونکہ دین اور دینیات، آخرت اور اخروی اعمال سب کچھ تھے، اس لیے ان کی خوشی اور غمی کا معیار و محور بھی یہی تھا، اعمالِ صالحہ، اخلاقِ فاضلہ اختیار کر کے ان کو خوشی ہوتی اور اَوراد و وظائف، اشغال واعمال ترک ہونے سے ان کو رنج ہوتا۔ ہماری تو جماعت فوت ہو جائے یا نماز ہی جاتی رہے تو ہمیں افسوس تک نہیں ہوتا، اور ہمارے بڑوں کا حال یہ تھا کہ اگر ایک وقت کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی تو

❶ رسالہ الفرقان: رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

تین دن تک اس کا رنج رہتا اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن تک غمزدہ رہتے:

رُوِیَ أَنَّ السَّلَفَ کَانُوا یَعْزُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ثَلاثَةَ أَیَّامٍ إِذَا فَاتَتْهُمُ التَّكْبِيرَةُ الْأُوْلَى، وَيَعْزُوْنَ سَبْعًا إِذَا فَاتَتْهُمُ الْجَمَاعَةُ. ❶

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مسلمانوں میں دوسری چیزوں کے علاوہ اجتماعیت کا بھی جذبہ پیدا ہوتا ہے، اخوت ومحبت، ہمدردی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی روایت زندہ ہوتی ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں انسان کو اجتماعیت کا سبق سکھایا گیا ہے، سب نمازی ایک امام کے پیچھے ایک قبلہ کی طرف منہ کر کے ایک خدا کے سامنے جھک رہے ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ سب کا مقصد زندگی بھی ایک ہی ہے، اس مقصد کے حصول کے لئے سب کو مل جل کر رہنا ہوگا۔ جماعت کی نماز میں انسان کو مساوات کا سبق سکھایا گیا ہے، زبان، رنگ، نسل کے اعتبار کو نیست ونابود کیا گیا ہے۔ نیز جماعت کے منجملہ فوائد میں سے یہ فوائد بھی ہیں کہ پانچوں وقت مسلمان آپس میں ملیں گے، ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں گے، میل ومحبت پیدا ہوگی، اتفاق واتحاد پیدا ہوگا، دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا زیادہ شوق پیدا ہوگا، عبادت میں طبیعت لگے گی، اور یہ احساس پیدا ہوگا کہ سب مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے، نہ عجمی کو عربی پر فضیلت ہے، جو شخص جس قدر متقی اور پرہیزگار ہوگا، اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوگا، اس لئے نماز کا اہتمام ہو تو جماعت اور تکبیر اولی کیساتھ اہتمام ہو، اللہ رب العزت ہم سب کو باجماعت نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول في فضائل الصلاة، ج ١ ص ١٤٩

## ۵......زکوۃ کی اہمیت، فضیلت، ثمرات اوراس کے ادا کرنے اور نہ کرنے والوں کے واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ،وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ.

قَالَ اللّٰہُ تبَارَکَ وَتعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿وَأَقِیمُوا الصَّلَاۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ وَارْکَعُوا مَعَ الرَّاکِعِینَ﴾(البقرۃ:۴۳)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَالَّذِینَ یَکْنِزُونَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُونَھَا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ أَلِیمٍ.یَوْمَ یُحْمَی عَلَیْھَافِی نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوَی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوبُھُمْ وَظُھُورُھُمْ ھَذَامَاکَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِکُمْ فَذُوقُوا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُونَ﴾(التوبۃ:۳۴،۳۵)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلَاۃَ وَیُؤْتُونَ الزَّکَاۃَ وَھُمْ بِالْآخِرَۃِ ھُمْ یُوقِنُونَ﴾

(النمل:۳)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أَدَّیْتَ زَکَاۃَ مَالِکَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ فِیْہِ.❶

❶صحیح ابن حبان: کتاب الزکاۃ ،باب ذکر البیان بأن المرء إذاأخرج حق اللّٰہ من مالہ......الخ، ج۸ص ۱۱ ،رقم الحدیث: ۳۲۱۶

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّی مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِی نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِی يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا اسمیں زکوۃ ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایمان اور نماز کے بعد سب سے بڑا رکن زکوۃ ہے، یہ ایسا مالی فریضہ اور پاکیزہ عبادت ہے جو پچھلے تقریباً تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی جاری رہی ہے، اور نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بھی اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر عاقل و بالغ صاحب نصاب شخص پر زکوۃ فرض ہے، جو شخص زکوۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو فرض ہونا تسلیم کرے لیکن صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہ کرے وہ سخت گناہگار ہے۔ اب زکوۃ کیوں فرض کی گئی ہے؟

## زکوۃ مال کی پاکی کے لیے فرض کی گئی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

❶ صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب إثم مانع الزکاۃ، رقم الحدیث: ۹۸۷

أَلِيمٍ. يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿

(التوبة: ۳۴، ۳۵)

ترجمہ: اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی، (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

نازل ہوئی، تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑے متفکر ہوئے، ان کی حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری اس فکر کو ابھی دور کیے دیتا ہوں، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ آیت تو آپ کے صحابہ پر بڑی گراں ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ، إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو اسی لئے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے، نیز اللہ تعالیٰ نے میراث کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ جو لوگ تمہارے بعد رہ جائیں وہ ان کا حق ہو جائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اس جوش مسرت سے کہ ایک مشکل آسان ہوگئی ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَلاأُخْبِرُكَ بِخَيْرِمَا يَكْنِزُالْمَرْءُ؟ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ،إِذَانَظَرَ إِلَيْهَاسَرَّتْهُ، وَإِذَاأَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ،وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ. ❶

ترجمہ: کیا میں تمہیں ایک ایسی بہترین چیز نہ بتادوں جسے انسان اپنے پاس رکھ کر خوش ہو؟ وہ نیک بخت عورت ہے کہ اس کی طرف مرد دیکھے تو اس کی طبیعت خوش ہو، جب وہ اُسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کے بچوں کی حفاظت کرے۔

یعنی کہ زکوۃ ادا کرنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔

## زکوۃ اور صدقہ کی وجہ تسمیہ

لفظ زکوٰۃ تزکیہ سے نکلا ہے جس کے معنی پاک کرنے کے ہیں اور زکوۃ کے معنی پاکی نمو و ترقی کے ہیں، چونکہ زکوٰۃ انسان کے لئے بخل و گناہ عذاب سے پاکی و رہائی وطہارت کی موجب اور ترقی مال وطہارت دل کے باعث ہے، لہٰذا اس فعل کا نام زکوٰۃ ہوا، اُسی طرف خدا تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا. (التوبة: ۱۰۳)

اور اس فعل کا نام صدقہ اس لئے ہوا کہ یہ فعل صدقہ دینے والے کے ایمان کی تصدیق کرتا ہے اور اس کی قلبی حالت یعنی صدقہ وصفائی نیت کی یہ علامت ہے۔ ❷

اب زکوۃ کب واجب ہوتی ہے؟

## زکوۃ واجب ہونے کی شرائط

۱......مسلمان ہونا۔

۲......عاقل ہونا۔

❶ سنن أبی داود: کتاب الزکاة ،باب فی حقوق المال،رقم الحدیث: ۱۶۶۴

❷ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ۹۳

۳......بالغ ہونا۔

۴......آزاد ہونا۔

۵......نصاب کے برابر مال کا ہونا۔نصاب سے مراد یہ ہے کہ ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا دونوں کی مالیت کے برابر یا دونوں میں سے ایک کی مالیت کے برابر نقدی ہو یا سامانِ تجارت ہو یا یہ سب ملا کر یا ان میں سے بعض ملا کر مجموعی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر بنتی ہو۔

۶......مال کا ضروریات اصلیہ سے زائد ہونا اور اس مال پر پورا سال گذر جانا۔

یہ تمام شرائط پائی جائے تو بندے پر زکوۃ واجب ہوجاتی ہے اور اپنے اموال میں سے چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکوۃ میں نکالنا ضروری ہے۔

قرآن وحدیث میں زکوۃ ادا کرنے کی بڑی ترغیب آئی ہے اور زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے بڑے سخت الفاظ میں وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

# قرآنِ کریم کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت،فضیلت اور وعیدیں

## نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ (البقرة:۴۳)

ترجمہ:اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو۔

## قیامت کے دن مال گلے کا طوق ہوگا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ: اور جولوگ اس (مال) میں بخل سے کام لیتے ہیں جوانہیں اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے، اس کے برعکس یہ ان کے حق میں بہت بری بات ہے، جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہوگا، قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ اور سارے آسمان اور زمین کی میراث صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

وہ بخل جسے حرام قرار دیا گیا ہے یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کا حکم دیں، انسان وہاں خرچ نہ کرے، مثلاً زکوٰۃ نہ دے، ایسی صورت میں جو مال انسان بچا کر رکھے گا، قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ حدیث میں اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ ایسا مال ایک زہریلے سانپ کی شکل میں منتقل کر کے اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، جو اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ: میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ۔ ❶

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾(التوبة: ۳۴، ۳۵)

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۷۷، ۱۷۸

ترجمہ: اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں، اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی، (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

اسکے علاوہ متعدد مقامات پر زکوۃ ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، احادیثِ مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ ادا کرنے کی خوب ترغیب دی ہے اور زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

## ایمان والے زکوۃ ادا کرتے ہیں

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۳)

ترجمہ: جو نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

## اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والا جہنم سے دور ہوگا

قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى. الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى. وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى. إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى. وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ (اللیل: ۱۷ تا ۲۰)

ترجمہ: اور اس سے ایسے پرہیزگار شخص کو دور رکھا جائے گا جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے۔ حالانکہ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جاتا، البتہ وہ صرف اپنے اس پروردگار کی خوشنودی چاہتا ہے جس کی

شان سب سے اونچی ہے، یقین رکھو ایسا شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو کچھ خرچ کرتا ہے اس میں دکھاوا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے خرچ کرنے سے انسان کو اخلاقی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہت خرچ کرتے تھے، تاہم الفاظ عام ہیں، اور ہر اس شخص کے لئے خوشخبری پر مشتمل ہیں جو ان صفات کا حامل ہے۔ ❶

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت، فضیلت اور وعیدیں

### زکوۃ ادا کرنا مال کا حق ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ فِيهِ. ❷

ترجمہ: جب تم نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی تو یقیناً تم نے وہ حق ادا کیا جو تم پر لازم تھا۔

### زکوۃ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. ❸

---

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۲۹۵

❷ صحيح ابن حبان: كتاب الزكاة، باب ذكر البيان بأن المرء إذا أخرج حق اللّٰه من ماله......الخ، ج۸ ص ۱۱، رقم الحديث: ۳۲۱۶

❸ صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى اللّٰه عليه وسلم بني الإسلام على خمس، رقم الحديث: ۸

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

## مال سے شر زکوۃ ادا کرنے سے دور ہوگا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِکَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْکَ شَرَّهُ. ❶

ترجمہ: جب تم نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی تو یقیناً تم نے اپنے سے مال کا شر دور کر دیا۔ زکوۃ ادا کرنے سے بندے کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ مال سے شر دور ہو جاتا ہے، مال کی حفاظت ہوتی ہے، اور اللہ رب العزت مال میں خوب برکت عطا فرماتا ہے، اور اگر زکوۃ ادا نہ کی جائے تو یہی مال کل قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں اس کو ڈسے گا۔

## جس مال کی زکوۃ ادا نہیں کی گئی وہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا ،فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ -يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ -ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُکَ أَنَا كَنْزُکَ،ثُمَّ تَلاَ:(لا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ)الآيَةَ. ❷

ترجمہ: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوۃ اداء نہ کی تو اس کا مال گنجے سانپ

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الزکوة، ج ا ص ۵۴۷، رقم الحدیث: ۱۴۳۹/ قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❷ صحیح البخاری: کتاب الزکوة، باب إثم مانع الزکوة، رقم الحدیث: ۱۴۰۳

کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا، جس کی دوز بانیں ہوں گی (یا اُس کی آنکھوں کے اوپر دوسیاہ نقطے ہوں گے جس سے اس کی وحشت اور ہولنا کی میں اضافہ ہوگا) قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا، پھراس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر قرآن کی آیت پڑھی اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ برا ہے اور قیامت کے دن یہی مال ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

## سونے اور چاندی کی زکوۃ ادانہ کرنے والوں کی سزا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا،إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ،فَأُحْمِىَ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ،حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ،فَيَرَى سَبِيلَهُ،إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.** ❶

ترجمہ: جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق ادا نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا، اور ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا، اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس

❶ صحیح مسلم: كتاب الكسوف، باب إثم مانع الزكاة، رقم الحديث: ۹۸۷

کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔

## زکوۃ ادا نہ کرنے سے اللہ تعالی بارشوں کو روک دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو:

**لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.** ❶

ترجمہ: (۱) جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں، (۲) جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے، (۳) جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور

❶ سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن، باب العقوبات، ج ۲ ص ۱۳۳۲، رقم الحدیث: ۴۰۱۹/صحیح الترغیب والترہیب: ج ۱ ص ۴۶۸، رقم الحدیث: ۷۶۵

اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے، (۴) جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے، جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں، (۵) جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

## تین چیزوں پر بیعت کرنا

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَایَعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی إِقَامِ الصَّلاۃِ، وَإِیتَاءِ الزَّكَاۃِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. (۱)

ترجمہ: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی نماز قائم کرنے پر، زکوۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔

## قیامت کے دن کون لوگ خسارے میں ہوں گے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ فرمایا "هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں۔ میں سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی

(۱) صحیح البخاری: کتاب الإیمان، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الدِّینُ النَّصِیحَةُ: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِینَ وَعَامَّتِهِمْ، رقم الحدیث: ۵۷

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**هُمُ الأَكْثَرُونَ،إِلَّا مَنْ قَالَ:هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا،فَحَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ،ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،لا يَمُوتُ رَجُلٌ،فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا، لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا،إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ،تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.** ❶

ترجمہ: زیادہ مالدار،سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے،آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا اور آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا (کہ اس طرح ہر طرف کثرت کے ساتھ مال خرچ کرتا رہے)، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں اونٹ یا گائے چھوڑ کر جاتا ہے جس کی اس نے زکوۃ ادا نہ کی ہو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے

## اسلام کے تین حصے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ،لا يَجْعَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ**

❶سنن الترمذی :أبواب الزکوة ،باب ما جاء عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی منع الزکوة من التشدید ،رقم الحدیث:٦١٧

كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَأَسْهُمُ الْإِسْلَامِ ثَلاثَةٌ: اَلصَّلَاةُ، وَالصَّوْمُ، وَالزَّكَاةُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهُمْ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ أَنْ لَا آثَمَ: لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں، ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو، اس کی طرح نہیں کرے گا جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور اسلام کا حصہ تین چیزیں ہیں: نماز، روزہ اور زکوۃ۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کا سرپرست بن جائے، قیامت کے دن اُسے کسی اور کے حوالے نہیں کرے گا اور تیسرے یہ کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ اسے ان ہی میں شمار فرماتا ہے اور ایک چوتھی بات بھی ہے جس پر اگر میں قسم اٹھالوں تو امید ہے کہ میں اس میں بھی حانث نہیں ہوں گا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کی دنیا میں پردہ پوشی فرماتا ہے تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

## زکوۃ نہ دینے والوں کے لئے ہولناک عذاب

احنف بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص آیا جس کے بال اور کپڑے پراگندہ تھے، یہاں تک کہ لوگوں کے پاس کھڑا ہو کر اس نے سلام کیا اور کہا:

بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى

❶ مسند أحمد: مسند النساء، ج ۴۲ ص ۵۵، ۵۶ رقم الحديث: ۲۵۱۲۱/قال المنذری رواه أحمد بإسناد جيد، انظر: الترغيب والترهيب: ج ۱ ص ۱۴۹، رقم الحديث: ۵۴۹

يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ،يَتَزَلْزَلُ.

ترجمہ:مال جمع کرنے والوں کوخوشخبری دے دو کہ ایک پتھر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر وہ ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جوان کے مونڈھے کی ہڈی کے پاس سے (آرپار ہوکر) نکل جائے گا اور وہ پتھر ہلتا رہے گا۔

پھر وہ مڑا اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا، میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات سے ناراض ہوئے جو تم نے کہی، اس نے کہا: وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے، حالانکہ میرے خلیل (دوست) نے کہا ہے، میں نے پوچھا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ میں نے آفتاب کو دیکھا کہ دن کا کون سا حصہ باقی رہ گیا ہے اور میں گمان کرنے لگا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجیں گے، میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا:

مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا،أُنفِقُهُ كُلَّهُ،إِلَّا ثَلاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ،إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا،لَاوَاللَّهِ،لَاأَسْأَلُهُمْ دُنْيَا،وَلا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ،حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ. ❶

ترجمہ: مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین اشرفیوں کے سوا میں کل خرچ نہ کروں اور یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے، یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور ان سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور نہ دین کے متعلق کوئی بات ان سے پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔

❶ صحيح البخاري: كتاب الزكوة ،باب ماأدى زكاته فليس بكنز ،رقم الحديث:١٤٠٧، ١٤٠٨

## زیورات کی زکوۃ نہ دینے کی سزا

حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ ہم زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں میں چاندی کی بڑی بڑی انگھوٹھیاں دیکھیں، آپ نے دریافت فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے اس لئے بنوائی ہیں تاکہ آپ کی خاطر زیب و زینت اختیار کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم اس کی زکوہ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں، یا وہ کہا جو اللہ کو منظور تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هُوَ حَسْبُکِ مِنَ النَّارِ. ❶

تجھے جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہیں۔

## زکوۃ نہ دینے کی صورت میں آگ کے کنگن پہنائے جائیں گے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور میری خالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ أَسْوِرَةً مِنْ نَارٍ؟أَدِّيَا زَكَاتَهُ. ❷

ترجمہ: کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ اللہ ان کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو

❶ سنن أبی داود: کتاب الزکوة ،باب الکنز ما هو؟وزکاة الحلی،رقم الحديث: ۱۵۶۵

❷ مسند أحمد: مسند القبائل ،ج۴۵ص۵۸۶،رقم الحديث: ۲۷۶۱۴/قال الهيثمی رواه أحمدوإسناده حسن ،انظر: مجمع الزوائد: کتاب الزکاة،باب زکاة الحلی، ج۳ص۶۷،رقم الحديث: ۴۳۵۵/قال المنذری رواه أحمدبإسنادحسن،انظر: الترغيب والترهيب: ج۱ص۳۱۲،رقم الحديث: ۱۱۵۳

کنگن پہنائے، اس کی زکوۃ ادا کیا کرو۔

## اللہ کا شکر ہے کہ فاطمہ کو آگ سے نجات دی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے اِن سے روایت ہے کہ بنتِ ہبیرہ ایک دن خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے موٹے چھلے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا: یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ!

أَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ .

ترجمہ: کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار میں بھیج دیا اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا، پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَنْجی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ . ❶

❶ سنن النسائی: کتاب الزینة، باب الکراهیة للنساء فی إظهار الحلی والذهب، رقم الحدیث: ۵۱۴۰

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے فاطمہ کو دوزخ کی آگ سے نجات عطاء فرمائی۔

## زیورات کو پہنا گویا آگ کو پہننا ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ، قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.** ❶

ترجمہ: جو عورت بھی سونے کا ہار گلے میں ڈالے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں اسی جیسا آگ کا ہار ڈالا جائے گا، اور جو عورت بھی اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں ڈالے تو اس کے کانوں میں اسی جیسی آگ کی بالیاں قیامت کے دن ڈالی جائیں گی۔

## زکوۃ نہ دینے کی صورت میں آگ کی مانند ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ، فَالْعَبُوا بِهَا.** ❷

❶ سنن أبی داود: کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذهب للنساء، رقم الحدیث: ۴۲۳۸

❷ سنن أبی داود: کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذهب للنساء، رقم الحدیث: ۴۲۳۶

ترجمہ: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک حلقہ پہنائے تو اسے چاہیے کہ اپنے محبوب کو سونے کا ایک حلقہ پہنا دے، اور جسے پسند ہو کہ اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہنا دے، اُسے چاہیے کہ سونے کا طوق پہنائے، اور جسے یہ پسند ہو کہ اسے آگ کے کنگن پہنائے اسے چاہیے کہ وہ محبوب کو سونے کا کنگن پہنا دے، لیکن تم پر چاندی کا استعمال جائز ہے پس اس سے کھیلا کرو۔

## زکوۃ مال کی پاکیزگی کا ذریعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوتمیم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بہت مالدار، کثیر اہل و عیال اور خاندان والا شخص ہوں، آپ مجھے ہدایت فرما دیں کہ میں کیسے خرچ کروں اور کس کام پر کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ، فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ، وَتَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ، وَالْجَارِ، وَالْمِسْكِينِ.**

ترجمہ: اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ زکوۃ وہ پاکیزگی ہے جو تجھے پاک کر دے گی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرو، اور سوال کرنے والے اور ہمسائے اور مسکین کا حق پہچان لیا کرو۔

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کچھ کم کر دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ، وَالْمِسْكِينَ، وَابْنَ السَّبِيلِ، وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا.**

ترجمہ: پھر قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دیا کرو اور فضول خرچی نہ کیا کرو۔

وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! بس یہ میرے لئے کافی ہے، جب میں اپنے مال کی زکوٰۃ

آپ کے قاصدوں کے حوالے کر دوں تو اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں، میں بری ہو جاؤں گا؟ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**نَعَمْ، إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلَى رَسُولِي، فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا، فَلَكَ أَجْرُهَا، وَإِثْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا.** ❶

ترجمہ: ہاں! جب تم میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دو تو تم اس سے عہدہ برآ ہو گئے اور تمہیں اس کا اجر ملے گا اور گناہ اُس کے ذمے ہوگا جو اس میں تبدیلی کر دے۔

## تین چیزوں سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے

قبیلہ غاضرہ قیس کے حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**ثَلاَثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ عَبَدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ، وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ، وَلَا الدَّرِنَةَ، وَلَا الْمَرِيضَةَ، وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ، وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ.** ❷

ترجمہ: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں سر انجام دے وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا: جو شخص یہ یقین رکھتے ہوئے ایک اللہ کی عبادت کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال خوش دلی اور فراخ دلی سے ادا کرے،

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابه، ج ١٩ ص ٣٨٦، رقم الحديث: ١٢٣٩٤

❷ سنن أبي داود: كتاب الزكوة، باب في زكاة السائمة، رقم الحديث: ١٥٨٢ / الآحادولمثاني لابن أبي عاصم: ج ٢ ص ٣٠٠، رقم الحديث: ١٠٦٢ / قال الشيخ شعيب الأرنؤط في تعليق سندأبي داود "حديث صحيح" قال الألباني "صحيح لغيره" انظر: صحيح الترغيب والترهيب: ج ١ ص ٤٦٠، رقم الحديث: ٧٥٠

بوڑھا، خارش زدہ، بیمار اور گھٹیا جانور زکوٰۃ میں نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سے نہ تو بہترین مال مانگا ہے اور نہ ہی برا مال دینے کا حکم دیا ہے۔

## زکاۃ کے بغیر اسلام مکمل نہیں

عیسیٰ بن خضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی اپنے دادا کلثوم سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ مریسیع والے سال جب وہ مسلمان ہوئے تھے، فرمایا تھا:

إِنَّ مِنْ تَمَامِ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ. ❶

ترجمہ: مالوں کی زکاۃ دینے سے تمہارے اسلام کی تکمیل ہوگی۔

## صحابیِ رسول کا زکوٰۃ میں عمدہ اونٹنی کی ادائیگی اور لسانِ نبوت سے دُعا

حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مصدق بنا کر بھیجا، میں ایک شخص کے پاس پہنچا، جب اس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو اس پر ایک بنت مخاض واجب ہوئی، میں نے کہا: لاؤ ایک بنت مخاض دو تم پر زکوٰۃ میں یہی واجب ہوئی ہے، وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ وہ دودھ دیتی ہے اور نہ اس پر سواری کی جا سکتی ہے، اس کے بجائے یہ خوب فربہ اور جوان اونٹنی لے لو، میں نے کہا: وہ چیز میں نہیں لوں گا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں ہوا، البتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیرے قریب ہی میں موجود ہیں، ان سے جا کر عرض کرو، اگر آپ قبول فرمالیں تو میں لے لوں گا ورنہ واپس کردوں گا، اس نے کہا: اچھا میں چلتا ہوں اور وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ ساتھ لے کر چلا، جب ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو وہ شخص بولا: یارسول! آپ کا قاصد زکوٰۃ کی وصولیابی کے لئے میرے پاس آیا، واللہ

❶ الآحاد والمثانی: ج۴ ص ۳۰۹، رقم الحدیث: ۲۳۳۴/المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۱۸ ص ۸، رقم الحدیث: ۶/سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج ۷ ص ۷۰۵، رقم الحدیث: ۳۲۳۲

اس سے قبل میرے مال کو نہ تو اللہ کے رسول نے ملاحظہ فرمایا اور نہ ہی ان کے قاصد نے دیکھا، تو میں نے اپنے مال کو اکٹھا کیا تو وہ آپ کا قاصد بولا تجھ پر ایک بنت مخاض لازم ہے اور حال یہ کہ بنت مخاض نہ دودھ دیتی ہے اور نہ سواری کے لائق ہے، اس لئے میں نے اس کو ایک جوان اور فربہ اونٹنی دینی چاہی، لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور وہ اونٹنی یہ ہے، اب میں اس کو آپ کے پاس لے کر آیا ہوں، آپ اس کو قبول فرما لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اوپر واجب تو یہی بنت مخاض ہوئی ہے، لیکن اگر تو اپنی خوشی سے اس کو دے رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم قبول کر لیں گے۔ وہ شخص بولا تو پھر یا رسول! یہ لے لیجئے یہ وہی اونٹنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وہ اونٹنی لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں خیر و برکت کی دعا کی۔ (1)

## کون سا صدقہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے

**جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الغِنَى، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ. (2)**

ترجمہ: ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس موقع کے صدقہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ تم تندرستی کی حالت میں صدقہ کرو جبکہ مال

(1) سنن أبي داود: كتاب الزكوة، باب في زكاة السائمة، رقم الحديث: ۱۵۸۳

(2) صحيح البخاری: كتاب الزكاة، باب فضل صدقة الشحيح الصحيح، ج۲ ص ۱۱۰، رقم الحديث: ۱۴۱۹

کی حرص تمہارے اندر موجود ہو۔ تمہیں فقر و فاقہ کا اندیشہ ہو، اور تمہیں اپنی زندگی باقی رہنے کی امید ہو، اس وقت سے زیادہ صدقہ خیرات میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق میں پہنچ جائے تو تم یہ کہنے لگو کہ فلاں کو اتنا دے دیا جائے اور فلاں کو اتنا دے دیا جائے حالانکہ وہ تو فلاں (ورثاء) کا ہو چکا ہے۔

## جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے میں اُس سے لڑوں گا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوۃ کے متعلق فرمایا:

**وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا.** ❶

ترجمہ: اللہ قسم! جس آدمی نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا میں اس سے ضرور ضرور لڑوں گا، کیونکہ یہ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! لوگ جو بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے، اگر آج انہوں نے ادا نہ کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے، سو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہی حق ہے۔

## زکوٰۃ کی ادائیگی کے اسرار اور حکمتیں

۱...... جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اُس کی زندگی کا مدار معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے تب بخل کی پلیدی اُس کے اندر سے نکل جاتی ہے اور اُس کے ساتھ ہی ایمان میں

❶ صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج۲ ص۱۰۵، رقم الحدیث: ۱۳۹۹

بھی ایک شدت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ محنت سے کمایا ہوا اپنا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسبِ خیر ہے، جس سے نفس کی وہ ناپا کی جو سب ناپا کیوں سے بدتر ہے، دور ہوتی ہے کیونکہ یہ حالت بخل سے پاک ہونے کے لئے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا اور محنت سے حاصل کردہ سرمایہ کو محض اللہ دوسرے کو دینا ایک ترقی یافتہ حالت ہے اور اس میں صریح اور بدیہی طور پر بخل کی پلیدی سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور خدائے رحیم وکریم سے تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ اپنے مال عزیز کو خدا کے لئے چھوڑنا نفس پر بھاری ہے اس لئے اس تکلیف کے اٹھانے سے خدا سے تعلق بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور ایمانی شدت اور صلابت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

۲......اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے، اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں، اُمراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے، انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے پس زکوٰۃ دینے کا فعل اور اُس کے آثار مؤثر ظاہر کررہے ہیں اور ہر مزاج سلیم میں یہ بات مرکوز ہے کہ یہ فعل کرنے سے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے، یہ ایسی خصلت ہے جس پر بہت سے اخلاق موقوف ہوتے ہیں جن کا انجام لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی ہے اور جس شخص میں ہمدردی بنی نوع نہیں اُس کے اندر نہایت نقصان ہوتا ہے جس کی اصلاح اس پر واجب ہے اور وہ اصلاح غرباء بنی نوع انسان کو مال دینے سے ہوتی ہے۔

۳......زکوٰۃ وصدقات گناہوں کو دور کرنے اور برکات کو زیادہ کرنے کے بزرگ ترین ذرائع واسباب ہیں۔

۴......شہر کے اندر بالضرور ہر قسم کے لوگ ناتواں اور حاجتمند وغیرہ ہوتے ہیں اور یہ

حوادثات آج ایک پر اور کل دوسرے پر ہوتے رہتے ہیں، پس اگر رفع فقر اور حاجت کا طریقہ اُن میں نہ پایا جائے تو ضرور وہ ہلاک ہو جاویں اور بُھو کے مر جاویں۔ ❶

## نماز بدنی اور زکوۃ مالی عبادت ہے

جس طرح نماز بدنی عبادت ہے اسی طرح زکوۃ مالی عبادت ہے، اس کا ادا کرنا ہر مالدار صاحب نصاب کے ذمہ ہر حال میں ضروری ہے، کوئی اسلامی حکومت اور اسلامی بیت المال زکوۃ کو وصول کرنے والا ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں ادا کرنا ضروری ہے۔

گذشتہ زمانہ کے تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں بھی نماز کی طرح زکوۃ کی ادائیگی فرض تھی، مگر ان سابقہ انبیاء کرام کی شریعتوں میں زکوۃ کا مال فقراء اور مساکین کی ضرورتوں میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ زکوۃ کے مال کو کسی جگہ میں رکھ دیا جاتا تھا، جس کو آسمانی بجلی آکر جلا دیتی تھی، اور یہی زکوۃ قبول ہونے کی علامت تھی۔ امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اس کی اجازت دیدی کہ زکوۃ کے مال کو مسلمانوں کے فقراء، مساکین پر خرچ کیا جائے۔ ❷

## زکوۃ مال کی پاکیزگی کے لئے ہے

اللہ تعالی نے میل سے مالوں کو پاک صاف کرنے کے لئے فرمایا:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (التوبة: ۱۰۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے زکوۃ اس لئے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال کو پاک صاف کرے۔

جب صاحب نصاب آدمی کے نصاب کے مال پر ایک سال کی مدت گذر جاتی ہے تو اس کی میل نکل کر اوپر آجاتی ہے، اگر زکوۃ ادا کر دیتا ہے تو وہ مال میل سے پاک ہو جاتا

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۹۳، ۹۴

❷ روح المعانی: سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۲۷ کے تحت، ج ۳ ص ۲۸۲

ہے اور اگر زکوۃ ادا نہیں کرتا تو وہ میل دوبارہ اس مال میں شامل ہو جاتی ہے اور پورا مال خراب ہو جاتا ہے، اور یہ مال طرح طرح کی ناگہانی اور غیر متوقع آفتوں میں خرچ ہو کر ضائع اور تباہ ہو جاتا ہے۔

## زکوۃ واجب ہونے کے لئے سال گذرنے کی حکمت

شریعت نے زکوۃ کے وجوب کو حکمرانوں کے مرضی پر نہیں چھوڑا کہ جب چاہیں لوگوں سے زکوۃ وصول کرنا شروع کر دیں جیسا کہ ٹیکس میں کرتے ہیں، اور نہ بخیل لوگوں کی مرضی پر رہنے دیا کہ جب چاہیں سالہا سال کے بعد زکوۃ دے دیا کریں، بلکہ یہ نظام ایک مقررہ قانون اور ضابطہ کے تحت سالانہ گردش کے ساتھ قائم کر دیا ہے۔

اور سال کو مقدار کے طور پر متعین کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سال بھر میں مختلف فصلوں کے تمام تغیرات مکمل ہو جاتے ہیں، سیزن پورا ہو جاتا ہے، مالداروں کی آمدنیاں مکمل ہو جاتی ہیں، اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں سامنے آ جاتی ہیں، تجارت کا نفع نقصان سامنے آ جاتا ہے اور جانوروں کی نئی نسل آ جاتی ہے اور چھوٹی نسل بڑی ہو جاتی ہے۔ ❶

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہر سال اس لئے زکوۃ واجب فرمائی کہ ایک سال میں ہر طرح کی فصلوں اور پھل تیار ہو جاتے ہیں اور ایک سال کی مدت کی بنیاد انصاف پر ہے، اگر ہر ہفتے یا ہر مہینے زکوۃ واجب ہوتی تو یہ مالداروں کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی اور اگر زکوۃ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہوتی تو یہ بات مسکین اور ضرورت مندوں کے لئے مضرت کی باعث ہوتی۔ ❷

---

❶ بدائع الصنائع: فصل إماشرائط التی ترجمع إلى المال، ج ٢ ص ١٣

❷ زادالمعاد: فصل فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی الصدقة والزکاة، ج ٢ ص ٥، ٦

## زکوۃ دینے سے اللہ رب العزت کی خوشنودی اور مال میں بڑھوتری ہوتی ہے

اگر ہم زکوۃ نہیں دیتے ہیں تو اللہ کے ایک حکم کا، ایک فریضہ کا عملاً انکار کرنیوالے ہوتے ہیں، جو بڑا گناہ ہے بلکہ کفر ہے، دوسرے ہمارا سارا مال گندہ کا گندہ رہ جائے گا اور جو مال گندہ ہوتا ہے، اس پر اللہ کی پکڑ آتی ہے، جس طرح قارون دنیا کا سب سے بڑا مالدار تھا، اس پر پکڑ کس لیے آئی تھی، اس نے زکوۃ دینے سے انکار کردیا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے کہا کہ بھائی زکوۃ دیدو، اللہ نے تجھ کو اتنا مال دیا ہے، اس نے کہا: میں کیوں دوں؟ یہ تو میری کمائی ہے، اللہ نے اس کو زمین میں دھنسادیا، نیست ونابود کردیا، اس لیے مال کی صفائی انتہائی ضروری ہے، مثال کے طور پر آپ کی گاڑی ہے، اگر اس کی صفائی نہیں کرائیں گے، تو انجن کے اندر کچرا پیدا ہوجائے گا، اور گاڑی نہیں چلے گی، یا یوں سمجھ لیجئے کہ پیٹ میں اگر گڑ بڑ پیدا ہو اور غذا ہضم نہ ہوتی ہو، تو منھ سے بو نکلنی شروع ہوجاتی ہے، اسی طریقہ سے صفائی کا نظام اللہ نے ہر چیز میں رکھا ہے، مال کی صفائی بھی ضروری ہے، جب مال صاف ہوگا اور صاف مال جب ہم کھائیں گے، تو ظاہر ہے کہ ہم جو اعمال کریں گے تو ان میں نور پیدا ہوگا، اور اگر گندہ مال کھائیں گے، زکوۃ نہیں دیں گے، اللہ کے راستہ میں ڈھائی فیصد نہیں دیں گے تو یہ مال گندہ ہوگا، اور جب گندی چیز ہم کھائیں گے تو گندگی پیدا ہوگی، اس لیے جو اسلام کا تیسرا ستون ہے، وہ خطرہ میں پڑ جائے گا، اس لیے مال کو پاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو فرض کیا ہے، اس پر جو مسلمان عمل کرتے ہیں ان کو زکوۃ کے علاوہ صدقہ خیرات بھی کرتے رہنا چاہیے، اس میں دوسرا نکتہ بھی ہے، وہ ہے غریب مسلمانوں کی ضرورت کا پورا کرنا، اور سچی بات یہ ہے اگر تمام مسلمان سو فیصد زکوۃ ادا کرنے لگیں تو مسلمانوں میں ایک بھی غریب نہیں رہے گا، اس لئے اسلام کا یہ

نظام بہت عالی اور بلند ہے۔ ❶

## زکوۃ تنگدست اہلِ علم کو دینا بہتر ہے

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب '' إحياء علوم الدين'' میں لکھا ہے کہ زکوۃ وغیرہ دینے کے لئے ایسے دیندار لوگوں کو تلاش کرے جو دنیا کی طمع وطلب کو چھوڑ کر آخرت کی تجارت میں مشغول ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے: کہ تم پاک غذاء کھاؤ اور پاک لوگوں کو کھلاؤ، نیز یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ نیک کام کرنے والے ہی کو اپنا کھانا کھلاؤ، کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہیں، جب وہ لوگ تنگدست ہوتے ہیں تو ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے، لہذا جن لوگوں کی توجہ دینا کی طرف ہے ایسے ہزاروں افرادکو زکوۃ دینے سے ایسے ایک آدمی کو زکوۃ دینا بہتر ہے جس کی توجہ اللہ تعالی کی طرف ہو اور پرہیزگاروں میں سے بھی ایسے اہل علم کو خاص کردیں جو اپنے علم سے صرف اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کو نفع پہنچارہے ہیں، اور مذہب اسلام کی پختگی اور دینی علوم کی اشاعت اور تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں، کیونکہ علم پڑھنا پڑھانا تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔ ❷

حضرت عبداللہ بن مبارک ہمیشہ اپنی زکوۃ وخیرات اہل علم پر ہی خرچ کرتے تھے اور فرماتے تھے:

**إِنِّي لا أَعْرِفُ بَعْدَ مَقَامِ النُّبُوَّةِ أَفْضَلَ مِنْ مَقَامِ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا اشْتَغَلَ قَلْبُ أَحَدِهِمْ بِحَاجَتِهِ لَمْ يَتَفَرَّغْ لِلْعِلْمِ وَلَمْ يُقْبِلْ عَلَى التَّعَلُّمِ فَتَفْرِيغُهُمْ لِلْعِلْمِ أَفْضَل.** ❸

---

❶ عقائد اورارکان اسلام: ص: ۲۳

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكاة، الفصل الثاني الوظيفة الثامنة، ج ۱ ص ۲۱۹

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكاة، الفصل الثاني الوظيفة الثامنة، ج ۱ ص ۲۱۹

ترجمہ میں نبوت کے درجہ کے بعد علماء کے درجہ سے افضل کسی کا مرتبہ نہیں دیکھتا ہوں، کیونکہ اگر اہل علم تنگدست ہوں گے تو دین کی خدمت نہیں ہو سکے گی جسکی وجہ سے دینی کام میں نقص آ جائے گا، لہذا علمی خدمت کے لئے ان کو فارغ اور بے فکر کر دینا چاہیے، یہ سب سے افضل اور بہتر ہے۔

# زکوۃ اور عشر ادا کرنے والوں کے دنیاوی فوائد وثمرات

## زکوۃ کے دنیاوی اور اخروی فوائد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ زکوۃ کے فوائد وثمرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱......موجودہ دور میں امیر اور غریب کی ایک مستقل خوفناک جنگ جاری ہے ہر جگہ حقوق کی آواز لگ رہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مالداروں کے ذمہ غریبوں کے جو حقوق عائد کئے ہیں اس میں کوتاہی ہوتی ہے، اگر پورے ملک میں سالانہ مالداروں کی دولت کا ڈھائی فیصد ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا، اور امیر طبقہ خوشی سے یہ فریضہ ادا کرتا، اور اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل سالانہ ہوتی تو کچھ عرصہ کے بعد غریبوں کو امیروں سے شکایت نہ ہوتی، اور یہی غریب لوگ امیروں کے مال و دولت کے محافظ بن جاتے اور کوئی غریب نہ رہتا، اور دنیا سے امیر و غریب کی جنگ ختم ہو جاتی اور دنیا راحت وسکون کی جنت بن جاتی۔

۲......خون کی جو حیثیت بدن میں ہے وہی حیثیت مال و دولت کی انسانی معیشت میں ہے، اگر بدن میں خون کی گردش صحیح ہے تو بدن بھی صحیح ہے فالج اور ہارڈ اٹیک کا خطرہ نہیں ہوتا، اور اگر خون کی گردش میں فتور آ جائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، بعض اوقات دل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے،

ٹھیک اسی طرح اگر مال ودولت کی گردش منصفانہ نہ ہوتو پورے معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہوجاتی ہےاور پورا معاشرہ تباہ وبرباد ہوجاتا ہے، راحت وسکون ختم ہوجاتا ہے، چوری ڈکیتی راہ زنی قتل وغارت لوٹ مار کا بازار گرم ہوجاتا ہے، پھر دنیا جہنم بن جاتی ہےاور جہنم میں سکون تلاش کرنا سو فیصد محنت کو ضائع کرنا ہے۔

اللہ تعالی ساری کائنات کے خالق ہیں اس کو ہر چیز کا علم ہے اس نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے زکوۃ وصدقات کا نظام قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جب تک اس نظام کو قائم نہیں کیا جائے گا اور عدل وانصاف کے ساتھ اس پر عمل نہیں کیا جائے گا تب تک معاشرہ درست نہیں ہوگا۔

۳...... پورے معاشرہ کو ایک اکائی تصور کیجئے، اور معاشرہ کے مختلف طبقات کو اسکے اعضاء سمجھئے، آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثہ یا صدمہ سے کسی عضو میں خون جمع ہوکر منجمد ہوجائے تو وہ گل سڑ کر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہہ نکلتا ہے، اسی طرح جب معاشرہ کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے وہ بھی سڑنے لگتا ہے، پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے، کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے، کبھی بیماریوں اور ہسپتالوں میں لگتا ہے، کبھی اونچی اونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہوجاتا ہے۔ قدرت نے زکوۃ صدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے جو دولت کے انجماد کی وجہ سے معاشرے کو جسم پر نکل آتی ہیں۔

۴......انسانوں سے ہمدردی انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے، جس شخص کے دل میں اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی، غربت وافلاس، بھوک، فقر وفاقہ اور تنگ دستی اور زبوحالی کو دیکھ کر تم نہیں آتا وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی صورت میں خونخوار جانور ہے۔

چونکہ ایسے موقعوں پر نفس اور شیطان انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں اس لئے بہت کم آدمی اسکی ہمت کرتے ہیں۔
اللہ تعالی نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کر دیا ہے تاکہ اس فریضہ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔
۵...... مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے، بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکت پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کا عزم کر لیتا ہے۔
بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کر دیتا ہے، کبھی غربت وافلاس کے ہاتھوں تنگ آ کر وہ زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور خودکشی کر لیتا ہے، کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کیلئے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کرتا ہے، اور کبھی فقر وفاقہ کا علاج ڈھونڈنے کیلئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے، اور غیر مسلموں کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کے خلاف وہ کچھ کرتا ہے جو ایک کافر بھی نہیں کر سکتا۔
یہ تمام غیر انسانی حرکات معاشرہ میں فقر و فاقہ سے جنم لیتی ہیں اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صدقات کے ذریعہ ان برائیوں کا دروازہ بند کر دیا ہے۔
۶...... بعض اخلاقی خرابیاں مال و دولت کی فراوانی سے بھی جنم لیتی ہیں، بعض امیر زادوں سے ایسی ایسی غیر انسانی حرکات سرزد ہوتی ہیں انھیں بیان کرنے کی ضرورت

نہیں، حق تعالی نے صدقات وزکوۃ کے نظام کو جاری کر کے مال و دولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائی اور خرابیوں کا بھی علاج کیا ہے تا کہ مالداروں کو غریبوں کی ضرورت وحاجت کا احساس بھی رہے اور غریبوں کی غربت سے سبق بھی حاصل کریں۔

۷......زکوۃ وصدقات سے اللہ راضی ہو جاتا ہے اور مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں اور انسان کی جان و مال آفات سے محفوظ رہتے ہیں۔

۸...... زکوۃ وصدقات دینے سے مال و دولت اور زندگی میں برکت ہوتی ہے اور زکوۃ وصدقات میں بخل کرنے سے آسمانی برکتوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے جو قوم زکوۃ روک لیتی ہے اللہ تعالی ان پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے، اور آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ ❶

## زکوۃ کے ثمرات

۱......زکوۃ دینا اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ بندہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اپنا نہیں سمجھتا بلکہ سب کچھ اللہ ہی کا سمجھتا ہے اور اس پر پختہ یقین رکھتا ہے، اور اس کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہ مال کو قربان کرتا ہے۔

۲...... بندہ زکوۃ دے کر اللہ تعالی سے اپنی بندگی کا تعلق ظاہر کرتا ہے۔

۳......زکوۃ کے ذریعے پریشان حال بندوں کی خدمت اور مدد ہوتی ہے۔

۴...... مال کی محبت اور دولت پرستی جو انتہائی مہلک اور خطرناک روحانی بیماری ہے، زکوۃ اس کا علاج ہے، اور اسکے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔

❶ آپ کے مسائل اوران کا حل مع تغیر: زکوۃ کے مسائل، ج۵ ص۴۸ تا ۵۳

## زکوۃ کی برکت سے متعلق ایک غیر مسلم کا مشاہدہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے ''آپ بیتی'' میں اپنے والد حضرت مولانا یحییٰ صاحب رحمہ اللہ اور بعض لوگوں کے حوالے سے یہ واقعہ لکھا ہے جو نہایت ہی حیرت انگیز اور قابل عبرت ہے، وہ یہ کہ ضلع سہارنپور میں ''بہٹ'' سے آگے انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں، اس کے قرب وجوار میں بہت سی کوٹھیاں کاروباری تھیں، جن میں ان انگریزوں کے کاروبار ہوتے تھے اور ان کے پاس مسلمان ملازم کام کیا کرتے تھے، اور وہ انگریز دہلی، کلکتہ وغیرہ بڑے شہروں میں رہتے تھے، کبھی کبھی معائنہ کے طور پر آ کر اپنے کاروبار کو دیکھ جاتے تھے، ایک دفعہ اس جنگل میں آگ لگی اور قریب قریب ساری کوٹھیاں جل گئیں، ایک کوٹھی کا ملازم اپنے انگریز آقا کے پاس دہلی بھاگا ہوا گیا اور جا کر واقعہ سنایا کہ حضور! سب کی کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی بھی جل گئی، وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، نہایت اطمینان سے لکھتا رہا اس نے التفات بھی نہیں کیا۔ ملازم نے دوبارہ زور سے کہا کہ حضور! سب جل گیا، اس نے دوسری دفعہ بھی لاپرواہی سے جواب دے دیا کہ میری کوٹھی نہیں جلی اور بے فکر لکھتا رہا۔ ملازم نے جب تیسری دفعہ کہا تو انگریز نے کہا میں مسلمانوں کے طریقہ پر زکوٰۃ ادا کرتا ہوں، اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، وہ ملازم تو جواب دہی کے خوف کے مارے بھاگا ہوا گیا تھا کہ صاحب کہیں گے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کی، وہ انگریز کے اس لاپرواہی سے جواب کو سن کر واپس آ گیا، آ کر دیکھا تو واقعی میں سب کوٹھیاں جل چکی تھیں مگر اس انگریز کی کوٹھی باقی تھی۔ ❶

تو ایک غیر مسلم کو کتنا یقین تھا کہ زکوۃ ادا کرنے سے مال محفوظ رہتا ہے اور مال محفوظ بھی رہا، اللہ رب العزت سب کا رب ہے، بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ

❶ آپ بیتی: ج ۲ ص ٦٧

کرتا ہے،بعض اعمال کے دنیاوی ثمرات اللہ رب العزت عطا کرتے ہیں، اخروی ثمرات صرف ایمان والوں کے لیے ہیں۔

## زکوۃ اور عشر ادا کرنے سے اللہ تعالی نے کھیتوں کی حفاظت فرمائی

چودھری صاحب بہت اچھے انسان تھے اور مجھ سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ایک بار میں نے ''مکافاتِ عمل'' ہی کے حوالے سے ان سے کوئی یادگار واقعہ سنانے کی فرمائش کی تو انہوں نے بتایا: چودھری غلام قادر گوجر محکمہ زراعت ہی میں افسر تھے اور میرے دوست تھے،ان کا آبائی تعلق قصبہ مینگڑی تحصیل شکر گڑھ (ضلع نار روال) سے تھے۔ان کے والد زمیندار تھے اور بہت ہی نیک اور خدا ترس انسان تھے، صوم وصلوۃ کے پابند تھے، زکوۃ اور عشر کا اہتمام کرتے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بہت غریب پرور اور حساس تھے، انہوں نے اپنے قصبے کی بیواؤں اور یتیم بچوں کے وظائف مقرر کر رکھے تھے، یتیم لڑکیوں کی شادیوں میں خرچ کرتے اور غریب طالب علموں کی دل کھول کر امداد کرتے تھے۔

غلام قادر گوجر نے بتایا کہ ایک برس چاول کی فصل بالکل تیار ہو چکی تھی کہ چوہوں نے یلغار کر دی اور پورا علاقہ کاٹ کر رکھ دیا لیکن ہمارے کھیتوں میں پُراسرار طور پر دو بڑے بلے آکر بیٹھ گئے اور انہوں نے کسی چوہے کو کھیتوں میں نہیں گھسنے دیا اور ہماری فصل بالکل محفوظ رہی ،اسے معمولی سا بھی نقصان نہ پہنچا۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ زکوۃ اور عشر وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں، انہیں بھی اس کے روحانی ثمرات حاصل ہوتے ہیں، لیکن اللہ کی طرف سے غیر معمولی فضل وکرم ان افراد کے حصے میں آتے ہیں جو غریب پروری اور صدقات وخیرات کا غیر معمولی اہتمام کرتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) مکافات عمل: ص ۳۰

## زکوٰۃ کی ادائیگی کے سبب چوروں سے مال کی حفاظت

ایک واقعہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے نہایت حیرت انگیز بیان کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مظاہر علوم سہارنپور کے ابتدائی محسنین میں سے ایک صاحب حافظ فضل حق تھے، ان کا تکیہ کلام تھا ''اللہ کے فضل سے'' ہر بات میں یہی کہا کرتے تھے کہ اللہ کے فضل سے یہ ہوا، اللہ کے فضل سے وہ ہوا۔ ایک مرتبہ انھوں نے حضرت مولانا محمد مظہر صاحب رحمہ اللہ سے صبح کو یہ عرض کیا کہ حضرت جی! رات تو اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب ہوگیا۔ حضرت بھی یہ فقرہ سن کر ہنس پڑے اور دریافت کیا کہ حافظ جی! اللہ کے فضل سے اللہ کا کیا غضب ہوگیا؟ انھوں نے عرض کیا کہ رات میں سورہا تھا اور مکان میں میں اکیلا ہی تھا، آنکھ کھلی تو دیکھا کہ تین چار آدمی میرے کوٹھے کے کواڑوں کو چمٹ رہے ہیں، میں نے ان سے بیٹھ کر پوچھا کہ کیا تم چور ہو؟ کہنے لگے ہاں ہم چور ہیں۔ میں نے کہا کہ سنو، میں شہر کے رؤساء میں سے ہوں اور مدرسہ کا خزانہ بھی میرے پاس ہے، اور سارا کا سارا اسی کوٹھے میں ہے اور یہ تالا جو اس کو لگا ہوا ہے چھ پیسہ کا ہے، تمہارے باپ دادا سے بھی نہیں ٹوٹنے کا، تم تو تین چار ہو دس بارہ کو اور بلالو، اور اس تالے کو توڑتے رہو، یہ ٹوٹنے کا نہیں۔ میں نے حضرت جی (حضرت مولانا مظہر صاحب) سے سن کر رکھا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوجاتا ہے، میں نے اس مال کی زکوٰۃ جتنی واجب ہے اس سے زیادہ دے دی، اس لیے مجھے اس کی حفاظت کی ضرورت نہیں، اللہ میاں اپنے آپ حفاظت کریں گے۔ حضرت جی! اللہ کے فضل سے میں تو یہ کہہ کر سوگیا، میں جب پچھلے پہر کو اٹھا تو وہ توڑ رہے تھے، میں نے کہا کہ ارے میں نے تو یہ کہہ دیا تھا کہ دس بارہ کو اور بلالو، تو اللہ کے فضل سے ٹوٹنے کا نہیں۔ حضرت جی! یہ کہہ کر میں تو اللہ کے فضل

سے نماز میں لگ گیا اور جب اذان ہوگئی تو میں ان سے یہ کہہ کر میں تو نماز کو جارہا ہوں، تم اس کو لپٹتے رہو۔ پھر حضرت جی! اللہ کے فضل سے وہ سب بھاگ گئے۔ ❶ زکوۃ کی برکت دیکھیں کہ اللہ رب العزت نے اس شخص کے مال کی حفاظت فرمائی۔

## زکوۃ ادا کرنے کا دنیاوی انعام

اصغر علی چودھری بھی دیال سنگھ کالج لاہور میں میرے شاگرد تھے۔ وہ خاموش طبع اور غیر نمایاں طالب علم تھے، مگر ''بی اے'' کے بعد ان کی شادی ایک صنعت کار خاندان میں ہوگئی اور تقدیر نے انہیں ایک بہت بڑی ٹیکسٹائل مِل کا جنرل مینجیر بنا دیا، وہ کروڑوں کے مالک ہوگئے اور حیرت انگیز طور پر اللہ نے انہیں بہت بڑا ظرف عطا کر دیا، وہ زکوۃ پابندی اور باقاعدگی سے نکالتے، انہوں نے فیکٹری کے اردگرد خاصے بڑے علاقے کی بیوہ عورتوں، یتیم بچوں اور غریبوں مسکینوں کے وظائف مقرر کر دیئے، اس کے علاوہ بھی وہ مستحقین کا بہت خیال رکھتے، میری سفارش پر انہوں نے متعدد بیوگان اور غریب طلبہ کے وظائف مقرر کر رکھے ہیں، کتنی ہی یتیم بچیوں کی شادیوں کے اخراجات کا انتظام ہوا ہے اور کتنے ہی قرض خواہوں کو قرض سے نجات ملی ہے۔

اس فیاضی اور خدا ترسی کا اصغر علی چودھری کو دنیا ہی میں یہ انعام ملا کہ ان کی فیکٹری میں کبھی ہڑتال نہیں ہوئی اور ان کا کاروبار انتہائی بحرانی حالات میں بھی کبھی نقصان سے دوچار نہیں ہوا، وہ امراء کے طبقے کے برعکس کسی بھی بیماری میں مبتلا نہیں ہیں اور پرسکون نیند سے لطف اندوز ہوتے ہیں، سیکورٹی کے نقطہ نظر سے بھی ان کا معاملہ بہت عجیب ہے، وہ بہت قیمتی اور جدید پجارو میں سفر کرتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ کوئی گارڈ نہیں ہوتا اور آج تک وہ کسی خطرے یا حادثے سے دوچار نہیں ہوئے، ایک بار ان کی پجارو چوری ہوگئی تھی، لیکن ڈیڑھ ماہ کے بعد مل گئی تھی، اور اس دوران میں یہ پجارو

❶ آپ بیتی: ج ۲ ص ۷۴، ۷۵

ایک گیراج میں محفوظ انداز میں کھڑی رہی تھی۔ ❶

تو زکوۃ ادا کرنے سے اللہ رب العزت ہر طرح سے مال کی حفاظت فرماتے ہیں، اس لئے زکوۃ کی ادائیگی کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، جو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے تو بسا اوقات اللہ رب العزت اِن کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

## ایک سال تک اللہ نے مال کی حفاظت کی

ہشام بن خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں چلا گیا اس حال میں کہ میرے پاس ایک تھیلا تھا جس میں ہزار درہم تھے، ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ تھا، وہ دراہم میری کل جمع پونجی تھے، میں نے وہ تھیلا ایک ستون کے ساتھ رکھ دیا اور نماز پڑھنے لگا، نماز کے بعد اس تھیلے کو وہیں بھول کر واپس چلا آیا، اس تھیلے کو کھونے کی وجہ سے میں بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا اور میرے برے حالات کے بوجھ نے مجھے کچل ڈالا، مگر میں نے ایک سال تک کسی کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اسی ستون کے پاس نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے وہ تھیلا واپس دلوا دے اور حال یہ تھا کہ ایک بڑھیا میرے برابر میں بیٹھی ہوئی میری دعا سن رہی تھی، میں نے اس سے کہا: ایک تھیلا ہے جس کو پچھلے سال میں اسی ستون کے پاس بھول گیا تھا، کہنے لگی: وہ تو میرے پاس ہے اور پچھلے ایک سال سے میں تمہاری منتظر ہوں، پھر وہ بڑھیا وہی تھیلا مجھے دے کر چلی گئی۔ ❷

جب مال حلال کا ہو اور انسان اس کا حق زکوۃ اور صدقہ کی صورت میں پورا نکالے تو اللہ رب العزت غیبی طور پر اُس مال کی حفاظت کرتا ہے، یہاں ایک سال تک اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے تھیلے اور مال کی حفاظت کی۔

---

❶ مکافات عمل: ص ۴۱، ۴۲

❷ الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب السابع، ج ۳ ص ۹۳

## یتیم اور غریب کی خبر گیری کرنے سے اللہ نے پورا کھیت محفوظ کرلیا

یہ بات مجھے چودھری صاحب کے پرانے دوست غلام محمد بھٹی مرحوم نے سنائی، انہوں نے بتایا کہ چودھری صاحب ضلع حصار کی تحصیل فتح آباد میں نائب تحصیل دار تھے۔ ایک مرتبہ وہاں شدید ترین ژالہ باری ہوئی اور علاقے کی ساری فصلیں تباہ و برباد ہوگئیں۔ چودھری صاحب محکمہ مال کے ایک افسر کی حیثیت سے ''خرابہ'' لکھنے کے لئے اپنے عملے کے ساتھ وہاں دورے پر تشریف لے گئے، انہوں نے دیکھا کہ ژالہ باری سے واقعی پورا علاقہ برباد ہوگیا ہے، لیکن حیرت انگیز طور پر عین اس آفت زدہ علاقے کے اندر کچھ کھیت بالکل سلامت ہیں اور انہوں معمولی سا بھی گزند نہیں پہنچا ہے۔ ظاہر ہے یہ منظر بڑا ہی پُر اسرار اور حیران کن تھا، پتہ چلا کہ یہ کھیت ایک مسلمان زمیندار کے ہیں، دورے سے فارغ ہوکر چودھری صاحب خود اس زمیندار کے پاس تشریف لے گئے اور معلوم کیا کہ اس کا کیا خاص عمل ہے کہ مکمل تباہ شدہ علاقے کے اندر اس کے کھیتوں کو معمولی سا نقصان نہیں پہنچا۔

اس زمیندار نے بتایا کہ جب میری کوئی بھی فصل تیار ہوتی ہے تو میں اپنے گاوں کے غرباء و مساکین کو بلا لیتا ہوں اور باقاعدہ وزن کرکے اناج اور بھوسے کا دسواں حصہ ان کے حوالے کر دیتا ہوں اور اپنا حصہ بعد میں گھر لے جاتا ہوں۔

لیکن میں اسی پر اکتفا نہیں کرتا، اس زمیندار نے بتایا کہ: یہ تو شرعی طور پر میرا فرض ہے، میں اس حوالے سے کسی پر احسان نہیں کرتا، یہ نہیں کروں گا تو گنہگار رہوں گا۔ اس کے بعد خاص عمل میں یہ کرتا ہوں کہ اپنے ذرائع سے جائزہ لیتا رہتا ہوں کہ گاؤں میں کسی غریب کے گھر سے یا کسی بیوہ عورت کے گھر سے گندم یا غلہ ختم تو نہیں ہوگیا، وہ ضرورت مند تو نہیں ہے اور جس کے بارے میں مجھے ایسی خبر مل جائے میں بغیر اس

کے طلب کیئے ازخود اس کے گھر میں غلہ پہنچا دیتا ہوں، یہ ہے میرا خاص عمل جس کی وجہ سے میرے کھیت اللہ کی ناراضگی سے مکمل طور پر محفوظ رہے ہیں۔ ❶

میں نے یہ واقعہ ایک محفل میں سنایا تو وزیر آباد کے معروف تاجر شیخ محمد انور مرحوم (سابق امیر جماعتِ اسلام ضلع گوجرانولہ) نے بتایا کہ اسی قسم کا ایک واقعہ ہمارے قریبی قصبے سوہدرہ میں بھی رونما ہو چکا ہے۔ وہاں ایک مرتبہ کیڑے نے چاول کی ساری فصل تباہ کر دی تھی، مگر میاں عبدالخالق کے پچاس ایکڑ پر مشتمل سارے کھیت مکمل محفوظ رہے تھے اور انہیں معمولی سا نقصان نہیں پہنچا تھا اور اس کا سبب بھی یہ تھا کہ میاں صاحب بہت عبادت گزار اور خداترس انسان تھے، غرباء ومساکین کا خاص خیال رکھتے اور انہیں بھوکا ننگا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ❷

## حضرت رابعہ بصریہ کی عبادت اور چوروں سے مال کی حفاظت

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں، طلوعِ فجر کے قریب مصلی پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی، تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس! تو کب تک سوتا رہے گا، جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا۔

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا، آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سورہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اور ساز وسامان اُٹھا کر جانے لگا، مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا، وہ اسی شش وپنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محبّ سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے، ایک دوست محوِ خواب ہے تو دوسرا جاگتا ہے۔ ❸

---

❶ مکافات عمل: ص ۲۷

❷ مکافات عمل: ص ۲۸

❸ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۶۰، ۶۱

## مال کی غیبی حفاظت

مولانا محمد یعقوب دہلوی رحمہ اللہ مکہ معظّمہ کو ہجرت کر گئے تھے،ان کا گھر مکہ معظّمہ میں بہت گلیوں کے اندر تھا۔انکی عادت یہ تھی کہ جو کچھ روپیہ پیسہ ان کے پاس تھا وہ سب ایک تھیلی میں ہروقت اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے،اس میں روپیہ بھی ہوتے اور کھلے پیسے بھی۔غرض جو کچھ نقدان کے پاس تھا وہ سب اس تھیلی میں تھا۔جب بازار جاتے تب بھی وہ تھیلی ساتھ لے جاتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی کچھ محبت اہل اللہ کو نہیں ہوتی،کوئی دنیادار ہوتا تو مال کو چھپا کر رکھتا،زمین میں گاڑ دیتا یا صندوق میں تالا لگا کر رکھتا،مگر یہاں کچھ بھی نہیں ،اس کی پرواہی نہیں کہ کوئی دیکھ لے گا اور چھین لے گا یا چُرا لے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک دن بازار سے کچھ خریدا اور دام نکالنے کے لئے ساری تھیلی الٹ دی۔دام کی مقدار نکال کر باقی پھر اس میں بھرلیا،کسی بدو کی نظر اس پر پڑگئی اور وہ ساتھ ہولیا۔جب وہ گلیوں میں پہنچے تو ایک دم اس تھیلی کو ان کے ہاتھ سے چھین بھاگا۔ان حضرت نے اتنی بھی پروا نہ کی کہ اس کا تعاقب کرتے یا شور مچا دیتے تو محلّہ میں آدمی نکل آتے۔اور اس بدو سے تھیلی چھین لیتے یہی دلیل ہے اس بات کی کہ ان کا تھیلی کو ہروقت ساتھ رکھنا مال کی محبت کی وجہ سے نہ تھا،جیسا کہ بعض دنیاداروں کو دیکھا جاتا ہے کہ اشرفیاں بازو میں باندھے رہتے ہیں کیوں کہ وہ ان کو نہایت محبوب ہوتی ہیں ذرا دیر کو بھی انکا جدا کرنا گوارا نہیں کرتے۔یہاں تو دنیا سے کچھ تعلق ہی نہ تھا،تھیلی جاتی رہی جاتی رہی یہ اپنے گھر میں آگئے۔

قدرتِ خدا دیکھئے کہ دنیادار کیا کچھ حفاظت کرتے ہیں ،تالے صندوق پہرہ چوکی رکھتے ہیں اور یہاں کچھ بھی نہ تھا،مگر یہاں خدائی پہرہ تھا،بدو وہ تھیلی لے تو گیا۔مگر

اب اس کو گلیوں میں راستہ نہیں ملتا۔ جدھر جاتا ہے اُدھر گلی بند۔ بے چارہ بہت حیران پھرا مگر راستہ نہیں ملا۔ اب تو ہوش درست ہو گئے اور سمجھا کہ یہ کوئی اللہ کا خصوصی بندہ ہے...... آخر وہ بدو روپیہ کی تھیلی لئے ہوئے اسی گھر گیا جس میں شاہ صاحب رحمہ اللہ گئے تھے اور پُکارا اپنی تھیلی لے لو مگر کئی بار پکارا جواب نہیں ملا۔ پکار کر کہا معاف ہی کردو مگر خبر ندارد، اب یہ سمجھے کہ میں نے تمامِ حجت کر دیا اب میرے اوپر کوئی الزام نہیں۔ اگر کسی کو لینا ہوتا تو لے لیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاف کر دیا (یہ خبر نہیں کہ ان کا محافظ کوئی اور ہے اس کی معافی کی بھی ضرورت ہے، یہ معاف کر دیں تو وہ معاف نہیں کرتا، بعض جرائم کی مدعی سرکار ہوتی ہے ان میں صاحبِ حق کے معاف کرنے سے بھی مجرم بری نہیں ہوتا) خیر اس نے سمجھا کہ میں اپنا کام کر چکا اور تھیلی لے کر چلا لیکن راستہ پھر نہیں ملتا، اب بہت پریشان ہوا۔ ایک اور تدبیر نکالی کہ محلّہ میں کھڑے ہو کر شور مچایا کہ مجھے لوٹ لیا گیا اور مجھ پر ظلم ہوا۔

محلے والے نکل آئے کہ کیا بات ہے؟ پوچھا کس نے ظلم کیا؟ کہا یہ شخص جو اس گھر میں رہتا ہے۔ اس نے ظلم کیا اس کو بلاؤ، لوگوں نے باوجود اس کی تکذیب کے اتمامِ حجت کے لئے آواز دی، شاہ صاحب نکلے اس نے ہاتھ پکڑ لیا کہ انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ کیا، کہنے لگا میں ان کی ہتھیلی چھین کر بھاگا تھا تو مجھ کو راستہ نہیں ملتا، ان سے کہو اپنی تھیلی لے لیں اور وہ تھیلی سامنے رکھدی کہ یہ لو، شاہ صاحب نے کہا کہ میری نہیں ہے میں کیسے لے لوں، اب لوگ حیران ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص اتنا روپیہ دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمہارا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ میری نہیں ہے میں کیسے لے لوں، اب لوگ حیران ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص اتنا روپیہ دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمہارا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ میرا نہیں، یہ عجیب مقدمہ

ہے، محلے والوں نے کبھی دیکھا تھا کہ یہ تھیلی شاہ صاحب کے ہاتھ میں رہا کرتی ہے۔ اس واسطے یہ تو معلوم ہوگیا کہ یہ شاہ صاحب کی ملک ہے، مگر وہ انکار کرتے ہیں۔تو وہ حیران ہوگئے کہ یہ کیا بات ہے، کسی نے پوچھا کہ یہ تھیلی تو آپ کی ہے، کہا ہاں میری ہی تھی ، مگراب نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ یہ شخص میرے ہاتھ میں سے اس کو چھین کر بھاگا، مجھے خیال ہوا کہ یہ شخص گناہ گار ہوااوراس کے بدلے دوزخ میں جائے گااس سے مجھے نہایت قلق ہوا کہ ایک مسلمان میرے سبب دوزخ میں جائے ، لہٰذا میں نے اسی وقت معاف کردیا تھا کہ اللہ یہ مال میں اس کو ہبہ کرتا ہوں اور بعد ہبہ کے قبضہ بھی ہوگیا،اس لئے اب یہ مال اس کی ملکیت ہوگیااور ہبہ میں رجوع جائز نہیں، سواب میں اس مال کو کیسے واپس لوں۔ ❶

## زکوۃ اور مال کا حق ادانہ کرنے والوں کا بھیانک انجام

### خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کا انجام بد

ملک یمن میں ایک شخص کا باغ تھا وہ اس باغ کے پھل کا ایک بڑا حصہ غریبوں مسکینوں میں صرف کرتا تھا، جب وہ مرگیا اوراس کی اولاد اس کی وارث ہوئی،توان لوگوں نے کہا کہ ہمارا باپ احمق تھا کہ اس قدر آمدنی مسکینوں کو دے دیتا تھا،اگر یہ سب باقی رہے تو کس قدر مال میں اضافہ ہوگا، چنانچہ ایک مرتبہ قسم کھا کر یہ کہنے لگے کہ کل صبح چل کر باغ کا پھل ضرور توڑ لیں گے،ان شاءاللہ بھی نہ کہا اور سو گئے، صبح اُٹھ کر ایک دوسرے کو چلنے کے لیے پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو،اگر تم نے پھل توڑنا ہے، پھر آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے آئے،کوئی مسکین نہ آنے پائے، جب باغ کے پاس پہنچے اور یہ دیکھا کہ باغ تو پورا صاف ہوگیا ہے اور کوئی چیز وہاں موجود

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص۱۶۰ تا ۱۶۳

نہیں ہے، اور ایسا لگ رہا ہے جیسے کھیت کو کاٹ لینے کے بعد جلا کر صاف کر دیا جاتا ہے، تو کہنے لگے ہم راستہ بھول کر کسی اور جگہ آ گئے ہیں، پھر جب غور کرنے کے بعد یقین ہوا کہ یہی ہمارے باغ کی جگہ ہے، ہم بھولے نہیں ہیں تو کہنے لگے کہ " بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ" کہ ہم محروم کر دیئے گئے ہیں، پھر آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگے۔ ❶

علماء نے تصریح کی ہے کہ ان پر عذاب اسی لیے آیا کہ انھوں نے مساکین کا حق جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ ادا نہیں کیا، علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ سزا اس سبب سے ہوئی ہے کہ انھوں نے مساکین (کا حق نہ دینے) کا پختہ ارادہ کیا۔

حاصل یہ ہے کہ ہمارے اموال کی تباہی اور دوسروں کا ان پر قبضہ کر لینا یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ زکوٰۃ جیسا اہم فریضہ ہماری کوتاہی وغفلت کی نذر ہو جاتا ہے۔

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے کتنی سخت وعیدیں ہیں، تو زکوۃ میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے، سال میں ایک بار ڈھائی فیصد دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ رب العزت مال اور بڑھائے گا، اور مال کی حفاظت بھی ہوگی۔

## زکوۃ نہ دینے والا شخص سخت عذاب الٰہی میں گرفتار

محمد بن یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ابوسنان رحمہ اللہ کی زیارت کے لیے گیا، جب وہاں پہنچے تو انہوں نے کہا ہمارے ایک پڑوسی کے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے، چلیں اس کی تعزیت کرتے ہیں، ہم چل پڑے، جب ہم اس کے پاس پہنچے ہمیں دیکھتے ہی اسکی چیخیں نکل گئیں، آنسو تھمتے نہ تھے، ہم نے تعزیت کے

❶ تفسیر قرطبی: سورۃ القلم، آیت نمبر ۲۷ کے تحت، ج ۱۸ ص ۲۴۰ / تفسیر ابن کثیر، آیت نمبر ۲۷ کے تحت، ج ۸ ص ۱۹۷

کلمات کہے اس نے قبول نہ کیے، بہت تسلی دی مگر کسی قسم کی تسلی قبول نہیں کر رہا تھا، پھر ہم نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں کیوں نہ روؤں کہ میرے بھائی کو صبح شام عذاب ہو رہا ہے، ہم نے کہا تجھے کیسے پتہ چلا تو کوئی غیب جاننے والا ہے؟ کہا نہیں بات یہ ہے کہ کل جب ہم نے اس کو دفن کر دیا تو لوگ مٹی ڈال کر واپس آ گئے، میں اس کی قبر کے پاس بیٹھ گیا، اچانک قبر سے آواز آئی کہ مجھے اکیلے قبر میں ڈال دیا، میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں، چنانچہ میں نے اس کی قبر کو کھولا، دیکھا تو قبر سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے، اس کے گلے میں طوق پڑا ہوا تھا، تو بھائی کی محبت میں میں بے تاب ہوا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے طوق کو کھینچنے کی کوشش کی تو میری انگلیاں جل گئیں، وہ ہاتھ بھی اس نے ہمیں دکھایا، چنانچہ میں نے مٹی ڈالی اور بھاگا، اب میں کیوں نہ روؤں اس کی حالت پر، ہم نے پوچھا تمھارے بھائی کا کونسا جرم تھا جس کی وجہ سے وہ عذاب میں گرفتار ہے؟ کہنے لگا وہ نماز بھی پڑھتا تھا، روزہ بھی رکھتا تھا، مگر زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ: اور جو لوگ اس (مال) میں بخل سے کام لیتے ہیں جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے، اس کے برعکس یہ ان کے حق میں بہت بری بات ہے، جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہوگا، قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ اور سارے آسمان اور زمین کی میراث صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے

پوری طرح باخبر ہے۔

ہم نے کہا اللہ کے اس قول کی تصدیق ہوگئی۔ ہم وہاں سے نکلے تو سیدھا حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اوراس آدمی کا قصہ بیان کیا،توانہوں نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ عبرت کے طور پر کبھی کبھی ایساواقعہ احوال برزخ کا دکھا دیتے ہیں:

﴿فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ﴾

ترجمہ: جوشخص عبرت کی آنکھ سے دیکھےتو اسکا اپنا نفع ہےاور جو اندھا ہو جائے تو اس کا وبال اس پر ہے۔ ❶

دیکھیے! زکوۃ ادانہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے عذاب میں مبتلا کردیا۔

## مال کی محبت نے جان لے لی

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خطبات میں ایک واقعہ ہے کہ تھانہ بھون ہی کا ایک قصہ ہے کہ ایک میاں جس کے پاس دوسو(۲۰۰) روپے جمع ہو گئے تھے،جن کوایک لوٹے میں رکھ کر زمین کے اندر گاڑ رکھا تھا،مگرمحبت مال کی یہ حالت تھی کہ روز گِنا کرتا تھا۔کسی دن لڑکوں نے بھانپ لیا وہ موقع کے منتظر رہے آخر ایک دن ملا جی کہیں دعوت میں گئے ہوئے تھے پیچھے لڑکوں نے وہ روپیہ نکال لیا اور خوب عمدہ عمدہ کھانے پکوائے ،اور ملا جی پر اتنا رحم کیا کہ ان کی بھی دعوت کردی، ملا جی خالی الذہن تھے خوشی خوشی دعوت کو چلے گئے ،انہیں ایسے عمدہ کھانے کب ملے ،وہ بڑے خوش ہوئے کھاتے جاتے اور پوچھتے جاتے کہ بھائی آج کیا تقریب تھی جو ایسے کھانے پکوائے گئے ،لڑکوں نے کہا: حضور یہ تو آپ ہی کی جوتیوں کا طفیل ہے،تھوڑی دیر کے بعد ملا جی نے پھر کہا۔آج کیا بات ہے؟ کون مہمان آ گیا ہے جس کے لیے یہ

❶ الكبائر: الكبيرة الخامسة،منع الزكاة، ج ا ص ۳٦ /الزواجر عن اقتراف الكبائر: الباب الأول، ج ا ص ۲۸۵

اہتمام ہوا ہے، پھر بھی لڑکوں نے وہی جواب دیا کہ سب حضور ہی کے طفیل ہے، اس پر ایک لڑکے کو ہنسی آ گئی تو ملا جی کھٹک گئے کہ شاید میرے روپوں پر ان کا ہاتھ پڑ گیا ہے جب ہی یہ بار بار اس کو میرا طفیل بتاتے ہیں۔

بس اب تو کھانا پینا بھول گئے، اندھے باؤلوں کی طرح سیدھے حجرے میں آئے اور کھودا تو روپیہ ندارد، بس فوراً ہی جان نکل گئی، لوگوں نے سنا تو دوڑ پڑے یہ کیا قصہ ہے معلوم ہوا کہ روپے گم ہونے پر اتنا صدمہ ہوا، یہ قصہ بستی میں مشہور ہوا تو اس وقت تھانہ بھون میں ایک عالم سعد الدین صاحب تھے، انہوں نے فرمایا کہ یہ روپیہ منحوس ہے جس نے ایک مسلمان کی جان لے لی اس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے بلکہ جنازہ کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے۔

چنانچہ اہلِ محلّہ نے اس کی تعمیل کی اور کسی نے ان روپوں کو ہاتھ نہ لگایا بلکہ ان کو ایک تھیلی میں رکھ کر قبر میں میاں جی کے ساتھ دفن کر دیا، کفن چوروں کو خبر لگی، انہوں نے کہا کہ مولوی کی تو عقل جاتی رہی خواہ مخواہ اتنا روپیہ زمین میں گاڑ دیا۔ چلو اس کو نکالنا چاہیے چنانچہ رات میں ایک شخص نے قبر کھودی تو دیکھا کہ سب روپے کفن سے باہر سینے کے اوپر ترتیب وار رکھے ہوئے ہیں اور خوب چمک رہے ہیں، یہ خوش ہوا کہ اب تو اور آسانی ہوئی اوپر ہی سے سب سمیٹ لوں گا بس انگلی ہی روپوں پر لگی تھی کہ چیخ مارتا ہوا بھاگا، وہ روپے عالم برزخ کی آگ سے دہک رہے تھے جن سے میت کو عذاب دیا جا رہا تھا، پھر اس کفن چور کی یہ حالت ہوئی کہ ہر وقت ایک آبخورہ ہاتھ میں لیے پھرتا تھا، جس میں وہ انگلی ہر وقت ڈوبی رہتی تھی اس طرح کچھ تسکین رہتی اور جہاں پانی بدلنے کے لیے آب خورہ سے انگلی نکالتا تو فوراً چیخیں مارنے لگتا کہ ہائے میں جلا، ہائے میں مر گیا۔ (۱)

(۱) ملفوظات حکیم الامت: ج ۱۸ ص ۲۲۲ ملفوظ نمبر ۵۳۴

## زیورات کی زکوۃ نہ دینے والی عورت زیورات کیساتھ دفن ہوگئی

بھائی مسعود صاحب نے بتایا کہ ان کے علاقے میں ایک امیر گھرانے کی عورت تھی اور اس کو زیورات پہننے کا بہت شوق تھا، کانوں میں گردن، ہاتھ، پاؤں میں ہر وقت سونے کے زیورات رہتے تھے اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تھی، کئی دفعہ لوگوں نے اس کو تاکید کی مگر اس بی بی نے انکار کر دیا، جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ زیورات اس کے جسم کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ مرنے کے بعد رشتہ داروں نے زیورات اتارنے چاہے تو ناممکن پایا کیوں کہ زیورات کافی تھے اور ان کا کاٹنے سے جسم کٹتا تھا۔

ایک عالم دین کو بلا کر یہ حالت دکھائی تو اس نے بتایا: کہ ''یہ آپ علیحدہ نہیں کر سکتے بی بی کو زیورات کے ساتھ دفن کرنا ہوگا'' چنانچہ مجبوراً ایسا ہی کیا گیا، بی بی کا لڑکا روزانہ اپنی ماں کی قبر پر جا کر کچھ ایصال ثواب کے لئے پڑھ آتا تھا، ایک دن اس نے اندر سے چیخنے کی آواز سنی اور آواز بھی اس کی ماں کی تھی، اس نے سمجھ لیا کہ اس کی والدہ تکلیف میں ہے، قبر کو کھولا تو ہیبت ناک منظر دیکھا، کیا دیکھا کہ زیورات سرخ رنگ کے تھے اور آگ کی طرح اس کی ماں کو عذاب پہنچا رہے تھے، قبر کو بند کر کے روتا رہا اور اپنی ماں کے لیے استغفار کرتا رہا۔ [1]

## زکوۃ کی ادائیگی سے نفرت کرنے والی عورت کا انجام

ایک زمیندار گھرانے کی صاحب حیثیت ماں باپ کی اکلوتی بیٹی کو ورثے میں بہت بڑی جائیداد، ڈھیروں سونا اور نقد روپے ملے، روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اسے سخت کوفت ہوتی، اگر کوئی خاتون اسے مسجد مدرسہ وغیرہ بنوانے یا کسی یتیم اور بیوہ

[1] ناقابل فراموش سچے واقعات: ۲۸، ۲۹

کی مدد کرنے کو کہتی تو اس کا چہرہ مکدر ہو جاتا۔

میں نے اسے آخری بار ۱۹۶۸ء میں بستر مرگ پر بے ہوشی کی حالت میں سول ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت (I.C.U) کے وارڈ میں دیکھا، اس کی نبضیں ڈوب چکی تھیں، سانس رک رک کر وقفوں وقفوں سے آرہی تھی اور آنکھیں پتھرا چکی تھیں، ڈاکٹر صاحب قریب کھڑے تھے تاکہ اس کی موت کا سرٹیفکیٹ دے کر رخصت ہوں، اچانک اس کے بدن نے حرکت شروع کردی، اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے، رونگٹے کھڑے ہوگئے، جسم سے پسینہ بہہ نکلا اور اس کے ہونٹ ہلنے لگے، سب لوگوں نے سنا کہ وہ تھرائی ہوئی آواز میں ''سانپ سانپ'' کہہ کر اس سے بچنے کے انداز میں ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی۔

میں یہ مشاہدہ کر کے خوفزدہ ہوگیا اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھا: کہ طبی نقطہ نظر سے آپ اس کی آخری حرکت کو کیا نام دیں گے؟

ڈاکٹر صاحب نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لیے یہ مشاہدہ کسی طبی معجزے سے کم نہیں، یہ حرکت اور سانپ سانپ کی آوازیں بلاشبہ ایک میت کے منہ سے نکلی ہیں، اس گہری بے ہوشی کے عالم میں وہ بول سکتی تھی نہ حرکت کر سکتی تھی۔ ❶

تو زکوۃ کی ادائیگی نہ کرنے والی عورت عذاب میں مبتلا ہوگئی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ مال کو گنجے سانپ کی صورت دے دی جائے گی اور وہ صاحبِ مال کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جسے تو دنیا میں جمع کرتا تھا۔ اس لیے اللہ رب العزت نے مال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے دینے والا بنایا ہے لینے والا نہیں۔ نہایت خوش دلی کے ساتھ شرعی فریضہ سمجھ کر اہتمام سے ادا کریں، اس سے

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۴۳۰، ۴۳۱

آپ کا مال محفوظ ہوگا اور ہر آئے دن اُس میں برکت ہوگی ،اللہ کے نام پر دینے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا، جتنا دیتے ہیں اُس سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے، جیسے کنواں سے جتنا پانی نکالیں اور آجاتا ہے، کم نہیں ہوتا۔

اللہ رب العزت ہم سب کو مال کا شکرادا کرنے کی اور حساب کر کے مستحقین تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

# ۶......روزے کی اہمیت وفضیلت اوراسلافِ امت کا روزں کا اہتمام

اَلْحَمْدُلِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.أَمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(البقرة:۱۸۳)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ .❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ:شَهَادَةُأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ،وَإِقَامُ الصَّلَاةُ،وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ،وَالحَجُّ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ.❷

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صداحترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

❶صحیح البخاری: کتاب الصوم:باب:هل يقول انی صائم اذا شتم، رقم الحديث۱۹۰۴

❷صحیح البخاری: کتاب الإیمان،باب قول النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بنی الإسلام علی خمس،رقم الحديث:۸

میں نے جن آیات اوراحادیث کا تذکرہ کیاان میں رمضان کے روزوں کی اہمیت اور فرضیت کا بیان ہے، روزہ نام ہے عبادت کی نیت سے صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا۔ یہ عبادت اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں بھی کیفیت وکمیت کے فرق کے ساتھ مشروع تھی اوراس امت میں بھی مشروع ہے،قرآن وحدیث میں رمضان کے روزے کی فرضیت اورفضیلت کو بڑے اہتمام سے بیان کیا ہے۔

# قرآن کریم کی روشنی میں روزوں کی اہمیت وفضیلت

## رمضان کے روزوں کی فرضیت

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيْقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.﴾ (البقرة: ۱۸۳)

ترجمہ: ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو۔ گنتی کے چند دن روزے رکھنے ہیں، پھر بھی اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے،اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کر (روزے کا) فدیہ ادا کردیں،اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے،اوراگر تم کو سمجھ ہو تو روزے رکھنے میں تمہارے لیے زیادہ بہتری ہے۔

## جو رمضان کا مہینہ پائے وہ روزے رکھے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾(البقرة: ۱۸۴، ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں، لہذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تاکہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔ (آسان ترجمہ قرآن: ص ۹۷)

## ایمان والوں کی نو صفات

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾(التوبة: ۱۱۲)

ترجمہ: (جنہوں نے یہ کامیاب سودا کیا ہے وہ کون ہیں؟) توبہ کرنے والے! اللہ کی بندگی کرنے والے، اس کی حمد کرنے والے، روزے رکھنے والے، رکوع میں جھکنے

والے، سجدے کرنے والے، نیکی کی تلقین کرنے والے، اور برائی سے روکنے والے، اوراللہ کی قائم کی ہوئی حدوں کی حفاظت کرنے والے، (اے پیغمبر) ایسے مؤمنوں کو خوشخبری دے دو۔

## قرآن مجید میں روزے دار کو "السَّائِحُونَ" سے کیوں تعبیر کیا گیا

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ)،وَ"السَّائِحُونَ"هُمُ الصَّائِمُونَ،وَسُمِّيَ الصَّائِمُ سَائِحًا،لِأَنَّ الَّذِي يَسِيحُ فِي الْأَرْضِ مُتَعَبِّدًا لَا يَكُونُ لَهُ زَادٌ،فَحِينَ يَجِدُ يَطْعَمُ،فَالصَّائِمُ كَذَلِكَ يَمْضِي نَهَارُهُ لَا يَطْعَمُ شَيْئًا.** ❶

ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں: (اللہ) کی حمد کرنے والے، روزے رکھنے والے۔ "اَلسَّائِحُوْنَ" سے مراد روزے رکھنے والے اس کے پاس کوئی توشہ نہیں ہوتا، پس ہیں، روزے دار کو سائح کہا گیا اس لیے یہ بندگی کرتے ہوئے زمین پر چلتا ہے، جب کھانا پالے تو کھالیتا ہے، اسی طرح روزے دار بھی اپنا دن گزارتا ہے کچھ بھی نہیں کھاتا۔

## ایمان والے روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

**﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا**

❶ شرح السنة: كتاب الصيام، باب فضل الصوم، ج٦ ص ٢١٩

وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾(الأحزاب :۳۵)

ترجمہ: بیشک فرمانبردار مرد ہوں یا فرمانبردار عورتیں مومن مرد ہوں یا مومن عورتیں، عبادت گزار مرد ہوں یا عبادت گزار عورتیں، سچے مرد ہوں یا سچی عورتیں، صابر مرد ہوں یا صابر عورتیں، دل سے جھکنے والے مرد ہوں یا دل سے جھکنے والی عورتیں صدقہ کرنے والے مرد ہوں یا صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد ہوں یا روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد ہوں یا حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور شاندار اجر تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات میں واضح طور پر روزوں کی اہمیت، مقام، فضیلت اور فرضیت کو بیان کیا گیا ہے۔

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں روزوں کی اہمیت وفضیلت

### روزہ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے

آپ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُأَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةُ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. ❶

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

### رمضان کے روزے اللہ نے فرض کئے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس، رقم الحديث: ۸

كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ،وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الكَعْبَةُ ،فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ،وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ. ❶

ترجمہ: رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے تو رکھے اور جس کا جی نہ چاہے تو وہ نہ رکھے۔

پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے روزے رکھنا اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے،اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے روزے اللہ رب العزت نے فرض کیے ہیں،اب دیگر روزوں کی فرضیت ختم ہوگئی ہے۔

## روزوں کی چھ قسمیں

۱......فرض جیسے رمضان کے روزے۔

۲......واجب ، پھر اسکی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم: واجب معین جیسے کسی خاص دن روزہ رکھنے کی منت ماننا۔ دوسری قسم: واجب غیر معین جیسے کفارات کے روزے یا قضاء روزے۔

۳......سنت جیسے یوم العاشوراء اور یوم عرفہ کا روزہ۔

۴......نفل جیسے ایام بیض کے روزے اور جمعرات اور پیر کا روزہ۔

۵......مکروہ تنزیہی جیسے صرف یوم عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کا روزہ رکھنا اور اس کے ساتھ نو یا گیارہ کا روزہ نہ ملانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میں

❶ صحیح البخاری: کتاب الحج،بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: جَعَلَ اللَّهُ الكَعْبَةَ البَيْتَ الحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ،رقم الحدیث: ۱۵۹۲

اگلے سال تک رہا تو نو محرم الحرام کا روزہ بھی رکھوں گا۔ ❶

۶ ......مکروہ تحریمی جیسے عیدین کے دن روزہ رکھنا اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ یہ ایام کھانے پینے کے ایام ہیں، (اس لئے میں اللہ رب العزت کی طرف سے بندے کی مہمان نوازی ہے اس لئے اُسے روزے سے منع کیا گیا ہے، دین نام ہے اطاعت کا۔) ❷

احادیثِ مبارکہ میں رمضان کے روزوں کی اہمیت اور فضائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس پر ملنے والے اجر وثواب کو بھی اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔

## روزوں کے برابر کوئی عمل نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟

کونسا عمل افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. ❸

روزہ رکھو، اسکے برابر کوئی نہیں ہے۔

## روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب أیّ یوم یصام فی عاشوراء، رقم الحدیث: ۱۱۳۴ ۱۲

❷ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب تحریم صوم أیام التشریق، رقم الحدیث: ۱۱۴۱ / نور الایضاح: کتاب الصوم: فصل فی صفة الصوم وتقسیمه، ج ۱ ص ۱۲۶، ۱۲۷

❸ سنن النسائی: کتاب الجنائز: فضل الصیام، رقم الحدیث: ۲۲۲۲

**ثَلاثَةٌ لا تُـرَدُّ دَعْـوَتُهُـمْ: وَالإِمَـامُ الـعَـادِلُ، اَلـصَّـائِـمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الـمَظْلُومِ تُحمَلُ عَلَى فَوْقَ الغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ.** ❶

ترجمہ: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، عادل حکمران کی، روزے دار کی یہاں تک افطار کرے، مظلوم کی، اللہ تعالی انکی دعاؤں کو بادلوں سے اوپر اٹھالیتے ہیں، اور انکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تمھاری مدد کروں گا اگر چہ کچھ وقت گذر جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے دار کی اتنی فضیلت ہے کہ اللہ رب العزت روزے دار کی دعا رد نہیں فرماتے۔

## روزہ داروں کیلئے جنت مخصوص دروازہ ہے

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّ فِي الْـجَـنَّةِ بَـابًـا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لا يَـدْخُـلُ مِـنْـهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.** ❷

ترجمہ: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا، کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازہ سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

---

❶ مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج١٣، ص ٤١٠، رقم الحديث: ٨٠٤٣

❷ صحيح البخاري: كتاب الصوم: باب: الريان للصائمين، رقم الحديث: ١٨٩٦

چونکہ ریان کا معنی ہے ''سیراب کرنے والا'' دنیا میں انہوں نے پیاس برداشت کی اللہ تعالی قیامت کے دن اِن کو جنت کی نہروں اور حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔

## عمر بھر روزہ رکھنا رمضان کا بدل نہیں ہوسکتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ.** ❶

ترجمہ: جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑا وہ اگر پورے زمانے روزہ رکھے تو اسکی قضا نہیں ہوسکتی۔

## روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتے ہیں:

**كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.** ❷

ترجمہ: ابن آدم کا ہر عمل اُس کے لئے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

روزے کا بدلہ اللہ تعالی خود دیگا، اللہ تعالی جو تمام جہان کا رب ہے، بدلہ دینے میں سخاوت سے کام لے گا، کم نہیں دیگا، اور اللہ رب العزت اپنی شیانِ شان بدلہ عطا فرمائے گا۔ اور بعض شارحین حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ روزے کا بدلہ میں خود ہوں۔

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، ج۳ص ۳۲/السنن الكبرى للنسائي: كتاب الصيام، ج۳ص ۳۵۷

❷ صحيح البخاري: كتاب الصوم: باب: هل يقول إني صائم إذا شتم، رقم الحديث ۱۹۰۴

## روزے کی دیگر عبادت پر فضیلت کی وجہ

روزہ کودوسری عبادتوں پرفضیلت دووجهوں سے حاصل ہے،ایک وجہ تو یہ ہے کہ روزہ کھانے پینے اور جماع کرنے سے رکنے کا نام ہے۔ یہ تمام اعمال باطنی ہیں،ان میں سے کوئی عمل ایسانہیں ہے جوآنکھ سے نظرآئے، باقی تمام عبادات نظرآنے والی ہیں، روزہ کوخدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا،اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ دراصل باطن کے صبر کا نام ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ دشمن خدا شیطان لعین پر غلبے کا دوسرا نام ہے،شیطان بندگان خدا کو بہکانے کے لیے شہوات وخواہشات کے ذرائع اختیار کرتا ہے،کھانے، پینے سے ان شہوتوں کوقوت حاصل ہوتی ہے۔اورروزہ رکھنے سے انسانی خواہشات اورشہوات کم ہوجاتی ہیں،توروزانسان کے لئے گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔❶

## روزے کی جزاء کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی جانے کی حکمت

روزہ کی نسبت خداوندقدوس کی طرف خاص طور پراسی لیے کی گئی ہے کہ روزے سے شیطان کا قلع قمع ہوتا ہے، اس کے چلنے کی جگہیں اورراہیں مسدود ہوتی ہیں، اپنے دشمن کی بیخ کنی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی خاص مدداورنصرت سے نوازتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی مددنصرت بندے کی مددونصرت پرموقوف ہے۔ارشاد باری ہے :

إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ .(محمد:۷)

ترجمہ:اگرتم اللہ کی مددکروگےتووہ تمہاری مددکرےگااورتمہارےقدم جمادےگا۔

خلاصہ کلام ......خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوشش کی ابتدا بندے کا فعل ہے اور ہدایت کی جزاءدینااللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشادفرمایا گیاہے:

❶إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصوم الفصل الثاني،ج ۱ ص ۲۳۱، ۲۳۲

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا .(العنکبوت: ٦٩)

ترجمہ: اور جولوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم ان کو اپنے (قرب وثواب یعنی جنت کے) راستے ضرور دکھادیں گے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ.(الرعد: ١١)

ترجمہ: واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی (صلاحیت کی) حالت کو نہیں بدل دیتے۔ ❶

## روزے کا بدلہ اللہ رب العزت کیسے عطا فرمائیں گے؟

ایوب بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا جو حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سوال کر رہا تھا:

مَا تَقُولُ فِيمَا يَرْوِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ؟

ترجمہ: اس روایت کے بارے میں کیا کہتے ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے نقل کرتے ہیں کہ ہر ابن آدم کا بدلہ اس کے لیے ہے مگر روزہ میرے لیے ہیں اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا؟

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا مِنْ أَجْوَدِ الْأَحَادِيثِ وَأَحْكَمِهَا،إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحَاسِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدَهُ وَيُؤَدِّى مَا عَلَيْهِ مِنَ الْمَظَالِمِ مِنْ سَائِرِ عَمَلِهِ حَتَّى لا يَبْقَى إِلَّا الصَّوْمُ،فَيَتَحَمَّلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَظَالِمِ وَيُدْخِلُهُ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصوم الفصل الثانی، ج ١ ص ٢٣١، ٢٣٢

بِالصَّوْمِ الْجَنَّةَ. ❶

ترجمہ: یہ تمام احادیث سے زیادہ اجود اور احکم ہے، جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی اپنے بندوں سے حساب لے گا اور جتنے ظلم بندے پر ہوئے اس کے اعمال سے ادائیگی ہوگی، سارے اعمال ختم ہوجائیں گے صرف روزہ باقی رہے گا، پھر مظالم میں سے جو باقی ہو اللہ تعالی اپنے طرف سے ادائیگی کریں گے اور اس روزے کے بدلے اسکو جنت میں داخل کریں گے۔

## روزے میں دکھاوا اور ریاکاری نہیں ہے

امام ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَعْمَالَ الْبِرِّ كُلَّهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَجْزِي بِهَا،فَنَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا خَصَّ الصَّوْمَ بِأَنْ يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى جَزَاءَهُ،لِأَنَّ الصَّوْمَ لَيْسَ يَظْهَرُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بِلِسَانٍ،وَلَا فِعْلٍ فَتَكْتُبُهُ الْحَفَظَةُ،إِنَّمَا هُوَ نِيَّةٌ فِي الْقَلْبِ،وَإِمْسَاكٌ عَنْ حَرَكَةِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ،يَقُولُ:فَأَنَا أَتَوَلَّى جَزَاءَهُ عَلَى مَا أُحِبُّ مِنَ التَّضْعِيفِ،وَلَيْسَ عَلَى كِتَابٍ كُتِبَ لَهُ. ❷

ترجمہ: ہم سب جانتے ہیں کہ تمام اعمال اللہ کے لیے ہوتے ہیں اور وہی اسکا بدلہ دے گا، پس ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے روزے کو خاص کیا اس طور پر کہ اسکے جزا کا وہی متولی اور سرپرست ہے، اس لیے کہ روزہ نہ انسان کی زبان سے ظاہر ہوتا اور نہ ہی فعل سے کہ اسکو فرشتے لکھ لیا کریں، یہ صرف دل میں نیت کا اور کھانے پینے سے روکنے کا نام ہے، تو اللہ تعالی فرماتے ہیں: اسکی جزا کا میں ہی متولی ہوں، اور میں اپنی خوشنودی سے اِسے تو ڈبل دوں گا، کسی کتاب پر تحریر نہ ہوگا۔

---

❶ شعب الإيمان: الصيام، ج۵ ص ۲۰۴،رقم الحديث: ۳۳۰۹

❷ شرح صحيح البخارى لابن بطال: كتاب الصوم ،باب فضل الصوم ، ج۴ ص ۱۰

## روزے دار کیلئے دوخوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. ❶

ترجمہ: روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے سبب سے خوش ہوگا۔

دیکھیں! انسان کو دو خوشیاں ہوتی ہیں، ایک خوشی تب ہوتی ہے جس وقت وہ افطاری کرتا ہے، اس لیے جب مغرب کی نماز کے لیے آتے ہیں، ہشاش بشاش ہوتے ہیں، مسکراتا ہوا انسان آتا ہے، راستہ میں جو ملتا ہے خندہ پیشانی سے ملتا ہے، افطاری کے وقت دل بڑا خوش ہوتا ہے۔ دوسری خوشی تب ہوگی جب اللہ تعالی سے قیامت کے دن ملے گا، اور اللہ تعالی اسکو روزے کا بدلہ دیگا تو یہ خوش ہوگا۔

اسکے علاوہ بھی روزے کے بہت سے فضائل ہیں، تو رمضان کے روزے رکھنے کا بھر پور اہتمام کرنا چاہئے، معمولی اعذار کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ رمضان کے روزوں کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی روزہ رکھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، احادیثِ مبارکہ میں اِن روزوں کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

## سال بھر میں مسنون روزے

### ا...... یوم عاشوراء کا روزہ

یوم عاشوراء محرم الحرام کی دس تاریخ کو کہا جاتا ہے، اس دن روزہ رکھنے سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح البخاری: كتاب الصوم: باب: هل يقول انى صائم اذا شتم، رقم الحديث: ۱۹۰۴

صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. ❶

ترجمہ: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہونگے۔

البتہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ یہود شکرانہ کے طور پر عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عاشورہ کے روزہ کے ساتھ نومحرم کو بھی روزہ رکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا، کہ آئندہ سال میں زندہ رہا تو نومحرم کو بھی روزہ رکھوں گا، اس بناء پر فقہاءِ کرام نے عاشورہ کے ساتھ نومحرم کے روزہ کو مستحب قرار دیا ہے اور مشابہتِ یہود کی بنا پر صرف عاشورہ کا روزہ رکھنے کو مکروہِ تنزیہی قرار دیا ہے، تاہم اگر کسی بنا پر دو روزے رکھنا دشوار ہو تو صرف عاشورہ کا روزہ رکھ لینا چاہیے تاکہ اس کی فضیلت سے محرومی نہ ہو۔

عاشوراء کے روزہ کی تین صورتیں ہیں:

(۱) نویں، دسویں اور گیارہویں تینوں کا روزہ رکھا جائے۔

(۲) نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں کا روزہ رکھا جائے۔

(۳) صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے۔

ان میں پہلی شکل سب سے افضل ہے، اور دوسری شکل کا درجہ اس سے کم ہے، اور تیسری شکل کا درجہ سب سے کم ہے، اور تیسری شکل کا درجہ جو سب سے کم ہے اسی کو فقہاء نے کراہتِ تنزیہی سے تعبیر کردیا ہے، ورنہ جس روزہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہو اور آئندہ نویں کا روزہ رکھنے کی صرف تمنا کی ہو اس کو کیسے مکروہ کہا جاسکتا ہے؟ تو افضل یہ ہے کہ دسویں کیساتھ نویں یا گیارہویں دن کا بھی روزہ رکھیں۔

❶ سنن الترمذي: أبواب الصوم، باب ما جاء في الحث على صوم يوم عاشوراء، رقم الحديث: ۷۵۲

## ۲......یومِ عرفہ کا روزہ

یومِ عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو کہا جاتا ہے،اس دن روزہ رکھنے بھی بڑی فضیلت ہے،حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ،إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ.** ❶

ترجمہ: جوعرفہ کے دن روزہ رکھے گا مجھے امید ہے اللہ سے اللہ اس کے ایک سال گزشتہ اورایک سال آئندہ کے گناہ معاف کردے گا۔

توعمل بہت مختصر ہے اور فضیلت بہت زیادہ ہے اس لئے انسان اس کا بھی اہتمام کرے،سال میں ایک دن آتا ہے،اسکی اتنی بڑی فضیلت ہے تو موقع ہاتھ سے نہ جائے،ہوسکے تو عشرہ ذی الحجہ کے پورے روزے رکھے جائے،حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

**مَامِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ ، فَقَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَاالجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَلَاالجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِکَ بِشَيْءٍ.** ❷

ترجمہ:اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کوان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ

---

❶سنن الترمذی:أبواب الصوم،باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة،رقم الحديث: ۷۴۹

❷سنن الترمذی:أبواب الصوم :باب ما جاء فی العمل فی أيام العشر، رقم الحديث: ۷۵۷

ہیں۔صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں، مگر ایہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے (بلکہ مال خرچ کردے اور جان کی قربانی دے دے۔)

یہاں بات یہ سمجھ لینی چاہیے کہ عرفہ کے دن، جو دراصل حج کا اہم ترین دن ہے، روزہ کی یہ فضیلت غیر حاجیوں کے لیے ہے کہ اس طرح حجاج کرام پر نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں میں شامل ہو سکتے ہیں، جب کہ حجاج کے لیے مقبول ترین عمل اس دن وقوفِ عرفات ہے، اگر حجاج اس دن روزہ رکھیں گے تو انہیں وقوفِ عرفہ کے بعد مزدلفہ جانے میں مشکل پیش آئے گی، لہٰذا حجاج کرام کے لیے اس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع والے دن اپنے عمل سے امت کو تعلیم بھی یہی دی ہے۔ اور آپ نے اپنے حج کے سال میں اس دن روزہ نہیں رکھا، چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

**إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.** ❶

ترجمہ: لوگ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے، چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ سے پیا جبکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہے تھے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات یوم عرفة، رقم الحدیث: ۱۱۲۴

## ۳......شوال کے چھ روزے رکھنا

حدیث میں اسکی بھی بڑی فضیلت آ ہوئی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

**مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.** ❶

ترجمہ: جو رمضان کے روزے رکھے، اوراس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، اس کا اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے ساری زندگی روزے رکھے۔

اگر مسلمان کی زندگی کا یہی معمول بن جائے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ساتھ شوال کے چھ روزوں کا بھی اہتمام کرتا رہے تو یہ ایسے شمار ہوگا، جیسے: اس نے پوری زندگی روزوں میں ہی گزاری ہو۔

مذکورہ فضیلت کے علاوہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزوں میں جو کوتاہیاں سرزد ہوجاتی ہیں، شوال کے ان چھ روزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کمیوں اور کوتاہیوں کو دور فرمادیتے ہیں۔ اس طرح ان چھ روزوں کی رمضان کے فرض روزوں سے وہی نسبت ہوگی جو سنن ونوافل کی فرض نمازوں کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنن ونوافل کے ذریعہ فرض نمازوں کی کوتاہیوں کو دور کردیتے ہیں۔

فائدہ: عوام الناس میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ جو شخص شوال کے چھ روزے رکھنا چاہے، تو وہ ضرور عید کے اگلے ہی دن روزہ رکھے ورنہ پھر شوال کے روزے ادا نہ ہوں گے۔ شریعت کی رو سے اس کی کوئی اصل نہیں، شوال کے روزے عید کے بعد شوال ہی کے مہینے میں رکھنے چاہیے۔ البتہ شروع شوال میں چھ روزوں کا مکمل طور پر رکھنا افضل ہے، ورنہ پورے مہینے میں جن دنوں میں بھی رکھ دیئے جائیں تو یہ فضیلت حاصل ہوگی، اور یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے روزے مسلسل رکھے اور چاہے وقفے کے ساتھ رکھے۔

❶ صحیح مسلم: كتاب الصوم، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال، رقم الحديث: ۱۱۶۴

شریعت میں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، تو جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے گویا اُس نے دس ماہ روزے رکھے، پھر شوال کے چھ روزے ساٹھ کے برابر ہیں، تو یہ دو ماہ ہو گئے، تو جو شخص رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گا گویا اُس نے سارا سال روزے رکھے، حدیث ''كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ'' سے اِسی بات کو بیان کیا ہے۔

## ۴...... ہر ماہ تین روزے رکھنا

ہر مہینے تین روزے رکھنا، بہتر یہ ہے کہ ہر اسلامی مہینے کے ایامِ بیض میں روزے رکھے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو یہ نفلی روزے ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے بڑے اہتمام سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی:

**أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثٍ: صِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.** ❶

ترجمہ: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر نماز پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.** ❷

ترجمہ: تمہارے لیے کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، یوں تمہیں سارا زمانہ روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

یعنی ہر نیکی دس کے برابر ہے، تو گویا تین دن روزے رکھنا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے

❶ صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب صیام أیام البیض، رقم الحدیث: ۱۹۸۱

❷ صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، رقم الحدیث: ۱۹۷۵

برابر ثواب ہے، اور اگر کوئی شخص ہر مہینے تین دن روزے رکھتا ہے تو گویا اُس نے سارا زمانہ روزہ رکھے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْبِيضَ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا، یعنی ایام بیض کے روزے، تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

ایام بیض سے مراد چاندنی راتوں کے دن ہیں، یعنی قمری مہینوں کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ۔ بیض کا معنی سفید اور روشن، لیالی ان راتوں کی صفت ہے، ان دنوں کو ایام بیض کہا جاتا ہے، ان راتوں کو بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان راتوں میں چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے، گویا پوری رات روشن و چمکدار رہتی ہے، یا ان دنوں کو بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان ایام کے روزے گناہوں کی تاریکی کو دور کرتے ہیں، اور قلوب کو روشن و مجلیٰ کرتے ہیں۔

## ہر ماہ تین روزے باطنی بیماریوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ. ❷

ترجمہ: رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے دل کے وحر کو ختم کرتے ہیں۔

''وحر الصدر'' کہتے ہیں دل میں آنے والے برے خیالات، وساوس، حسد، کینہ، دشمنی اور انتقام کے جذبہ وغیرہ کو۔

❶ سنن النسائي: كتاب الصوم، كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، رقم الحديث: ٢٤٢٢

❷ مسند أحمد: ج٣٨ ص ١٦٨، رقم الحديث: ٢٣٠٧٠

معلوم ہوا کہ روزے کے اہتمام سے اور خاص طور پر ایام بیض کے روزے رکھنے سے جب کہ خلوص وللّٰہیت کے ساتھ ہو، آدمی دل کی تمام مہلک بیماریوں سے جن کو بدترین روحانی امراض کہا جاتا ہے، محفوظ ہوجاتا ہے، عصر حاضر میں اس کی سخت ضرورت ہے، اس مختصر عمل کے ذریعے انسان روحانی امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے، اس لیے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

## ۵......پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا

پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا بھی حدیث سے ثابت ہے، اور حکم کے اعتبار سے مستحب ہے، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.** ❶

ترجمہ: پیر اور جمعرات کے دن انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ روزہ کی حالت میں میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

## ۶......شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛

**فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.** ❷

ترجمہ: جس کثرت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان میں روزے رکھتے

❶ سنن الترمذی: أبواب الصوم، باب ما جاء فی صوم یوم الإثنین والخمیس، رقم الحدیث: ۷۴۷

❷ صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب صوم شعبان، رقم الحدیث: ۱۹۶۹

ہوئے دیکھا ہے، کسی مہینے میں نہیں دیکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے صرف چند دن کو چھوڑ کر تقریباً پورا مہینہ ہی روزہ رکھتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے،اس لئے اس ماہ میں روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ درحقیقت رمضان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔

اسلافِ امت روزوں کا بڑا اہتمام کرتے تھے،فرض تو فرض ہے وہ حضرات مسنون اور نفلی روزے بھی کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔

## احترام رمضان کے سبب ایک غیر مسلم کی مغفرت

ایک مرتبہ ایک مجوسی کے بیٹے نے رمضان المبارک کے دنوں میں کھانا کھایا، جب اس نے کھلے عام کھانا کھایا تو اس مجوسی کو بہت غصہ آیا،اس نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمانوں کا مقدس مہینہ ہے، وہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور تو دن میں اس طرح کھلے عام کھا رہا ہے، خیر بات آئی گئی ہوگئی۔

اس مجوسی کے پڑوس میں ایک بزرگ رہتے تھے، جب اس مجوسی کا انتقال ہوگیا تو اس بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجوسی جنت کی بہاروں میں ہے، وہ بڑے حیران ہوئے ،اس سے پوچھنے لگے کہ آپ تو مجوسی تھے اور میں آپ کو جنت میں دیکھ رہا ہوں، وہ جواب میں کہنے لگا کہ ایک مرتبہ بیٹے نے رمضان المبارک میں کھلے عام کھانا کھایا تھا اور میں نے رمضان المبارک کے ادب واحترام کی وجہ سے اس کو ڈانٹا تھا، اللہ تعالی کو میرا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ موت کے وقت مجھے کلمے پڑھنے کی توفیق نصیب فرمادی، اس طرح مجھے اسلام پر موت آئی اور اب میں جنت میں مزے لے رہا ہوں۔

صرف ادب کا یہ حال ہے کہ ایک کافر مجوسی کو ایمان کی توفیق نصیب ہوتی ہے تو جو صحیح معنی میں روزے رکھے گا اس کا کیا عالم ہوگا، اندازہ کریں، اسی طرح جو آدمی رمضان کی بے احترامی کرے گا اس کی سزا کیا ہوگی، اس کا بھی اندازہ کرلیں۔ ❶

## روزہ رکھنے کے اسرار و حکمتیں

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی عقل کو اُس کے نفس پر غلبہ اور تسلط دائمی حاصل رہے، مگر بباعث بشریت بسا اوقات اس کا نفس اس کی عقل پر غالب آتا ہے۔ لہذا تہذیب وتزکیہ نفس کے لئے اسلام نے روزہ کو اصول میں سے ٹھہرایا ہے۔

۱......روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پورا پورا تسلط وغلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲......روزہ سے خشیت اور تقوی کی صفت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے ''**لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ**'' یعنی روزہ تم پر اس لئے مقرر ہوا کہ تم متقی بن جاؤ۔

۳......روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی ومسکنت اور خدا تعالیٰ کے جلال اور اس کی قدرت پر نظر پڑتی ہے۔

۴......روزہ سے چشم بصیرت کھلتی ہے۔

۵......دُوراندیشی کا خیال ترقی کرتا ہے۔

۶......کشف حقائق الاشیاء ہوتا ہے۔

۷......درندگی وبہمیت سے دوری ہوتی ہے۔

۸......ملائکہ الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

۹......خدا تعالی کی شکر گزاری کا موقع ملتا ہے۔

۱۰......انسانی ہمدردی کا دل میں اُبھار پیدا ہوتا ہے۔

---

❶ نزهة المجالس : كتاب الصوم ،باب فضل رمضان ،ج ۱ ص ۱۹۱

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس نے بھوک اور پیاس ہی نہ کی ہو، وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کیونکر واقف ہوسکتا ہے اور وہ رزاق مطلق کی نعمتوں کا شکریہ علی وجہ الحقیقت کب ادا کرسکتا ہے۔ اگر چہ زبانسے شکریہ ادا کرے مگر جب تک اس کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اوراس کی رگوں اور پٹھوں میں ضعف وناتوانی کا احساس نہ ہو وہ نعمتہائے الٰہی کا کما حقہ شکر گزار نہیں بن سکتا، کیونکہ جب کسی کی کوئی محبوب ومرغوب مالوف چیز کچھ زمانہ گم ہوجاوے تو اس کے فراق سے اس کے دل کو اس چیز کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱......روزہ موجب صحت جسم وروح ہے، چنانچہ قلت اکل وشرب کو اطباء نے صحتِ جسم کے لئے اور صوفیاء کرام نے صفاءِ دل کے لئے مفید لکھا ہے۔

۱۲......روزہ انسان کے لئے ایک روحانی غذا ہے جو آئندہ جہاں میں انسان کو ایک غذا کا کام دیگا۔ جنھوں نے اس غذا کو ساتھ نہیں لیا وہ اس جہان میں بھوکے پیاسے ہوں گے اور اُس جہان میں روحانی افلاس ظاہر ہوگا، کیونکہ انہوں نے اپنی غذا کو ساتھ نہیں لیا اور یہ بات ماننے کے لائق ہے، جبکہ کھانے پینے کی تمام اشیاء خداوند تعالیٰ ہی کے خزانہ رحمت سے انسان کو ملتی ہیں تو جن اشیاء کو وہ یہاں چھوڑتا ہے اس کا عوض وہاں ضرور دیگا جو یہاں سے بہتر وافضل ہوگا۔

۱۳......روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑا نشان ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہوکر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات بھی اس کو بھول جاتے ہیں، ایسے ہی روزہ دراخدا کی محبت میں سرشار ہوکر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ غیر اللہ کے لئے جائز نہیں ہے۔ ❶

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص۹۹، ۱۰۰

## ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کی وجہ

ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی وجہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمائی ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ .(البقرة:۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

پس چونکہ رمضان میں قرآن کریم نازل ہوا ہے، لہذا یہ مہینہ برکاتِ الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے اس لئے اس میں روزہ رکھنے اصل غرض جو ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ'' میں مذکور ہے بوجہ اکمل حاصل ہو جاتی ہے۔

## ماہ رمضان میں ختم قرآن کی وجہ

اس مہینہ میں قرآن کریم کا ختم کرنا اس وجہ سے مسنون ہے کہ قرآن کریم کا نزول اسی مہینہ میں ہوا ہے، پس جو شخص اس مہینہ میں قرآنِ کریم کو ختم کرتا ہے وہ ساری اصلی اور ظلی برکات کا وارث ہو جاتا ہے، وجہ یہ کہ ماہِ رمضان ساری اسلامی برکات وخیرات کا جامع ہے، ہر ایک دینی برکت اور خیر جو تمام سال میں کسی کو ملتی ہے وہ اس عظیم الشان ماہ کی برکات وخیرات کے راستے سے آتی ہے، اس مہینہ کی حمیت سارے سال کی حمیت کا باعث ہوتی ہے اور اس مہینہ کا تفرقہ سارے سال کے تفرقہ کا سبب ہوتا ہے، کیونکہ منبع خیرات وبرکات مصلح عالم اصغر واکبر یعنی قرآن کریم کا نزول اسی مہینہ میں ہوا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ .(البقرة:۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ ❶

روزہ کے تین درجات ہیں:

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص۱۰۰، ۱۰۱

ایک عوام کا روزہ ہے، ایک خواص کا اور ایک اخص الخواص لوگوں کا۔

۱......عوام کا روزہ تو یہ ہے کہ پیٹ اور شرم گاہ کو ان کی خواہشات ( کھانے پینے اور جماع کرنے ) پر عمل کرنے سے روکا جائے۔

۲......خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ ،کان ،زبان ،ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھے۔

۳......اخص الخواص لوگوں کا روزہ یہ ہے کہ دل کو دنیاوی تفکرات اور فاسد خیالات سے پاک وصاف رکھا جائے ،تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو،کسی اور طرف بالکل نہ ہو۔اس طرح کا روزہ اللہ اور یوم آخرت کے علاوہ کسی اور چیز میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔یہی صلحائے امت اور مقربین کا درجہ ہے۔ (1)

## روزہ کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے

۱......نظر کی حفاظت: یعنی بری اور مکروہ چیزوں کی طرف التفات نہ ہو، ان چیزوں کو بھی دیکھنے سے گریز کیا جائے جن سے توجہ بٹتی ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔

۲......زبان کی حفاظت: بان کو جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور فحش گوئی سے محفوظ رکھا جائے ،کوئی ایسی بات نہ ہو،جس سے جھگڑا پیدا ہو، یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر اور قرآنِ کریم کی تلاوت زبان پر جاری رہے اور کوئی غلط بات زبان سے نہ نکلے۔حضرت لیث رحمہ اللہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ دو عادتیں روزہ خراب کر دیتی ہیں: ایک غیبت اور دوسری جھوٹ۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

---

(1) إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثانی ،ج ۱ ص ۲۳۴

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ. ❶

ترجمہ: روزہ ایک ڈھال ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ جہالت سے پیش آئے، اگر کوئی شخص اس سے لڑنے لگے یا گالم گلوچ کرنے لگے تو اس سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، آپ نے یہ جملہ (میں روزے سے ہوں) دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

۳......کانوں کی حفاظت: یعنی بری باتیں سننے میں کانوں کو مشغول نہ کرے، اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس بات کا کہنا حرام ہے، اس بات کا سنا بھی حرام ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں جھوٹی باتیں سننے والوں اور حرام خوروں کا ذکر ایک ہی جگہ کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ.﴾ (المائدة: ۴۲)

ترجمہ: یہ لوگ غلط بات سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کھانے والے ہیں۔

ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿لولا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ.﴾ (المائدة: ۶۳)

ترجمہ: ان کے مشائخ اور علماء ان کو گناہ کی باتیں کہنے اور حرام کھانے سے آخرت کیوں منع نہیں کرتے؟ (حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ طرزِ عمل نہایت برا ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ غیبت سن کر خاموش رہنا بھی درست نہیں۔

۴......دیگر اعضا کے گناہوں سے بچنا: یعنی ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو گناہوں

❶ صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب فصل الصوم، رقم الحديث: ۱۸۹۴

سے باز رکھا جائے، افطار کے وقت اکلِ حلال کی پابندی کی جائے، حرام کے شبہ سے بھی گریز کیا جائے۔ کیوں کہ اس صورت میں روزے کا کوئی فائدہ نہیں کہ دن میں حلال کھانے سے رکا رہے اور جب افطار کرنے بیٹھے تو حرام رزق سے روزہ افطار کر لے۔ یہ روزہ دار اس شخص کی طرح ہے جو ایک محل تعمیر کرائے اور ایک شہر منہدم کر دے۔ اس لیے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے۔ روزہ کثرت کا ضرر ختم کرتا ہے، جو شخص بہت سی دوا کھانے کے ضرر سے ڈر کر زہر کھالے تو یقیناً وہ شخص بے وقوف کہلانے کا مستحق ہے، حرام بھی ایک زہر ہے، جس طرح زہر جسم کے لیے مہلک ہے، اسی طرح حرام رزق بھی دین کے لیے مہلک ہے۔ حلال کھانے کی مثال ایک دوا کی سی ہے جس کی تھوڑی مقدار مفید ہے اور زیادہ مقدار مضر ہے، روزے کا مقصد یہ ہے کہ حلال کھانا بھی کم کھایا جائے تا کہ مفید ہو۔ اور زیادہ مقدار مضر ہے، روزے کا مقصد یہ ہے کہ حلال کھانا بھی کم کھایا جائے تا کہ فائدہ زیادہ ہوا، اور کثرت طعام کی وجہ سے عبادات میں سستی نہ ہو۔

۵......افطار کے وقت کم کھانا: یعنی افطار کے وقت حلال رزق بھی اتنا نہ کھایا جائے کہ پیٹ پھول جائے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا برا نہیں ہے جتنا برا وہ پیٹ ہے جو حلال رزق سے بھر دیا گیا ہو۔ انسان اپنے روزے کی ذریعہ دشمن خدا ابلیس لعین پر کس طرح غلبہ پائے گا اور نفسانی شہوتوں کا قلع قمع کس طرح کرے گا اگر دن کی (غذائی) کمی کا تدارک افطار کے وقت کر لے گا؟ عام طور پر رمضان میں طرح طرح کے کھانے پکائے جاتے ہیں اور باقی دنوں کے مقابلے میں کھانوں کی زیادہ قسمیں دستر خوان پر ہوتی ہیں، عموماً لوگ سحری، افطاری اور رات بھی میں اتنا کھاتے ہیں کہ عام دنوں میں اتنا نہیں کھاتے۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ روزہ کا اصل

مفہوم یہ ہے کہ پیٹ خالی رہے اور نفس کی خواہشات ختم ہو جائیں۔ روزے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روزہ دار کے نفس میں تقویٰ پیدا ہو۔ اس صورت میں روزہ کا یہ مفہوم اور مقصود باقی نہیں رہتا کہ دن بھر معدہ کو بہلایا جائے اور جب شام کے وقت خواہش بڑھ جائے اور رغبت میں اضافہ ہو جائے تو لذیذ کھانے کھائے جائیں اور خوب شکم سیری حاصل کی جائے یقیناً اس صوت میں تقویٰ پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ کھانے کی رغبت اور بڑھے گی، خواہشات کو مزید تحریک ملے گی، غالبًا اگر بے روزہ ہوتا تو یہ رغبت نہ بڑھتی اور نہ خواہشات کو زیادہ تحریک ملتی۔

٦ ......افطار کے بعد روزے کی قبولیت کے بارے میں خوف وامید دونوں ہوں: یعنی افطار کے بعد دل میں خوف اور امید کے ملے جلے خیالات ہوں، اس لیے کہ روزہ دار یہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ مقبول ہوا ہے یا نہیں، نیز یہ کہ اسے مقربین کے زمرہ میں شمار کیا گیا ہے یا ان لوگوں کے زمرے میں جو غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ ہر عبادت سے فراغت کے بعد یہی تصور ہونا چاہیے۔ ❶

## رمضان مخلوق میں سبقت کا میدان ہے

حسن بصری رحمہ اللہ عید کے دن ایک جگہ سے گزرے، آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہنس رہے ہیں اور کھیل کود میں مصروف ہیں، آپ نے فرمایا:

**إن اللّٰہ عز وجل جعل شهر رمضان مضماراً لخلقه يستبقون فيه لطاعته فسبق قوم ففازوا وتخلف أقوام فخابوا فالعجب كل العجب للضاحک اللاعب فی اليوم الذی فاز فيه السابقون وخاب فيه المبطلون. ❷**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رمضان کو مخلوق کے لیے سبقت کرنے کا میدان قرار دیا ہے، کچھ

❶ إحیاء العلوم الدین مع تفسیر: کتاب أسرار الصوم، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸

❷ إحیاء العلوم الدین مع تفسیر: کتاب أسرار الصوم، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸

لوگ آگے بڑھ گئے اور کامیاب قرار پائے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے اور ناکام ٹھہرے، تعجب ہے کہ ان لوگوں پر جو آج کے دن ہنسی میں مصروف ہیں، خدا کی قسم! اگر حقائق منکشف ہونے لگیں تو کامیاب کو اتنی خوشی ہو کہ وہ اس کھیل میں مصرف نہ ہو سکے اور ناکام کو اتنا غم ہو کہ اسے ہنسی نہ آئے۔

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزوں کا اہتمام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَايُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَاتَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ.** ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے، اور روزہ رکھتے جاتے اور ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینہ میں افطار نہیں کریں گے، اور رات میں اگر کوئی نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا، اور سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا۔

یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزوں کا بڑا اہتمام کرتے تھے، اور درمیان میں افطار بھی کیا کرتے تھے۔

## حضرت موسی علیہ السلام کی طرف رمضان کے متعلق وحی

حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی کی:

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الصوم: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره، رقم الحديث: ۱۹۷۲

إِنِّی افْتَرَضْتُ عَلَی عِبَادِی الصِّیَامَ،وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ،یَا مُوسَی مَنْ وَافَی الْقِیَامَةَ وَفِی صَحِیفَتِهِ عَشْرُ رَمَضَانَاتَ فَهُوَ مِنَ الْأَبْدَالِ،وَمَنْ وَافَی الْقِیَامَةَ وَفِی صَحِیفَتِهِ عِشْرُونَ رَمَضَانًا فَهُوَ مِنَ الْمُخْبِتِینَ،وَمَنْ وَافَی الْقِیَامَةَ وَفِی صَحِیفَتِهِ ثَلَاثُونَ رَمَضَانًا فَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدِیْ ثَوَابًا، یَا مُوسَی إِنِّی آمُرُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَنْ یُمْسِکُوا عَنِ الْعِبَادَةِ وَکُلَّمَا دَعَا صَائِمُو رَمَضَانَ بِدَعْوَةٍ أَنْ یَقُولُوا آمِینَ، وَإِنِّی أَوْجَبْتُ عَلَی نَفْسِی أَنْ لَا أَرُدَّ دَعْوَةَ صَائِمِی رَمَضَانَ. (1)

ترجمہ: میں نے اپنے بندوں پر روزے فرض کیے ہیں اور وہ رمضان کے روزے ہیں، اے موسی! جو شخص قیامت کے دن پورا کر کے آئے گا اور اس کے صحیفے میں دس رمضان ہوئے تو وہ ابدال میں سے ہوگا، اور جو شخص قیامت کے دن پورا کر کے آئے گا اور اس کے صحیفے میں بیس رمضان ہوئے تو وہ مخبتین میں سے ہوگا، جو شخص قیامت کے دن پورا کر کے آئے گا اور اس کے صحیفے میں تیس سے زیادہ رمضان ہوئے تو وہ شہداء سے افضل ہوگا میرے نزدیک ثواب کے اعتبار سے، اے موسی! میں عرش اٹھانے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ جب رمضان آجائے تو وہ عبادت سے رک جائیں، جب بھی روزہ دار دعا کریں تو یہ فرشتے آمین کہیں اور میں نے اپنی ذات پر لازم کیا کہ میں رمضان کا روزہ رکھنے والے کی کوئی دعا رد نہیں کروں گا۔

یَا مُوسَی،إِنِّی أُلْهِمُ فِی رَمَضَانَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ وَالطَّیْرَ وَالدَّوَابَّ وَالْهَوَامَّ أَنْ یَسْتَغْفِرُوا لِصَائِمِی رَمَضَانَ،یَامُوسَی اُطْلُبْ ثَلَاثَةً مِمَّنْ یَصُومُ رَمَضَانَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَکُلْ وَاشْرَبْ مَعَهُمْ،فَإِنِّی لَا أُنْزِلُ

(1) فضائل الأوقات للبیهقی: باب فی فضل العید، ص ۳۱۹، الرقم: ۱۵۶

عُقُوبَتِي وَلَا نِقْمَتِي فِي بُقْعَةٍ فِيهَا ثَلَاثَةٌ مِمَّنْ يَصُومُ رَمَضَانَ، يَا مُوسَى، إِنْ كُنْتَ مُسَافِرًا فَاقْدَمْ، وَإِنْ كُنْتَ مَرِيضًا فَمُرْهُمْ أَنْ يَحْمِلُوكَ، وَقُلْ لِلنِّسَاءِ الْحُيَّضِ وَالصِّبْيَانِ الصِّغَارِ أَنْ يَبْرُزُوا مَعَكَ حَيْثُ يَبْرُزُ صَائِمُوا رَمَضَانَ، وَعِنْدَ تَصَرُّمِ رَمَضَانَ وَإِنِّي لَوْ أَذِنْتُ لِأَرْضِي وَسَمَائِي لَسَلَّمَتَا عَلَيْهِمْ وَلَكَلَّمَتَاهُمْ وَبَشَّرَتَاهُمْ، بِمَا أُخْبِرُهُمْ، إِنِّي أَقُولُ لِعِبَادِي الَّذِينَ صَامُوا رَمَضَانَ: ارْجِعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ فَقَدْ أَرْضَيْتُمُونِي، وَجَعَلْتُ ثَوَابَكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ أَنْ أَعْتِقَكُمْ مِنَ النَّارِ، وَأَنْ أُحَاسِبَكُمْ حِسَابًا يَسِيرًا، وَأَنْ أُقِيلَ الْعَثْرَةَ، وَأَنْ أُخْلِفَ لَكُمُ النَّفَقَةَ، وَإِنِّي لَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ، وَعِزَّتِي لَا تَسْأَلُونِي شَيْئًا بَعْدَ صِيَامِ رَمَضَانَ وَمَوْقِفِكُمْ هَذَا مِنْ آخِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ، وَلَا تَسْأَلُونِي شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ. (1)

ترجمہ: اے موسیٰ! میں رمضان میں آسمانوں کو، زمینوں کو، پہاڑوں کو، پرندوں کو، جانوروں اور بل میں رہنے والے کیڑے مکوڑوں کو الہام کرتا ہوں کہ وہ روزے رکھنے والوں کے لیے استغفار کریں، اے موسیٰ! روزے رکھنے والوں سے تین چیزیں طلب کر، ان کے ساتھ نماز پڑھو اور انکے ساتھ کھاؤ اور پیو، بے شک میں اپنا عذاب اور ناراضگی ایسے ٹکڑے پر نہیں اتارتا جسمیں تین روزے رکھنے والے ہوں۔ اے موسیٰ! اگر تم مسافر ہو تو بیٹھ جاؤ، اگر تم بیمار ہو تو ان کو کہہ دو وہ تجھے سوار کریں، اور ناپاک عورتوں سے اور بچوں سے کہہ دو کہ وہ تمھارے ساتھ نکل آیا کریں جس جگہ روزہ رکھنے والے آیا کرتے ہیں، رمضان کے اختتام کے وقت بے شک میں آسمانوں اور زمینوں کو اجازت دے دوں کہ وہ ان روزہ رکھنے والوں کو سلام کریں اور ان سے بات چیت

(1) فضائل الأوقات للبيهقي: باب في فضل العيد، ص ۳۱۹، الرقم: ۱۵۶

کریں اور انکو بشارت دیں ان باتوں کی جو میں انکو خبر دوں گا۔ بے شک میں کہوں گا ان بندوں سے جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہیں: لوٹ جاؤ اپنے گھروں کو تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں نے تمہارا ثواب یہ بنا دیا کہ میں تمہیں جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہوں اور تمھارا حساب آسان کر دوں گا اور میں تمہاری لغزش معاف کر دوں گا اور تمہیں اپنی طرف سے نفقہ دوں گا اور تمہیں میں کسی کے آگے رسوا نہیں کروں گا، مجھے میری عزت کی قسم! تم بعد رمضان کے کوئی بھی چیز مانگو گے اور میں اسکو تمہاری آخرت کی بہتری سمجھوں تو میں عطا کروں گا اور جو چیز تم امر دنیا میں سے مانگو گے وہ تمہارے لیے محفوظ کر دوں گا۔

## روزہ جھوٹ اور لایعنی چیزوں سے بچنے کا نام ہے

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے اور یہ ارشاد فرماتے:

**هَـذَاالشَّهُرُ الْمُبَارَكُ الَّذِى فَرَضَ اللَّهُ صِيَامَهُ وَلَمْ يَفْرِضْ قِيَامَهُ،لِيَحْذَرُ رَجُلٌ أَنْ يَقُولَ:أَصُومُ إِذَا صَامَ فُلَانٌ،أَوْ أُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ فُلَانٌ،أَلاإِنَّ الصِّيَامَ لَيُسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ،وَلَكِنُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ.** ❶

ترجمہ: یہ مبارک مہینہ ہے جسکے روزے کو اللہ نے فرض کیا ہے اور اسکے قیام کو فرض نہیں کیا، آدمی کو اس بات سے بچنا چاہیے کہ میں روزہ رکھوں گا جب فلاں روزہ رکھے، میں افطار کروں گا جب فلاں افطار کرے، آگاہ رہو! روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ نام ہے جھوٹ، باطل اور لغو چیزوں سے بچنے کا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصيام،باب النهى عن استقبال شهر رمضان بصوم يوم أو يومين، ج۴ص ۳۵۱،رقم الحديث: ۷۹۵۵

## آنکھ، کان اور زبان کا بھی روزہ ہوتا ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ وَالْمَآثِمِ، وَدَعْ أَذَى الْخَادِمِ وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ يَوْمَ صِيَامِكَ، وَلَا تَجْعَلْ يَوْمَ فِطْرِكَ وَيَوْمَ صِيَامِكَ سَوَاءً.(1)

ترجمہ: جب تم روزہ رکھو تو تمھارے کان اور آنکھوں کا بھی روزہ ہونا چاہیے اور زبان کو جھوٹ اور گناہوں سے بچاؤ، اور خادم کو تکلیف دینا چھوڑ دو، چاہیے کہ روزے والے دن تم پروقار وسکون ہو، روزے والا دن اور بغیر روزے والا دن ایک جیسا مت بناؤ۔

## رمضان کیسے گزاریں

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

يَا إِخْوَتِي جَاءَ شَهْرُ الصِّيَامِ ۔ وَهُوَ يُوَافِي مَرَّةً كُلَّ عَامِ
فَعَظِّمُوهَا حُرْمَتَهُ أَنَّهُ أَوْلَى ۔ شُهُورِ الْعَامِ بِالْاِحْتِرَامِ
صُومُوا وَصُونُوا الصَّوْمَ عَنْ كُلِّ ۔ مَا يُفْسِدُهُ مِنْ عَمَلٍ أَوْ كَلَامِ
وَاجْتَنِبُوا الْغِيبَةَ فِي صَوْمِكُمْ ۔ وَالْفُحْشَ وَالْكِبْرَ وَأَكْلَ الْحَرَامِ
وَسَبِّحُوا مَوْلَاكُمْ وَاقْرَؤُوا ۔ كِتَابَهُ فَهُوَ شِفَاءُ السِّقَامِ
ثُمَّ إِذَا أَفْطَرْتُمْ فَاحْمَدُوا ۔ الرَّبَّ عَلَى الشُّرْبِ وَأَكْلِ الطَّعَامِ
وَلَا تُوَانُوا فِي التَّرَاوِيحِ ۔ فِي صَوْمِكُمْ بِالْقِيَامِ
وَنَزِّهُوا يَا إِخْوَتِي لَيْلَهُ ۔ عَنِ الدُّنْيَا وَارْتِكَابِ الْآثَامِ

(1) مصنف ابن أبي شيبه: كتاب الصيام، مَا يُؤْمَرُ بِهِ الصَّائِمُ مِنْ قِلَّةِ الْكَلَامِ، وَتَوَقِّي الْكَذِبِ، ج ۲ ص ۲۷۱، رقم الحديث: ۸۸۸۰

لَعَلَّکُمْ إِنْ قُمْتُمْ بِالَّذِیْ قُلْتُ　　　لَکُمْ تَحَظُّوْا بِدَارِ السَّلَامِ

ترجمہ: اے میرے بھائیوں! رمضان کا مہینہ آگیا اور یہ پورے سال میں ایک مرتبہ آتا ہے، اسکی عظمت وحرمت یہ ہے کہ یہ سال کے دوسرے مہینوں سے افضل اور قابل احترام ہے، خود بھی روزہ رکھو اور ہر اس چیز سے بچو جو روزے کو خراب کرے، چاہے قول میں ہو یا فعل میں سے، اپنے روزوں میں غیبت، فحش کلامی، تکبر اور حرام کھانے سے بچو۔ اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرو اور اسکی کتاب کی تلاوت کرو، جو بیماروں کے لیے شفاء ہے، پھر جب تم افطار کرو تو کھانے پینے پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اپنے روزوں میں رات کے قیام سے سستی نہ کرو، اے میرے بھائیوں! اپنی رات کو گندگی اور گناہوں سے پاک کرو۔ ہوسکتا ہے اگر تم وہی کرو جو میں نے تمہیں کہا ہے تو تمہیں سکون کا گھر ملے گا۔ ❶

## صحابہ کرام اور اسلافِ امت کا روزوں کا اہتمام

### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نفلی روزوں کا اہتمام

حضرت زبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں جنھیں زَہیمہ کہا جاتا تھا، فرماتی ہیں:

كَانَ عُثْمَانُ يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ إِلَّا هَجْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ. ❷

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور ساری رات اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، بس شروع رات میں کچھ دیر آرام کرتے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صائم الدھر تھے، یعنی مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔

---

❶ فضل شهر رمضان لابن العساكر: ص: ۱۳۳، الرقم: ۱۲

❷ حليه الأولياء: المهاجرون من الصحابة: عثمان بن عفان رضى اللّٰه عنه، ج ۱ ص ۵۶

## حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا روزوں کا اہتمام

حضرت عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے، تو حضرت ام دردقاء کو خستہ اور پریشان حال پایا، ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا“ تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا تم بھی کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو نہیں کھاؤں گے۔ چنانچہ انہوں نے کھالیا، جب رات آئی تو حضرت ابولدرداء رضی اللہ عنہ اٹھے تاکہ عبادت کریں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: سوئے رہو، چنانچہ وہ سوگئے، پھر عبادات کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: سوئے رہو، جب رات کا آخری حصہ آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب اٹھو، پھر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

**إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ.** ❶

ترجمہ: تیرے رب کا تجھ پر حق ہے تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے بچوں کا تجھ پر حق ہے اس لئے ہر مستحق کا حق ادا کرو۔

❶ صحيح البخاری: كتاب الصوم، بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ، رقم الحديث: ١٩٦٨

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بیان کیا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"صَدَقَ سَلْمَانُ"سلمان نے سچ کہا۔

## حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا روزوں کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (میرے بارے میں) یہ بات پہنچی کہ میں (مسلسل) روزے رکھتا رہتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں نے آپ سے ملاقات کی،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّکَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّی اللَّیْلَ؟ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَیْنِکَ حَظًّا، وَلِنَفْسِکَ حَظًّا، وَلِأَهْلِکَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَةِ أَیَّامٍ یَوْمًا، وَلَکَ أَجْرُ تِسْعَةٍ.** ❶

ترجمہ:کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تو روزے رکھتا رہتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہے،تو اس طرح نہ کر،کیونکہ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور نیند بھی کر،اور ہر دس دنوں میں سے ایک دن کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لئے نو روزوں کا اجر بن جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھ لے،انہوں نے عرض کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام،بَابُ النَّهْیِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا ......الخ،رقم الحدیث: ۱۱۵۹

روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور نہیں بھاگتے تھے جب کسی دشمن سے سامنا ہو جائے۔

## حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا روزوں اور قیام الیل کا اہتمام

حضرت قیس بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق دی، تو انکے خالو عثمان اور قدامہ آئے، پس وہ کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھوک کی وجہ سے طلاق نہیں دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو حضرت حفصہ پردہ کرنے لگیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.** ❶

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: حفصہ سے رجوع کرو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت بلند ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر بتلایا کہ یہ جنت میں آپ کی زوجہ ہیں اور یہ نہایت عبادت گزار ہیں کہ دن کو روزہ اور رات کو تہجد کا اہتمام کرتی ہیں۔

## حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفلی روزوں کا اہتمام

حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دمشق سے لوگ حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور یہ روم کی زمین میں غازی تھے، اور انہوں نے اپنے خیمے میں ایک گھڑا کھودا تھا اور اس میں ایک بستر رکھا تھا اور پانی تھا، لوگوں نے کہا: کس چیز

❶ المعجم الكبير: باب القاف، ج١٨ ص٣٦٥، رقم الحديث: ٩٣٤/مجمع الزوائدومنبع الفوائد: كتاب المناقب، باب فضل حفصة بنت عمربن الخطاب رضى الله عنه، ج٩ ص٢٤٥، رقم الحديث: ١٥٣٣٤/قال الهيثمي: ورجاله رجال الصحيح

نے تم کو روزے پر ابھارا حالانکہ آپ مسافر ہے، انہوں نے کہا:

**لَوْ حَضَرَ قِتَالٌ لَأَفْطَرْتُ وَلَتَهَيَّأْتُ لَهُ، وَتَقَوَّيْتُ، إِنَّ الخَيْلَ لاَ تَجْرِي الْغَايَاتِ، وَهُنَّ بُدَّنٌ إِنَّمَا تَجْرِي وَهُنَّ ضُمَّر، أَلا وَإِنَّ أَيَّامَنَا بَاقِيَةٌ جَائِيَةٌ، لَهَا نَعْمَلُ.** ❶

ترجمہ: اگر جنگ کا موقع ہوگا تو میں افطار کروں گا اور میں اس کے لئے تیاری کروں گا اور اپنے جسم کو تقویت دوں گا، گھوڑے بھی تیز رفتار نہیں ہوتے جب وہ پیٹ بھرے ہوئے بھاری جسم ہوں، اور وہ اس وقت تیز رفتار ہوتے ہیں جب وہ ہلکے (یعنی خالی پیٹ) ہوتے ہیں، ایسے ایام آنے والے ہیں جن میں ہم خالی پیٹ ہوں گے اُسی کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

## کثرتِ صوم کی وجہ سے بدن کا رنگ زرد ہو گیا

حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد آٹھ بندوں پر ختم ہوتا ہے، ان میں سے ایک اسود بن یزید رحمہ اللہ ہیں، یہ عبادت میں بہت زیادہ جدو جہد کرتے، روزے اتنے رکھتے کہ بدن زرد ہو جاتا، حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمانے لگے: ''رَاحَتَ هَذَاالْجَسَدِ أُرِيدُ'' میں اس جسم کو راحت دینا چاہتا ہوں۔ (یعنی یہاں کی بھوک آخرت کی راحت کا ذریعہ ہے۔) ❷

## کثرتِ صوم کی وجہ سے رنگت تبدیل ہوگئی

امام ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ کا کھانا دن میں ایک روٹی ہوا کرتی تھی، اور فرماتے ہیں: ''وَكَانَ يَصُومُ حَتَّى يَخْضَرَّ،

---

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ج۲۷ ص۲۰۷، رقم الترجمة: ۳۲۱۳/سير أعلام النبلاء ترجمة: أبو مسلم الخولاني، ج۴ ص۱۰

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعي، ج۲ ص۱۰۳

وَيُصَلِّى حَتَّى يَسْقُطَ" روزے اتنے رکھتے کہ سبز ہوجاتے اورنماز اتنی پڑھتے کہ گرجاتے۔

تواِن کے پاس چند حضرات آئے اور کہا"إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْكَ بِهَذَا كُلِّهِ" بے شک اللہ نے ان سب چیزوں کا حکم نہیں دیا ہے۔تو انہوں نے کہا:"إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ" میں مملوک غلام ہوں (میں اللہ رب العزت کی بندگی اور عجز وانکساری میں زندگی گزاروں گا۔)❶

## روزے اور قیام اللیل پر قادر نہ ہونے پر نہایت غمگین ہونا

حضرت مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کے پاس آیا، وہ اوپر کی منزل میں تھے،اور وہ مسلسل اپنے ساتھیوں کا ذکر کر کے فرما رہے تھے:

يَا إِخْوَتَاهُ لَمْ أَقْدِرْ أَنْ أُصَلِّيَ الْبَارِحَةَ كَمَا كُنْتُ أُصَلِّي وَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أَصُومَ كَمَا كُنْتُ أَصُومُ وَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أَنْزِلَ إِلَى أَصْحَابِي فَأَذْكُرُ اللَّهَ كَمَا كُنْتُ أَذْكُرُهُ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ: اللَّهمّ إِذْ حَبَسْتَنِي عَنْ ثَلاثٍ فَلا تَدَعْنِي فِي الدُّنْيَا سَاعَةً.❷

ترجمہ:اے بھائیوں! میں شام کی نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں پہلے نماز پڑھتا تھا،اور میں روزے رکھنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں پہلے روزے رکھتا تھا، اور میں ساتھیوں کے پاس آنے پر قادر نہیں ہوں کہ اللہ کا ذکر کروں جیسا کہ میں انکے ساتھ اللہ ذکر کیا کرتا تھا پھر کہا:اے اللہ! اگر آپ مجھے ان تین چیزوں سے روکتے ہیں تو مجھے ایک لمحہ بھی دنیا میں مت چھوڑ۔

❶تاريخ الإسلام للذهبي: حرف العين ،ترجمة: العلاء بن زياد، ج٦ ص ٤٤٧،رقم الترجمة: ٣٦٧

❷تاريخ الإسلام: الطبقة الثالثة عشر ،ترجمة: ثابت أسلم البناني، ج٨ ص ٥٦

## اللہ رب العزت کے ہاں روزہ داروں کا مقام

امام یعقوب بن یوسف حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آخرت میں اللہ والوں کو خوبصورت جام میں شرابِ طہور اور شہد کی نہروں سے گلاس بھر بھر کر پلائے جا رہے ہوں گے۔ اُس وقت اللہ رب العزت اپنے اولیاء سے یوں مخاطب ہوں گے:

**يَا أَوْلِيَائِیْ طَالَمَا نَظَرْتُ إِلَيْكُمْ فِی الدُّنْيَا وَقَدْ قَلَصَتْ شِفَاهُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ وَغَارَتْ أَعْيُنُكُمْ وَجَفَّتْ بُطُونُكُمْ كُونُوا الْيَوْمَ فِی نَعِيمِكُمْ وَتَعَاطُوا الْكَأْسَ فِيمَا بَيْنَكُمْ.** ❶

ترجمہ: اے میرے اولیاء! جب بھی میں نے دنیا میں تم پر نظر ڈالی تو تمہارے ہونٹ پیاس کی وجہ سے خشک دیکھے، تمہاری آنکھوں کو ہمیشہ اپنی محبت میں اشک بار دیکھا، اور تمہارے پیٹ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے سکڑا ہوا دیکھا، آج کا دن تمہاری نعمتوں کا دن ہے۔ (بہشت کی یہ تمام نعمتیں تمہارے لیے سجائی گئی ہیں) تم ایک دوسرے کو جام شراب دو۔

## حضرت خنساء بنت خدام نے چالیس سال مسلسل روزے رکھے

حضرت حفص بن عمرو الجمعی فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک خاتون تھیں جن کا نام خنساء بنت خدام تھا، انھوں نے چالیس سال متواتر روزے رکھے، جس کی وجہ سے ہڈی اور چمڑہ ایک ہوگیا تھا۔ اللہ کی یاد میں اتنا روتی تھیں کہ دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ امام طاؤس اور امام وہب بن منبہ رحمہما اللہ بھی ان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب رات آجاتی اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا تو ان کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز بلند ہوتی:

---

❶ لطائف المعارف لابن رجب وظائف شهر رمضان، المجلس الأول: ج ١ ص ١٥٨

اے رب العالمین! کب تک تو اس دنیا میں مقید رکھے گا، جلد اس سے نجات دے تاکہ تیرا وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھ سکوں، یہ کہہ کر ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا حتی کہ پڑوس والے بھی ان کے رونے کی آواز دیر تک سنتے رہتے۔ ❶

## تلاوت قرآن اور روزوں تکلیف برداشت مغفرت

حضرت مغیر بن حبیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ

حضرت عبداللہ بن غالب حُدّ حمدانی رحمہ اللہ ایک معرکہ میں شہید ہو گئے۔ جب انہیں قبر میں دفن کیا گیا تو لوگوں نے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو محسوس کی۔ ان کے خاندان کے کسی آدمی نے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تم نے کون سا عمل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بہت اچھا عمل کیا ہے۔ پھر خواب دیکھنے والے نے دریافت کیا، تم کس طرف گئے؟ انہوں نے کہا میں جنت کی طرف گیا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا اس کے اسباب کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، طویل تہجد گزاری اور روزہ رکھ کر دو پہر کی شدید تشنگی برداشت کرنے کے سبب یہ مقام میسر آیا۔ پھر دریافت کیا یہ قبر سے خوشبو کیسی آرہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ خشبو "تِلْکَ رَائِحَةُ التَّلَاوَةِ وَالظَّلَمَاءِ" تلاوت قرآن اور روزوں میں پیاس کی شدت برادشت کرنے کی وجہ سے آرہی ہے۔ ❷

## روزے رکھنے پر جنت میں اعزاز واکرام

حضراتِ سلف میں سے کسی نے خواب میں حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں تشریف فرما ہیں اور اُن کے سامنے جنت کا دسترخوان بچھا ہوا ہے اور وہ اس

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ترجمة: خنساء بنت خدام، ج ا ص ۴۶۱

❷ حلية الأوليا: ترجمة: الطبقة الأولياء، ترجمة: المغيرة بن حبيب، ج ٦ ص ۲۴۷ / مختصر قيام الليل للمروزي: ص ٢٦ / صفة الصفوة، ج ا ص ١٩٨

سے میں تناول فرمارہے ہیں۔سوال کیا کہ مولیٰ! بشر بن حارث پر اتنا کرم کیوں ہورہا ہے؟ غیب سے آواز آئی:

**كُلْ يَامَنْ لَمْ يَأْكُلْ وَاشْرَبْ يَامَنْ لَمْ يَشْرَبْ.** ❶

ترجمہ: (اے بشر حافی) آج کھا کیونکہ دنیا میں تو میری خاطر نہ کھاتا تھا، آج پی، کیونکہ دنیا میں میری خاطر نہ پیتا تھا۔

## کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے اعضاء بھی کام چھوڑ گئے

عباد بن عباد اور ابوعتبہ بن خواص رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ ہم زجلہ عابدہ رحمہا اللہ کے پاس گئے۔اس نے اتنے روزے رکھے کہ کالی سیاہ ہوگئیں، اتنی روئیں کہ آنکھیں چندھیا گئیں تھیں، نماز اتنی پڑھی کہ ٹانگیں کام کرنا چھوڑ گئی تھیں، اب بیٹھ کے نماز پڑھتی تھیں۔ ہم گئے جا کر ہم نے سلام کیا اور ہم نے اللہ کی معافی اور بخشش کا ذکر کیا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ وہ کچھ اپنے اوپر نرمی کرے، اس نے ایک چیخ ماری اور کہا:

میں اپنے جگر کے زخم کو جانتی ہوں، اپنے دل کی تکلیف کو بھی جانتی ہوں، خدا کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ کاش اللہ مجھے پیدا نہ فرماتا، اور میں کچھ بھی نہ ہوتی، پھر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھنا شروع کردی، ہم نے ان کو نماز کی حالت میں چھوڑ دیا اور چلے آئے۔ ❷

## حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کا عیدین اور ایامِ تشریق کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھنا

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر، مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتی کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ نکلنا ان کی نیند اور ان کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:

مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ لطائف المعارف لابن رجب وظائف شهر رمضان ،المجلس الأول،: ج ۱ ص ۱۵۸

❷ صفة الصفوة :ذكر المصطفات من عابدات البصرة، ترجمة: زجلة العابدة، ج ۲ ص ۲۵۲

**مكثت حفصة في مصلاها ثلاثين سنة لا تخرج إلا لحاجة أو لقائلة.** ❶

ترجمہ: حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

**ذكر لي عن حفصة أنها كانت تقرأ نصف القرآن في كل ليلة وكانت تصوم الدهر وتفطر العيدين وأيام التشريق.** ❷

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

## روزوں کی کثرت کی وجہ سے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی

سوید بن عمر کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے شہر میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں، جو رات کو بہت کم سوتی تھی، اس پر اس کو ڈانٹا گیا، تو اس نے کہا:

**كفى بالموت وطول الرقدة في القبور للمؤمنين رقادا.**

ترجمہ: موت کافی ہے اور مؤمنوں کے لئے قبر میں بڑی راحت والی نیند ہے۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ محمد بن حسین نے اسی سند کے ساتھ کچھ اور الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ سخت گرمی میں روزہ رکھتی حتی کہ اس کا رنگ سیاہ ہوگیا اور اس کا چہرہ متغیر ہوگیا، اس کو اس بارے میں کہا گیا تو اس نے کہا کہ پیاسی اور بھوکی رہتی ہوں تاکہ آخرت میں یہ تکلیفیں نہ ہوں:

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱

قد بكت حتى اسود مجارى دموعها من وجهها، فكان يأتيها محمد بن النضر وأصحابه فيحادثها ساعة ثم تقول: قوموا فالحديث هناک يطيب فى دار لا هم فيها ولا موت ولا تعب. ❶

ترجمہ: اور روتی تھی یہاں تک کہ اس کے چہرے پر آنسو بہنے کی وجہ سے لکیریں پڑ گئی تھیں، محمد بن نضر اور ان کے ساتھی اس کے آس پاس باتیں کرتے تو وہ کہتی تھی چلے جاؤ، باتیں تو وہاں اچھی ہیں جہاں نہ غم ہو نہ موت ہو نہ پریشانی ہو۔

## اللہ کی اطاعت پر صبر عذاب پر صبر سے کہیں زیادہ آسان ہے

حضرت احنف ابن قیس رحمہ اللہ سے کسی شخص نے کہا کہ آپ بوڑھے ہیں، روزہ آپ کو کمزور کر دیتا ہے، فرمایا کہ میں ایک طویل سفر کے لیے میں سفر کے لیے تیاری میں مصروف ہوں:

والصبر على طاعة اللّٰه سبحانه أهون من الصبر على عذابه. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

چنانچہ علمائے آخرت روزے کا مقصد یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ دار میں اللہ تعالیٰ کی صفت صمدیت (بھوک اور پیاس کا نہ ہونا) کا ظہور ہوا اور شہوت نہ ہونے میں اس کی مشابہت فرشتوں سے ہو۔

## عقلمندوں اور اصحابِ تقویٰ کی عبادت کی فضیلت

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقلمندوں کا سونا اور افطار کرنا کتنا اچھا عمل ہے اور بے وقوفوں کا جاگنا اور روزہ رکھنا کتنا برا ہے، (جب کہ وہ خلافِ شرع کاموں

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج۲ ص۱۱۳، ۱۱۴

❷ إحياء العلوم الدين مع تفسير: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثانى، ج۱ ص۲۳۴ تا۲۳۸

سے نہ بچیں) اہل یقین اور اصحاب تقوی کا ذرہ برابر عمل بے وقوفوں کے پہاڑ برابر عمل سے افضل ہے۔ ❶

## حضرت نفیسہ کی عبادت وریاضت اور روزے کی حالت میں انتقال

حضرت نفیسہ بنت حسن کا شمار دوسری صدی ہجری کی سرآمد روزگار عالمات وعارفات میں ہوتا ہے، وہ حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی اور حضرت اسحاق بن جعفر صادق بن محمد بن باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی کی اہلیہ تھیں، ۱۴۵ھ بروایتِ دیگر ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئیں، اہلِ بیت کے تقوی شعار گھرانے میں پلی بڑھیں اور جملہ محاسن اخلاق کا پیکر جمیل بن گئیں، سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا، پھر تفسیر، حدیث اور دوسرے علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا، اس کے بعد اپنا بیشتر وقت عبادت وریاضت میں گزارنے لگیں۔

سن بلوغت کو پہنچیں تو ان کی شادی اپنے ابن عم اسحاق بن جعفر صادق سے ہوگئی، وہ بھی نہایت عابد وزاہد نوجوان تھے، انہوں نے مدت تک مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں قیام کیا، اس دوران میں بے شمار تشنگانِ علم نے ان کی جوئے علم سے اپنی پیاس بجھائی اور وہ ''**نفیسة العلم والمعرفة**'' کے لقب سے مشہور ہوگئیں، چندسال کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ مدینہ منورہ سے مصر چلی گئیں اور وہیں مستقل اقامت اختیار کرلی، مصر جاکر ان کی عبادت وریاضت میں اور اضافہ ہوگیا، کہا جاتا ہے کہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھیں، خشیت الٰہی سے ہر وقت لرزاں وترساں رہتی تھیں، زبان اکثر توبہ استغفار میں مشغول رہتی تھی، نماز تہجد کا خاص التزام تھا، زندگی میں تیس مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا، حج کے موقع پر مسجد حرام میں داخل ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتیں

❶ إحياء العلوم الدين مع تفسير: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸

تو تلبیہ کے وقت زار و قطار روتی جاتیں، پھر غلافِ کعبہ کے ساتھ لپٹ کر خوب روتیں اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ دعا مانگتیں:

الٰہی! تو ہی میرا آقا و مولی ہے، میں ناچیز بندی تیری رضا چاہتی ہوں، تو مجھے ایسا کردے کہ میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

حضرت امام شافعی سیدہ نفیسہ کے ہم عصر تھے، وہ اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مختلف علمی مسائل پر گفتگو کرتے۔ ایک روایت یہ بھی کہ امام موصوف نے علم حدیث میں سیدہ نفیسہ سے استفاضہ کیا، دونوں ایک دوسرے کے مرتبہ شناس اور قدردان تھے، امام شافعی نے ۲۰۴ھ میں اپنی وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرا جنازہ سیدہ نفیسہ کے گھر کے سامنے سے گزارا جائے، چنانچہ جب ان کا جنازہ سیدہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو انہوں نے گھر کے اندر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

حضرت نفیسہ سے بہت سی کرامات منسوب ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے علم وفضل، زہد واتقاء اور کرامات کی وجہ سے اہل عصر ان کے بہت معتقد تھے، اور آج تک ان کی عقیدت کا یہی عالم ہے۔ ۲۰۸ھ میں حضرت نفیسہ نے وفات پائی تو ان کے شوہر نے ارادہ کیا کہ سیدہ کی میت مدینہ لے جاکر دفن کریں لیکن اہل مصر رو رو کر ہلکان ہوگئے، بار بار حضرت اسحاق سے التجائیں کرتے تھے کہ سیدہ کی میت کو مصر سے نہ لے جائیں، آخر انہوں نے ان کی درخواست قبول کرلی اور سیدہ نفیسہ کی آخری آرامگاہ قاہر کے قریب بنائی گئی۔ ان کا مزار ''مشہد نفیسہ'' کے نام سے مشہور ہے، اس پر سیدہ نفیسہ کے عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

حضرت نفیسہ کی وفات کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن پاک کی تلاوت کررہی تھیں کہ اچانک ضعف غالب ہوا

اور نبض ڈوبنے لگی، سب نے اصرار کیا کہ روزہ توڑ ڈالیں لیکن انہوں نے فرمایا تیس سال سے میری یہ آرزو تھی کہ میں روزے کی حالت میں اپنے خالق کے حضور جاؤں، اب یہ آرزو پوری ہونے کو ہے تو روزہ کیوں توڑوں، یہ فرما کر قرآن کریم کی آیات پڑھتے پڑھتے جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ ❶

## ایک روزے دار اعرابی کا حجاج بن یوسف کو جواب

سعید بن ابی عروبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے ایک سال حج کیا اور مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک تالاب پر ٹھہرا اور ناشتہ طلب کیا اور دربان سے کہا میرے ہمراہ کھانے کے لئے کسی شخص کو تلاش کر جس سے کچھ یہاں کی حالات بھی دریافت بھی کرسکوں، اس دربان نے پہاڑ کی طرف دیکھا تو وہاں ایک اعرابی ایک چادر بچھائے دوسری اوڑھے سو رہا تھا، اسے لات مار کر جگایا اور کہا کہ امیر تجھے یاد کرتا ہے، چل وہ چلا آیا، حجاج نے اسے کہا ہاتھ دھولے اور میرے ہمراہ ناشتہ کھا، اس نے جواب دیا تجھ سے اچھے شخص نے مجھے دعوت دی تھی، میں اس کی دعوت قبول کرچکا ہوں، حجاج نے سوال کیا وہ کون ہے؟ کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے روزہ کی دعوت دی تھی، میں روزہ دار ہوں، حجاج نے کہا ایسی سخت گرمی میں، کہا اس سے سخت گرمی کے دن کے واسطے روزہ رکھا گیا ہے، حجاج نے کہا آج افطار کرلو کل رزہ رکھ لو، کہا اگر کل تک آپ زندگی کے ذمہ دار ہو تو میں افطا کرتا ہوں، حجاج نے کہا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، کہا پھر کیوں مجھ سے کہتا ہے کہ موجودہ نعمت کو کل کے بھروسہ پر چھوڑ دوں، جس پر تو قادر بھی نہیں ہے، حجاج نے کہا یہ بہت اچھا کھانا ہے، کہا تو نے اور تیرے باورچی نے اسے اچھا نہیں کردیا ہے، بلکہ اچھا تو اس وجہ سے ہے کہ

❶ تاریخ اسلام کی چارسو باکمال خواتین: ص ۱۲۲، ۱۲۳

اللہ رب العزت نے تجھے صحت وعافیت عطا کی ہے، جس کی وجہ کھانا لذیذ لگتا ہے، اصل نعمت صحت اور عافیت ہے:

وَمَا طَيِّبُ الطَّبَّاخِ عَيْشًا وَاِنَّمَا بِعَافِيَةٍ طَالِبِ الطَّعَامِ لِطَّاعِمِ

اِذَا كَانَ لِيْ سُقُمٌ فَلَاشَيْءَ طَيِّبٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ طَابَتْ جَمِيْعُ الطَّعَامِ

ترجمہ: باورچی روٹی کو مزیدار نہیں کرسکتا بلکہ تندرستی سے کھانے والے کو خوراک اچھی اور پسند معلوم ہوتی ہے، اگر مجھ میں کچھ مرض ہو تو کوئی چیز اچھی نہیں، اگر کوئی بیماری نہ ہو تو سب کھانے اچھے ہیں۔ ❶

## گناہوں سے نہ بچنے والے بمنزلہ روزہ نہ رکھنے والے کے ہیں

بعض علماء فرماتے ہیں:

كم من صائم مفطر وكم من مفطر صائم من مفطر الصائم هو الذى يحفظ جوارحه عن الآثام ويأكل ويشرب والصائم المفطر هو الذى يجوع ويعطش ويطلق جوارحه. ❷

ترجمہ: بہت سے روزہ دار افطار کرنے والے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والے روزہ دار ہیں، افطار کرنے والے روزہ دار لوگ ہیں جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچاتے ہیں اور پھر روزہ افطار کرتے ہیں، کھانے پیتے ہیں اور روزہ دار افطار کرنے والے ہیں جو دن بھر بھوکے پیاسے رہتے ہیں لیکن اپنے اعضاء گناہوں سے محفوظ رکھ پاتے۔

---

❶ روض الرياحين: الحكاية الثانية والعشرون بعد المئتين، ص: ۲۱۲

❷ إحياء العلوم الدين مع تفسير: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثانى، ج ۱ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸

## روزے اور قیام اللیل کی وجہ سے خلقِ خدا کے دل میں محبوبیت

استاذ ابوعلی وقاق رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت بشرحافی رحمہ اللہ لوگوں پر سے گزرے، وہ لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ شخص رات کو تمام رات شب بیداری کرتا ہے اور مہینے میں تین دن افطار کرتا ہے، باقی دن روزے رکھتا ہے، حضرت بشرحافی رحمہ اللہ یہ سن کر رونے لگے اور اپنے آپ کو کہنے لگے: تین دن میں ایک مرتبہ جاگتا ہوں اور جب کبھی روزہ رکھتا ہوں اسی دن شام کو افطار کر لیتا ہوں لیکن حق تعالیٰ بندے کی عبادت سے زیادہ اپنی مہربانی سے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتے ہیں، (عبادت سے کئی گنا زیادہ خلقِ خدا میں محبوبیت، عزت اور انعامات سے نوازتے ہیں)

فَسُبْحَانَ مَنْ اَبْدِی جَمِیْلَ جَمَالَهٖ　　عَلٰی عَبْدِهٖ لُطْفاً وَ جُوْدَ جَوَادِهٖ

وَ اَخْفَی الْمَسَاوِی وَالْعُیُوْبَ تَکَرُّماً　　وَ حِلْماً تَعَالٰی سَاتِرَ الْعُبَّادِ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو کہ اپنے عمدہ جمال کو ظاہر کرتا ہے، اپنے بندہ پر مہربانی سے وہ خوب بخشش کرتا ہے۔ اور بندہ کے عیوب اور گناہ مخلوق سے پوشیدہ رکھتا ہے اور وہ نہایت حلیم و بردبار ہے کہ بندوں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ ❶

## رمضان میں حضرت شیخ الہند کی عبادت وریاضت اور طویلِ قیام

رمضان المبارک میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی خاص حالت ہوتی تھی اور دن رات عبادتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا۔ رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزارتے۔ ایک مرتبہ تقلیل طعام، قلتِ منام اور پھر طولِ قیام سے رمضان المبارک میں نہایت ضعف ہو گیا۔ پاؤں کا ورم بہت زیادہ ہو

---

❶ روض الرياحين: الحكاية الخامسة والثلاثون بعد المئتين، ص: ۲۱۸

گیا مگر قلبی شوق چین نہ لینے دیتا تھا۔ کثیر مقدار میں قرآن مجید سننے کے لئے مستعد تھے، آخر لاچار ہوکر مکان میں سے عورتوں نے مولوی حافظ کفایت اللہ صاحب سے کہلا بھیجا کہ آج کسی بہانہ سے قلیل مقدار قرآن پڑھنے پر بس کردو۔ مولوی صاحب نے تھوڑا سا پڑھ کر اپنی طبیعت کی گرانی کا عذر کیا۔ حضرت کو دوسروں کی راحت کا بہت خیال رہتا تھا خوشی سے منظور کرلیا، اندر حافظ صاب لیٹ گئے اور باہر حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ مگر تھوڑی دیر بعد وہ دیکھتے ہیں کہ:

''کوئی شخص آہستہ آہستہ پاؤں دبا رہا ہے''

انھوں نے ہوشیار ہوکر جب دیکھا کہ حضرت مولانا ہیں تو اُن کی حیرت وندامت کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا وہ اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ:

''نہیں بھائی کیا حرج ہے تمھاری طبیعت اچھی نہیں ذرا راحت آجائے گی''۔ (۱)

## رمضان میں حضرت مدنی کی عبادت وریاضت اور طویل قیام

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ ماہِ رمضان کے دوران نماز فرض اور وتر خود پڑھاتے تھے، تراویح میں ابتدائی آٹھ رکعات میں حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب ایک پارہ سناتے تھے، بقیہ بارہ رکعات میں اسی پارہ کا اعادہ حضرت خود فرماتے تھے۔ نماز تراویح بارہ سے ساڑھے بارہ بجے رات ختم ہوتی تھی۔ وتر کے بعد حضرت طویل دعا فرماتے تھے، ایک بجے تہجد کی نمازت شروع ہوجاتی تھی، درمیانی وقفہ میں لوگ آرام کرتے تھے، حضرت گھر میں تشریف لے جاتے تھے اور چائے نوش فرما کر نماز تہجد کے لئے تیار ہوجاتے تھے اور اس وقفہ میں بھی جو وقت بچتا وہ تلاوتِ قرآن مجید میں صرف ہوتا تھا۔ نماز تہجد میں بھی پہلے مولانا عبدالجلیل صاحب سناتے تھے۔ ان

(۱) حیات شیخ الہند: رمضان المبارک میں آپ کے معمولات، ص۲۴۳، ۲۴۴

کے بعد حضرت تہجد کے ختم پر بھی دعا کافی دیر تک مانگتے تھے اور بسا اوقات حضرت پر رقّت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

دن میں حضرت بہ مشکل دو گھنٹے آرام فرماتے ہوں گے اور افطارِ صوم کے بعد سے نماز فجر کے بعد تک تو سنا بھی نہیں کہ حضرت کی پشت مبارک پلنگ سے آشنا ہوئی ہو۔اسی سال کی عمر اور مجاہدات کا یہ عالم۔ اللہ اکبر پورا ماہِ صیام اسی طرح سے گزرتا تھا۔ یہ معمولات حضرت کی طبیعت ثانیہ ہو گئے تھے، خواہ علالت ہی کیوں نہ ہو ان کا ترک کرنا حضرت کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا اور عمل سے سکون حاصل ہوتا تھا۔

چاند رات کو لوگوں نے عرض کیا کہ:

''حضرت! آج بھی تہجد با جماعت ادا فرمائیں۔''

ارشاد فرمایا کہ:

''رمضان المبارک کے علاوہ نوافل کا با جماعت ادا فرمانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے''

بے حد اصرار کیا کہ:

حضرت خود جماعت کا انتظام نہ فرمائیں صرف حضرت تہجد پڑھنا شروع کر دیں جن لوگوں کو اس کا شوق ہوگا وہ بعد کو شامل ہو جائیں گے۔

فرمایا کہ:

''یہ بھی جماعت ہی کی صورت ہے''

اس لئے صاف انکار فرما دیا اور تہجد کے وقت باہر تشریف لائے۔

فائدہ: غرضیکہ حضرت شیخ الاسلام مدنی کی طبیعت کبھی خلاف سنت کام پر آمادہ نہیں ہوتی تھی۔ [1]

---

[1] حکایت الاسلاف: ص ۲۳۹ بحوالہ روزنامہ نئی دنیا دہلی: ص ۳۰۶

## علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کا شدید بیماری میں بھی روزوں کا اہتمام

ایک واقعہ بروایت مولانا منفعت علی صاحب نے بیان فرمایا کہ سخت ترین گرمی اور لو کا زمانہ تھا، رمضان المبارک کا مہینہ تھا، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قدس سرہ کی طبیعت ناساز چل رہی تھی، دست کی شدید تکلیف تھی، حضرت نے کئی روز تک دوا سے افطار پر قناعت کی کوئی غذا نہیں کھائی، جمعہ کا دن تھا مولانا عبداللہ جان وکیل بھی مدرسہ میں جمعہ پڑھنے آئے، انہوں نے دیکھا کہ چہرہ پر بیماری، ضعف ونقاہت کے آثار نمایاں ہیں، وہ تو یہ حالت دیکھ کر ستون کے پیچھے ہوکر رونے لگے، اور مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم نے عرض کیا کہ حضرت کا کئی روز سے فاقہ ہے تکلیف زیادہ ہے، روزہ قضا فرمادیتے آخر ایسے وقت میں رخصت بھی ہے اور مولانا عبداللہ جان تو رورہے ہیں، حضرت کا چہرہ فوراً متغیر ہوگیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیسی بات کہتے ہیں ارے روزہ! اور پھر رمضان کا روزہ۔ اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مقلب القلوب ہیں کہ مولانا عبداللہ جان جیسا کوہ وقار انسان بھی متاثر ہوجائے۔ (۱)

## حضرت مولانا محمد یسین صاحب کا روزوں کا اہتمام

حضرت مولانا محمد یسین صاحب رحمہ اللہ مدرس فارسی دارالعلوم دیوبند اپنی طالب علمی کے دور ہی سے روزے بکثرت رکھا کرتے تھے، ہر مہینہ میں تین روزوں کے معمول کے علاوہ بھی خاص خاص ایام میں روزے رکھتے تھے، ایک مرتبہ روزہ کی حالت میں بعد عصر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں کوئی کھانے کی چیز آئی تو مولانا محمد یسین صاحب نے روزہ کا عذر کردیا۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

---

(۱) اکابر کا تقوی: فصل دوم، ص ۲۸، ۲۹

''ہاں! روزے رکھا کرو ہم نے بھی بہت رکھے ہیں''

فائدہ: یہ بظاہر نفلی عبادت کا اظہار تھا مگر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا مقصد یہ تھا کہ طالب علم اور مرید کے ذہن میں یہ بات نہ آنے پائے کہ میں کچھ زیادہ عبادت کر رہا ہوں جو ہمارے بڑے نہیں کرتے اس کے اہتمام کے لئے اپنی روزے کا اظہار فرمایا: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اس کو سنکر فرمایا کہ اکابر صوفیہ نے ارشاد فرمایا ہے:

رِيَاءُ الشَّيُخِ خَيُرٌ مِنُ اِخُلَاصِ الْمُرِيُدِ.

شیخ کا ریا مرید کے اخلاص سے بہتر ہے۔

اس کا یہی مطلب ہے کہ کوئی شیخ اگر اپنے مریدوں کو دکھلانے کے لئے کوئی عمل کرے یہ اگر چہ بظاہر ریا ہے مگر چونکہ اسکی نیت مریدوں کو عمل کی تلقین کرنے کی ہوتی ہے اُن کے دل میں اپنا اعتقاد بڑھانے کی نہیں ہوتی اس لئے یہ ظاہری ریا درحقیقت اخلاص ہی ہے۔ ❶

## رمضان میں دو رکعت میں ختم قرآن

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ نے بیان فرمایا کہ:

''بی امۃ الرحمٰن جو حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کی صاحبزادی تھیں، جن کو عام طور سے خاندان میں ''اُمّی بی'' کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک رابعہ سیرت بی بی تھیں، دن بھر مصلے پر رہا کرتی تھیں، ان کے دو صاحبزادے تھے مولانا شمس الحسن صاحب اور مولانا روف الحسن صاحب تھے۔ مولانا رؤف الحسن صاحب اچھے حافظ قرآن بھی تھے۔ ایک مرتبہ کاندھلہ گئے۔ امّی بی، نے ان سے کہا

❶ میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات: ص ۶۸، ۶۹

۲۹ کا چاند (عید) نظر نہ آیا تمھارے رہنے کا کیا فائدہ؟ قرآن سنا دو۔ چنانچہ انہوں نے تراویح کے بعد نفل نماز کی پہلی رکعت میں پورا قرآن سورہ فلق تک کیا اور دوسری رکعت میں ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھ کر نماز پوری کی اور اپنے جوتے اُٹھا کر چل دیئے اور یوں فرمایا کہ:

میرے بس کا تو تھا نہیں مگر آپکی خاطر بفضل اللہ، میں نے اس طرح پڑھ لیا۔ ❶

## رمضان کے بے احترامی کی وجہ سے ٹی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرت ناک واقعہ

''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' نامی رسالہ ایک عورت کا بڑا عبرت ناک واقعہ لکھا ہے کہ رمضان شریف کے مہینے میں افطار کے وقت گھر میں ایک ماں اور بیٹی تھی، ماں نے بیٹی سے کہا کہ آج گھر پر مہمان آنے والے ہیں۔ افطاری تیار کرنی ہے، اس لیے تم بھی میرے ساتھ مدد کرو، اور کام میں لگو، اور افطاری تیار کراؤ! بیٹی نے صاف جواب دیا کہ اماں اس وقت ٹی وی پر ایک خاص پروگرام آ رہا ہے، میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اس سے فارغ ہو کر کچھ کروں گی، چونکہ وقت کم تھا اس لیے ماں نے کہا کہ تم اس کو چھوڑو، پہلے کام کراؤ مگر بیٹی نے ماں کی بات سنی ان سنی کر دی۔ اور پھر اس خیال سے اوپر کی منزل میں ٹی وی لے کر چلی گئی کہ اگر میں یہاں نیچے بیٹھی رہی تو ماں بار بار مجھے منع کرے گی اور کام کے لیے بلوائے گی۔ چناں چہ اوپر کمرے میں اندر جا کر اندر سے کنڈی لگائی اور پروگرام دیکھنے میں مشغول ہوگئی۔ نیچے ماں بے چاری آواز دیتی رہ گئی۔ لیکن اس نے کچھ پرواہ نہ کی پھر ماں سے افطاری کے لیے جو تیاری ہو سکی اس نے کر لی۔ اتنے میں مہمان بھی آ گئے۔ اور سب لوگ افطاری کے لیے بیٹھ گئے ماں

❶ صحبتے با اولیا: ص ۴۹

نے پھر لڑکی کو آواز دی تا کہ وہ بھی آ کر روزہ افطار کر لے۔لیکن بیٹی نے کوئی جواب نہیں دیا تو ماں کو تشویش ہوئی۔ چناں چہ وہ اوپر گئی اور دروازے پر جا کر دستک دی اور اس کو آواز دی، لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اب ماں اور گھبرا گئی کہ اندر سے جواب کیوں نہیں آ رہا ہے چنانچہ ماں نے اس کے بھائیوں اوراس کے باپ کواوپر بلایا، انہوں نے آواز دی اور دستک دی، مگر جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو بالآخر دروازہ توڑا گیا جب دروازہ توڑ کر اندر گئے تو دیکھا کہ ٹی وی کے سامنے مری ہوئی اوندھے منہ زمین پر پڑی ہے۔اورانتقال ہو چکا ہے، اب سب گھر والے پریشان ہو گئے۔اس کے بعد جب اس کی لاش اٹھانے کی کوشش کی تو اس کی لاش نہ اٹھے۔اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ وہ کئی ٹن وزنی ہوگئی ہے، اب سب لوگ پریشان کہ اس کی لاش کیوں نہیں اٹھ رہی، اسی پریشانی کے عالم میں ایک صاحب نے جوٹی وی اٹھایا تو اس کی لاش بھی اٹھ گئی، اور ہلکی ہوگئی، اب صورت حال یہ ہوگئی کہ اگر ٹی وی اٹھائیں تو اس کی لاش ہلکی ہو جائے، اور اگر ٹی وی رکھ دیں تو اس کی لاش بھاری ہو جائے۔اس طرح ٹی وی اٹھا کر اس کی لاش نیچے لائے۔اوراس کو غسل دیا، کفن دیا۔ جب اس کا جنازہ اٹھانے لگے تو پھر اس کی چارپائی ایسی ہوگئی۔جیسے کسی نے اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیا ہو، لیکن جب ٹی وی کو اٹھایا تو آسانی سے مسہری بھی اٹھ گئی، تمام اہل خانہ شرمندگی اور مصیبت میں پڑ گئے، بالآخر جب ٹی وی جنازہ کے آگے آگے چلا تب اس کا جنازہ گھر سے نکلا۔اب اسی حالت میں ٹی وی کے ساتھ اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور قبرستان لے جانے لگے آگے ٹی وی پیچھے جنازہ چلا پھر قبرستان مین لے جانے کے بعد جب میت کو قبر میں اتارا، اور قبر کو بند کر کے اوراس کو ٹھیک کر کے جب لوگ واپس جانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ اب ٹی وی واپس لے چلولیکن جب ٹی وی اٹھا کر لے

جانے لگے تو اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی۔کتنی عبرت کی بات ہے۔

﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾(الحشر : ۲)

ترجمہ:اے عقل مندو عبرت حاصل کرو۔

لوگوں نے جلدی سی ٹی وی کو وہیں رکھا۔اور دوبارہ اسکی لاش کو قبر کے اندر کر کے قبر بند کر دی،اور دوبارہ ٹی وی اٹھا کر چلے تو دوبارہ اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی،اب لوگوں نے کہا کہ یہ تو ٹی وی کے ساتھ ہی دفن ہوگی،اس کے علاوہ کوئی اور صورت نظر نہیں آتی آخر کار اس کی لاش قبر میں تیسری بار رکھی،اور ٹی وی بھی اس کے سرھانے رکھ دیا گیا،اوراس کے ساتھ ہی اس کو دفن کرنا پڑا۔

العیاذ باللہ!اب آپ سوچیے کہ اس لڑکی کا کیا حشر ہوا ہوگا اور کیا انجام ہوا ہوگا،ہماری عبرت کے لیے اللہ تعالی نے ہمیں دکھا دیا،اب بھی اگر ہم عبرت نہ پکڑیں تو یہ ہماری ہی نالائقی ہے،ورنہ اللہ تعالی کی طرف سے تو اتمام حجت ہے۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ اسلافِ امت میں روزوں کا بڑا اہتمام تھا،یہ حضرات فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کا بھی خوب اہتمام کرتے تھے،اتنی کثرت سے روزے رکھے کہ ان کے جسم لاغر ہو گئے،چہروں کی رنگتیں بدل گئیں،عبادت وریاضت میں ان کی زندگیاں گزریں،ذوق عبادت اورشوق ریاضت اِن میں قابل دید ہوتا تھا،اللہ رب العزت ہم سب کو بھی فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کے رکھنے بھی توفیق عطا فرمائیں۔(آمین)

---

❶ ناقابل یقین سچے واقعات:ص ۱۲۷ تا ۱۲۹

# ۷......حج کی اہمیت وفضیلت اور اسلافِ امت کے کثرتِ حج کے واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمّابعد:

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبارَكَ وَتعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾(البقرة:۱۹۷)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾(آل عمران:۹۷)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ:

اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا،وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. ❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ،وَلَمْ

❶صحيح البخارى: كتاب الحج،باب وجوب العمرة وفضلها،رقم الحديث:۱۷۷۳

يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں حج ادا کرنے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے، حج ادا کرنا اسلام کا ایک اہم رکن ہے، اسلام نے اس کو زندگی میں ایک دفعہ ادا کرنے کو فرض قرار دیا ہے، لیکن یہ ہر کسی پر فرض نہیں ہوتا بلکہ صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہوتا ہے۔

# قرآنِ کریم کی روشنی میں حج کی اہمیت وفضیلت

## حج کس پر فرض ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۹۷)

ترجمہ: اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔

قرآن مجید کی اس آیت میں استطاعت کی تشریح کرتے ہوئے فقہاء نے لکھا ہے:

کسی عاقل بالغ مسلمان شخص کے پاس قرضہ کی رقم منہا کرنے کے بعد اگر اتنی رقم موجود ہے جس سے زندگی میں ایک بار مکہ مکرمہ تک آنے جانے کے سفر اور وہاں پر کھانے، پینے، رہنے اور قربانی وغیرہ کے خرچہ، اور اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کے خرچہ کا بندوبست ہوسکتا ہے تو ایسے شخص پر حج کرنا فرض ہوجاتا ہے،

❶صحیح البخاری: کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم الحدیث: ۱۵۲۱

موجودہ زمانہ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے حج کرنے کے لیے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے، یا عرف کے مطابق جو متوسط انداز میں خرچ ہے اُس کا اندازہ لگا کر اور اگر قرض ہے تو قرض کی رقم اور اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کے خرچہ کی رقم منہا کرنے کے بعد اتنی رقم موجود ہے تو زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہوجاتا ہے۔

زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، اسکی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

**أَيُّهَا النَّاسُ قَدُ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيُكُمُ الْحَجَّ،فَحُجُّوا.**

ترجمہ: اے لوگو! تم پر حج فرض کردیا گیا ہے، پس حج کرو۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لَوُ قُلْتُ نَعَمُ لَوَجَبَتُ،وَلَمَا اسُتَطَعُتُمُ.**

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہوجاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**ذَرُونِى مَا تَرَكْتُكُمُ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنُ كَانَ قَبُلَكُمُ بِكَثُرَةِ سُؤَالِهِمُ وَاخُتِلَافِهِمُ عَلَى أَنُبِيَائِهِمُ،فَإِذَا أَمَرُتُكُمُ بِشَىُءٍ فَأْتُوا مِنُهُ مَا اسُتَطَعُتُمُ، وَإِذَا نَهَيُتُكُمُ عَنُ شَىُءٍ فَدَعُوهُ.** (1)

(1) صحیح مسلم: کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، رقم الحدیث: ۱۳۳۷

ترجمہ: میری اتنی ہی بات پر اکتفاء کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدرِ استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔

## حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾(البقرة: ۱۹۶)

ترجمہ: اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا پورا ادا کرو، ہاں اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو (اللہ کے حضور پیش کردو) اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ ہاں اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزوں یا صدقے یا قربانی کا فدیہ دے۔ پھر جب تم امن حاصل کرلو جو شخص حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ بھی اٹھائے وہ جو قربانی میسر ہو (اللہ کے حضور پیش کرے) ہاں اگر کسی کے پاس اس کی طاقت نہ ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات (روز) اس وقت جب تم (گھروں کو) لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ کل دس

روزے ہوں گے، یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اوراللہ سے ڈرتے رہو، اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

## حج کے دوران گناہوں سے بچیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾(البقرة:۱۹۷)

ترجمہ: حج کے چند متعین مہینے ہیں، چنانچہ جو شخص ان مہینوں میں (احرام باندھ کر) اپنے اوپر حج لازم کرلے تو حج کے دوران نہ وہ کوئی فحش بات کرے نہ کوئی گناہ نہ کوئی جھگڑا، اور تم جو کوئی نیک کام کرو گے اللہ اسے جان لے گا، اور (حج کے سفر میں) زاد راہ ساتھ لے جایا کرو، کیونکہ بہترین زادِ راہ تقوی ہے، اور اے عقل والو! میری نافرمانی سے ڈرتے رہو۔

## حج کے دوران مشقتیں برداشت کریں

ایک مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾(الحج:۲۷،۲۸)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے راستوں سے سفر کرنے والی ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں، جو (لمبے سفر سے)

دبلی ہوگئی ہوں، تاکہ وہ ان فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جوان کے لیے رکھے گئے ہیں، اور متعین دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا کیے ہیں۔ چنانچہ (مسلمانو) ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔

## تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان کیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالی سے عرض کیا:

اے پروردگار! میں تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہو گیا، حق تعالی کا ارشاد ہوا:

''اب لوگوں میں حج کا اعلان کردو''

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے پروردگار میری آواز لوگوں تک کیسے اور کون پہنچائے گا؟''

اللہ تعالی نے فرمایا:

''تم اعلان کرو اور (تمہاری آواز کو لوگوں تک) پہنچانا میرا کام ہے۔''

ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا:

اے پروردگار میں کیا کہوں؟

اس پر اللہ تعالی کا ارشاد ہوا: تم یہ کہو:

**أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فَحُجُّوا قَالَ: فَسَمِعَهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَفَلَا تَرَى النَّاسَ يَجِيئُونَ مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ يُلَبُّونَ.** ❶

ترجمہ: اے لوگو! تم پر بیت العتیق یعنی اللہ تعالی کے اس قدیم گھر کی طرف حج فرض کیا

❶ تفسیر الطبری: سورۃ الحج آیت نمبر ۲۷ کے تحت، ج۱۸ ص ۶۰۵/ تفسیر ابن أبی حاتم: ج۸ ص ۲۴۸۷

گیا ہے اس لئے تم اپنے پروردگار کے حکم پر آ ؤ، پس آسمان اور زمین کے درمیان سب نے سنا، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ زمین کے اطراف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے آتے ہیں۔

جنہوں نے اعلان کے جواب میں لبیک کہا انہیں حاضری کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی اہمیت وفضیلت کو متعدد مواقع پر بیان فرمایا۔

## احادیث مبارکہ کی روشنی میں حج کی اہمیت وفضیلت اور وعیدیں

## حج کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ،فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ،وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ.** ❶

ترجمہ: جس کا حج کا ارادہ ہوتو وہ جلدی کرے اس لئے کہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

## افضل اعمال میں مقبول حج ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

**أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟**

کونسا عمل افضل ہے؟

❶ مسند أحمد: ومن مسند بنی هاشم، ج۳ ص ۳۳۳، رقم الحديث: ۱۸۳۴

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**إِيمَانٌ بِاللّٰهِ.**

اللہ پر ایمان لانا۔

پھر پوچھا گیا کہ اسکے بعد کونسا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰه.**

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

پھر پوچھا گیا کہ اسکے بعد کونسا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.** ❶

مقبول حج۔

## مقبول حج کا بدلہ جنت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.** ❷

ترجمہ: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج مقبول کی اتنی فضیلت ہے کہ اسکا بدلہ صرف جنت ہے۔

❶ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان كون إيمان باللّٰه تعالى أفضل الأعمال، رقم الحديث: ۸۳

❷ صحيح البخاري: كتاب الحج، باب وجوب العمرة وفضلها، رقم الحديث: ۱۷۷۳

## بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ. ❶

ترجمہ: بڑی عمر والے، کمزور شخص اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

## سب سے افضل جہاد حج مبرور ہے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ''أَلا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ کیا ہم آپ کے ساتھ جہاد اور غزوہ میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ اَلْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

ترجمہ: لیکن سب سے بہتر اور اچھا جہاد حج مبرور ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَلا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

ترجمہ: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، تو اس کے بعد سے میں حج نہیں چھوڑتی ہوں۔

## بے ہمت اور کمزور لوگوں کے لئے حج بمنزلہ جہاد ہے

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ج ۱۵ ص ۲۷۲، رقم الحديث: ۹۴۵۹/قال الهيثمي مجمع الزوائد: (۲۰۶/۳) رواه أحمد ورجاله الصحيح/صحيح الترغيب والترهيب: ج ۲ ص ۵

❷ صحيح البخاري: كتاب الحج، باب حج النساء، رقم الحديث: ۱۸۶۱

کے پاس آیا اور کہا: میں بے ہمت ہوں اور کمزور ہوں (افسوس کہ میں جہاد میں شرکت نہیں کرسکتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ، اَلْحَجُّ. ❶

ترجمہ: ایسے جہاد کی طرف آؤ جس میں کانٹا نہ چبھے، وہ حج ہے۔

## حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ. ❷

ترجمہ: اللہ کے راستہ میں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں، انہیں اللہ نے بلایا تو انہوں نے قبول کیا اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔

## حج اور عمرہ کرنے سے گناہوں کی معافی اور رفقر کا دور ہونا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي

❶ المعجم الكبير: باب الحاء، ج۳ص ۱۳۵، رقم الحديث: ۲۹۱۰/قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجاله ثقات، انظر: مجمع الزوائد: كتاب الحج، باب الحث على الحج، ج۳ص ۲۰۶، رقم الحديث: ۵۲۵۷/قال الألباني: صحيح، رواه الطبراني في الكبير والأوسط، ورواته ثقات. /صحيح الترغيب والترهيب: ج۲ ص۵، الرقم: ۱۰۹۸

❷ سنن ابن ماجه: كتاب المناسک، باب فضل دعاء الحاج، رقم الحديث: ۲۸۹۳

الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. ❶

ترجمہ: حج اور عمرہ اس لئے کہ یہ گناہوں اور غربت کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں جس طریقہ سے کہ آگ کی بھٹی لوہے سے میل کو دور کر دیتی ہے۔

## ارکانِ حج میں سے ہر ہر رکن پر اجر وثواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منی کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو تم دریافت کرلو اور تم کہو تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرما دیں، ثقفی شخص نے انصاری کو کہا: تم پوچھو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟ اور صفا اور مرہ کے درمیان دوڑنے کا کیا ثواب ہے؟ اور عرفات پر ٹھہرنے اور شیطان کے کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے کا اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس پاک ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُكَ خُفًّا وَلَا تَرْفَعُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ بِهِ حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْكَ خَطِيئَةً، وَأَمَّا

❶ سنن النسائی: کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، رقم الحدیث: ۲۶۳۰

رَكْعَتَاكَ بَعْدَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ، وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَعْدَ ذَلِكَ كَعِتْقِ سَبْعِينَ رَقَبَةً، وَأَمَّا وُقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَهْبِطُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ: عِبَادِي جَاءُونِي شُعْثًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ جَنَّتِي، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ أَوْ كَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرَهَا" أَوْ لَغَفَرْتُهَا" أَفِيضُوا عِبَادِي مَغْفُورًا لَكُمْ وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ لَه. وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَلَكَ بِكُلِّ حَصَاةٍ رَمَيْتَهَا كَبِيرَةٌ مِنَ الْمُوبِقَاتِ. وَأَمَّا نَحْرُكَ فَمَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ. وَأَمَّا حِلَاقُكَ رَأْسَكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ. وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّكَ تَطُوفُ وَلَا ذَنْبَ لَكَ يَأْتِي مَلَكٌ حَتَّى يَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفِكَ فَيَقُولُ: اعْمَلْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى. (۱)

ترجمہ: حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے، اور عرفات کے میدان میں وقوف کا (ثواب یہ ہے کہ) حق تعالیٰ شانہ دنیا کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال

(۱) مجمع الزوائد: كتاب الحج، باب فضل الحج، رقم الحديث: ج۳، ۵۶۴۸/ مسند البزار: مسند ابن عباس رضي الله عنه، ج۱۲ ص۳۱۷، رقم الحديث: ۶۱۷۷/قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ الْبَزَّارِ مُوَثَّقُونَ. وَقَالَ الْبَزَّارُ: قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ وُجُوهٍ، وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ

آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امید وار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کردیے، میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ، تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کروان کے بھی گناہ معاف ہیں، اور شیطانوں کے کنکریاں مارنے کا یہ ثواب ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کردینے والا ہو معاف ہوتا ہے، اور قربانی کا بدلہ اللہ کے یہاں تمہارے لئے ذخیرہ ہے، اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس کے بعد آدمی جب طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، اور ایک فرشتہ مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کرتے رہو اور تمہارے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں۔

## حج میں خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ .** ❶

ترجمہ: حج میں خرچ کرنا (اجر وثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرح ہے، ایک کا بدلہ سات سو ہے۔

❶ مسند أحمد: تتمه مسند الأنصار، ج۳۸ص۱۰۶، رقم الحديث: ۲۳۰۰۰/قال المنذری رواه أحمد والطبرانی فی الأوسط والبيهقی وإسناد أحمد حسن. انظر: الترغيب والترهيب: ج۲ص۱۱۳، رقم الحديث: ۱۷۱۸/ قال البوصيری رواه مسدد واللفظ له وأبوبكر بن أبی شيبة وأبويعلی وأحمد بن حنبل والطبرانی فی الأوسط والبيهقی بإسناد حسن. انظر: إتحاف الخيرة المهرة: كتاب الحج، باب فی فضل النفقة......الخ، ج۳ص۱۳۸، رقم الحديث: ۲۳۸۶

## تلبیہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا.** ❶

ترجمہ: جو (شخص بھی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے دونوں کناروں تک سب پتھر درخت اور ڈھیلے بھی (اس کے ساتھ) تلبیہ کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کے منتہاء تک یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔

## وسعت کے باوجود حج نہ کرنے والا محروم ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

**وَإِنَّ عَبْدًا أَصْحَحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَأَوْسَعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ تَمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لا يَفِدُ إِلَيَّ إِلَّا مَحْرُومٌ.** ❷

ترجمہ: میں نے ایک بندے کا جسم تندرست رکھا، اس کی معیشت میں وسعت پیدا کی، لیکن اس حالت میں پانچ سال بیت گئے اور وہ میری طرف نہیں آیا، ایسا آدمی محروم ہے۔

## بیت اللہ کے طواف کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

❶ سنن ابن ماجه : كتاب المناسك ،باب التلبية ،رقم الحديث: ٢٩٢١

❷ مسند أبي يعلى الموصلي :من مسند أبي سعيد الخدري رضي اللّٰه عنه، ج٢ ص ٣٠٤،رقم الحديث: ١٠٣١ /قال المحقق في تعليق هذاالكتاب ثقات

مَنُ طَافَ بِالْبَيْتِ،وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. ❶

ترجمہ: جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعات نماز ادا کرے اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

## بیت اللہ کے اٹھائے جانے سے پہلے اِس کی قدر کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِسْتَمْتِعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ،فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثِ. ❷

ترجمہ: (اللہ تعالی کے) اس گھر سے فائدہ حاصل کرو، کیونکہ اسکو دو مرتبہ گرایا جا چکا اور اب تیسری دفعہ اٹھالیا جائیگا۔

## زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَاءُ زَمْزَمَ،لِمَا شُرِبَ لَه. ❸

ترجمہ: زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پا جائے اُس کے لیے مفید ہے۔

## روئے زمین پر بہترین اور بدترین پانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ

❶سنن ابن ماجه : كتاب المناسك ،باب فضل الطواف ،رقم الحديث : ٢٩٥٦

❷صحيح ابن خزيمة: كتاب المناسك،بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْجِيلِ الْحَجِّ خَوْفَ فَوْتِهِ بِرَفْعِ الْكَعْبَةِ......الخ، ج۴ ص ١٢٨ ،رقم الحديث: ٢٥٠٦

❸سنن ابن ماجه: كتاب المناسك،باب الشرب من زمزم ،رقم الحديث: ٣٠٦٢

السُّقْمِ،وَشَرُّ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءٌ بِوَادِی بَرَهُوتٍ بَقِیَّةُ حَضْرَمُوتَ كَرِجْلِ الْجَرَادِ مِنَ الْهَوَامِّ يُصْبِحُ يَتَدَفَّقُ وَيُمْسِی لَا بَلَالَ بِهَا.❶

ترجمہ: روئے زمین پر سب سے بہترین پانی زمزم ہے، یہ کھانے کا کھانا اور بیماری سے شفاء ہے، اور سطح زمین پر سب سے بدترین پانی برہوت کا ہے، یہ حضرموت کا باقی ماندہ ہے، یہ کیڑے مکوڑے میں سے ٹڈی کے لشکر کی طرح ہے، وہ بوقتِ صبح جوش کے ساتھ ابل رہا ہوتا ہے اور شام کے وقت اس میں کوئی تری ہی نہیں ہوتی۔

## مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ،إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.❷

ترجمہ: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے خانہ کعبہ کے دیگر تمام مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔

## مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا

❶المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۱ ص ۹۸،رقم الحديث: ۱۱۱۶۷/قال الهيثمی رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله ثقات. انظر: مجمع الزوائد: كتاب الحج،باب فی زمزم، ج۳ص ۲۸۶،رقم الحديث: ۵۷۱۲

❷صحيح البخاری: كتاب الجمعة،باب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة،رقم الحديث: ۱۱۹۰

سِوَاهُ. ❶

ترجمہ: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

## جنت کا باغ

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. ❷

ترجمہ: میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کا جو حصہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

## فریضہ حج اور طواف کعبہ کی حکمتیں

ا......عبادتِ حج کا بنی آدم کے لئے موضوع ہونے پر یہ حکایت ہے کہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ روحانی اُمور کے مقابل پر جسمانی اُمور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا کہ روحانی امور پر جسمانی امور دلالت کریں، اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے ایک انکساری اور تذلیل، دوسرے محبت وایثار۔ تذلیل وانکسار کے لئے نماز کا حکم ہے جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر عضو کو خشوع اور خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے، یہاں تک کہ قلبی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا ہے تا کہ روح

❶ سنن بن ماجہ: کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث: ۱۴۰۶

❷ صحيح مسلم: كتاب الحج، بَابُ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، رقم الحديث: ۱۳۹۰

اورجسم دونوں اس عبادت میں ہوں۔

۲......جسمی سجدہ بیکاراورلغونہیں،اول تو یہ امر مسلم ہے کہ خدا جیسا کہ روح کو پیدا کرنے والا ہے ایسا ہی وہ جسم کا خالق ہے اور دونوں پر اس کا حق خالقیت ہے۔علاوہ اس کے جسم اورروح ایک دوسرے کا اثر قبول کرتے ہیں،بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہوجاتا ہے اور بعض وقت روح بھی جسم کے اندر سجدہ کی حالت پیدا کردیتی ہے،کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم مقابل کی طرح ہیں۔مثلاً ایک شخص جب محض تکلف سے اپنے جسم میں ہنسنے کی صورت بناتا ہے تو ایسے اوقات اس کو سچی ہنسی بھی آجاتی ہے جو کہ روح کے انبساط سے متعلق ہے،ایسا ہی جب ایک شخص تکلف سے اپنے جسم میں یعنی آنکھوں میں رونے کی صورت بناتا ہے تو ایسے اوقات حقیقت میں بھی رونا آجاتا ہے جو کہ روح کے درد اور رقت سے متعلق ہے،پس جب یہ ثابت ہوچکا کہ عبادت کی دوسری قسم میں یعنی محبت وایثار میں بھی انہیں تاثیرات کا تعلق ہے جو جسم اور روح میں باہم تأثر ہے۔

۳......محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے،پس اسی کے مقابل خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور اس کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجرِ اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا تا کہ انسان جسمانی طور پر بھی اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔سو حج کرنے والے حج کے مقام پر جسمانی طور پر بھی صورت بنا کر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں ۔زینت دور کردیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کردیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت

کو پیدا کر دیتا ہے اور اسی حکمت کے لئے جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور حجرِ اسود کو چومتا ہے۔

۴......اکثر آدمی اپنے پرودگار کے شوق میں پڑتے ہیں اس وقت ان کو ضرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح اپنا شوق پورا کریں تو سوائے حج کے اس کو اور کوئی ایسی چیز نہیں ملتی۔

۵...... ہر ملت اور سلطنت کو ہمیشہ ایک دربار کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے سب لوگوں میں باہم جان پہنچان بھی ہو اور ایک دوسرے سے ملیں جلیں اور ہر ایک دوسرے سے اُن فوائد کو حاصل کر سکیں جو ان کو پہلے سے حاصل نہیں ہیں، اس لئے مقاصد باہمی مصاحبت اور ایک دوسرے کے ملنے سے ہی حاصل ہوا کرتے ہیں اور جس سے شعائر دین کی عظمت بھی ظاہر ہو۔

۶......ائمہ دین کی حالت کو یاد کرنے اور ان کے طرزِ زندگی اختیار کرنے کے لئے کوئی چیز حج سے زیادہ مفید نہیں ہے۔

۷...... چونکہ حج میں دور دراز سفر کرنا پڑتا ہے وہ نہایت دشوار عمل ہے، بڑی مشقت سے پورا ہوتا ہے اس لئے اس کی تکالیف کا برداشت کرنا خدا تعالیٰ کی خالص عبادت ہے، جس سے خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔

۸......آدمی طواف کی وجہ سے ان مقرب ملائکہ الٰہی کے مشابہ ہو جاتے ہیں جو عرشِ الٰہی کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔

۹...... یہ خیال نہ کرو کہ طوافِ کعبہ سے مقصود صرف جسم کا طواف ہے بلکہ اس طواف سے مراد رب الکعبہ کا طواف ہے جو دل سے ہوتا ہے، پس خانہ کعبہ عالم ظاہری میں اس دربار الٰہی کا نمونہ ہے، کیونکہ وہ دربار عالم باطن میں ہے اور آنکھ سے محسوس نہیں ہوتا جیسا کہ عالم ظاہری میں بدن روح کا نمونہ ہے۔

۱۰......اورسنو نیازمندی دوقسم کی ہوتی ہے، ایک نیازمندی خادمانہ خدام کی نیازمندی اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے، دوسری نیازمندی عاشقانہ عاشق کی محبوب کے ساتھ، پہلی قسم کی نیازمندی کو مناسب ہے کہ درباری لباس پہن کر بڑے ادب اور وقار سے مالک کے دربار میں حاضر ہو اور تمام حکام اور مربیوں کی اطاعت سے کان پر ہاتھ رکھ کر اطاعت کا اقرار کرے۔ ہاتھ باندھ کر حکم کا منتظر رہے جھک کر تعظیم دے، زمین پر ماتھا رکھے، یہ رنگ نماز کا ہے اور عاشقانہ نیاز میں ضرورت ہے کہ عاشق اپنے محبوب کے سامنے عشق میں بھوک اور پیاس بھی دیکھے، نہایت درجے اس عزیز کو بھی چھوڑ کر جس سے متحد اور ایک جسم ہو جاتا ہے کچھ دیر کے لئے ترک کردے اور جہاں یقینی طور پر سُن لیا ہو کہ میرے محبوب کی عنایات اور توجہالت کا مقام ہے وہاں دوڑتا کودتا سر کے عمامہ اور ٹوپی سے بے خبر پہنچے، پروانہ وہاں فدا ہو، کہیں دشمنوں کی روک ٹوک کی جگہ سُن پائے تو وہاں پتھر چلائے۔ یہ رنگ حج کا ہے۔

۱۱......تمام قوموں میں میلوں کا رواج ہے، مگر ان میلوں کا ہونا محض مصالح دنیوی پر مبنی ہے، چنانچہ کل مذاہب اور تمام اقوام کے میلے خالص توحید سے بالکل بے بہرہ ہیں، محض کھیل اور غیر اللہ کی پرستش ہے، ان کو عظمتِ الٰہی سے کچھ سروکار نہیں، پس اجتماع حج یہ ایک اسلامی میلہ مقرر کیا گیا جو سراسر روحانیت سے بہرا ور ہے۔ ❶

## صاحب استطاعت لوگوں پر حج واجب ہونے کی حکمت

۱......امراء کے حق میں عیش اور کبر ہی مہلک امراض اور ترقی کے دشمن ہیں اور دور دراز کا سفر کرنا احباب اور اقارب کا چھوڑنا سردی اور گرمی کو برداشت کرنا، مختلف بلاد کے علوم اور فنون اور اقسام مذاہب اور عادات پر واقف ہونا سُستی اور نفس پروری کا

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۱۱۸ تا ۱۲۰

خوب استیصال کرتا ہے۔

۲......حج کے اعمال کبراور بڑائی کے سخت دشمن ہیں، زیب وزینت کوترک کرنا، غرباء کے ساتھ ننگے سرکوسوں چلنا، دنیاداروں اور عیاشوں کوکیسی کیسی ہمت بڑھانے کا موجب ہے۔غرض حج کیا ہے مشقت برداشت کرنا اور عبادات کا عادی ہونا ہے۔

۳......بلاریب ایک ملک کے فوائد کودوسرے ملک تک پہنچانے میں جیسی طاقت دولتمند لوگ رکھ سکتے ہیں ویسی علی العموم غریب لوگ نہیں رکھ سکتے۔ ❶

## احرام میں بغیر سلی ہوئی دو چادروں پر کفایت کا راز

امراء کے ساتھ جن پر کہ حج کرنے کو جاویں اور کچھ لوگ غرباء میں سے عشق الٰہی کے مجبور کیئے ہوئے بھی پہنچیں۔اس لئے اسلام نے بغرضِ کمال اتحادِ اہل اسلام تجویز فرمایا کہ سب سادہ چادروں پر اکتفاء کرکے امیروغریب یکساں سر سے ننگے کُرتے سے الگ بالکل سادہ وضع پر ظاہر ہوں تاکہ اُن کی یکتائی اور اتحاد کامل درجہ پر پہنچے۔ ❷

## حج وعمرے کے دوران احرام وتلبیہ کی حکمت

حج اورعمرہ کے لئے احرام نماز کی تکبیر تحریمہ کی مانند ہے، جس طرح نمازی خالص نیت کے ساتھ ''اَللّٰهُ اَكْبَر'' کہہ کر نماز شروع کرتا ہے، اور بہت ساری چیزیں اس پر نماز کی حالت میں ناجائز ہوجاتی ہیں، اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام اور تلبیہ ہے، احرام کے بعد بھی اس پر بہت ساری چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔

بندہ احرام سے حج وعمرہ کے ارادہ کی پختگی، اور اخلاص وعظمت کا اظہار کرتا ہے اور اپنی عبودیت اور عاجزی کی صورت اختیار کرتا ہے، دل وزبان سے اقرار کرتا ہے، تمام

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۱۲۱

❷ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ۱۲۱

لذات وآرائش وزیبائش کو چھوڑ کر مرد صرف دو کپڑے پہن لیتا ہے اور اپنے آپ کو میت اور مُردوں جیسا بنالیتا ہے۔ ❶

نیز احرام کے خاص لباس میں یہ بھی حکمت ہے کہ امیر وغریب، شاہ وگدا اللہ کے دربار میں ایک لباس میں حاضر ہوتے ہیں، کسی کو فخر کا موقع نہیں ملتا۔

## سفر حج عشق ومحبت کی منزل ہے

دراصل یہ سفر عشق ومحبت کی منزلوں میں سے ہے، سلے ہوئے کپڑوں کے بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ ترشوانا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، بلند آواز سے لبیک پکارنا، بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشہ میں لگے ہوئے سیاہ پتھر (حجر اسود) کو چومنا اور اس کے در و دیوار سے لپٹنا اور آہ وزاری کرنا، پھر صفا ومروہ کے پھیرے لگانا، پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منیٰ کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جا پڑنا، پھر جمرات پر بار بار کنکریاں مارنا، یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوا کرتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسمِ عاشقی کے بانی ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج وعمرہ کے ارکان ومناسک ان کو قرار دیدیا، انہی سب کے مجموعہ کا نام گویا ''حج'' ہے اور اسلام کا آخری اور تکمیلی رکن ہے۔

## سفر حج کے آداب

جب حج فرض ہو جائے تو تاخیر نہ کی جائے، اور اللہ پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دیا جائے، اور جو آداب سفر ہیں ان کا خیال رکھا جائے۔ اور چند اہم باتوں کی

❶ حجة الله البالغة: صفة المناسك، ج ۲ ص ۹۱

رعایت رکھی جائے:

ا......حسنِ نیت: محض اللہ تعالیٰ کی خشنودی اور ادائے فریضہ وتعمیل ارشاد کی نیت سے حج کیا جائے، نام کے لیے یا سیر و سیاحت، تفریح وتبدیل آب وہوا کے لیے سفر نہ ہو، بہت سے لوگ محض ''حاجی'' کا لقب حاصل کرنے کے لیے سفر کرتے ہیں، اللہ تعالی سب کی اس سے حفاظت فرمائے۔

۲......توبہ: سفر شروع کرنے سے پہلے صدقِ دل سے توبہ کی جائے، اگر کسی کا حق مالی یا بدنی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کو ادا کر دیا جائے۔

۳......والدین وغیرہ کی اجازت: والدین اگر زندہ ہوں تو ان سے سفر کی اجازت لینی چاہیے، اور ان سے دعاؤں کی درخواست کرنی چاہیے۔

۴......بیوی بچے اور وہ لوگ جن کا نفقہ شرعاً اس کے ذمہ واجب ہے، اُن کی ادائیگی کر کے جائیں۔

۵......جس کسی کو بھی حج یا عمرہ کرنا ہو اس کو لازم ہے کہ حج اور عمرہ کے احکام معلوم کرے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ حج اور عمرہ کے لیے چلے جاتے ہیں اور ان کے احکام معلوم نہیں کرتے، تلبیہ تک نہیں جانتے، فرائض و واجبات تک چھوڑ دیتے ہیں اور جب کوئی عالم بتانے لگتا ہے تو اُنہیں ناگوار ہوتا ہے۔

حضراتِ سلف کی زندگی ایسی گذری کہ ان حضرات نے صرف فرض حج پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ کثرت کے ساتھ حج کئے، اس عبادت کے ساتھ ان کی والہانہ محبت تھی، نہایت تکالیف اور مشقتیں برداشت کرنے کے باوجود وہ ہرسال حج کرتے تھے۔

# اسلافِ امت کے کثرتِ حج کے ایمان افروز واقعات

## حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے گیارہ حج کئے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حججت مع عمر بن الخطاب إِحدى عشرة حجة. ❶

ترجمہ: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیارہ حج کئے۔

## امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے پچپن حج کئے

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حرمین کا پہلا سفر سن ۹۶ھ میں سولہ سال کی عمر میں کیا، اس حج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے حدیثِ رسول سننے کی سعادت حاصل کی۔ ❷

یہ آپ کی زندگی کا پہلا حج تھا، اسکے بعد یعنی سن ۹۶ھ سے لیکر ۱۵۰ھ تک ہر سال مسلسل آپ نے حج کئے۔ آپ نے پچپن حج کئے، امام یحی بن آدم رحمہ اللہ نے فرمایا:

حج أبو حنيفة خمسا وخمسين حجة. ❸

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے پچپن حج کئے۔

## امام مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ساٹھ حج کئے

امام مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ:

حَجَجْتُ سِتِّيْنَ حَجَّةً. ❹

میں نے ساٹھ مرتبہ حج کیا ہے۔

---

❶ الطبقات الكبرى: ترجمة: عبد اللّٰه بن العباس، ج ۱ ص ۱۷۲

❷ جامع المسانيد: ج ۱ ص ۲۴ /مسند الإمام الأعظم : كتاب العلم، ص ۲۰ /جامع بيان العلم وفضله : باب جامع فی فضل العلم، ج ۱ ص ۲۰۳ /الجوهر المضية فی طبقات الحنفية: ج ۱ ص ۶۹

❸ مناقب أبی حنيفة: ج ۱ ص ۲۵۳ /الجواهر المضية فی طبقات الحنفية: ج ۲ ص ۴۹۵

❹ سير أعلام النبلاء: ترجمة: مكی بن إبراهيم، ج ۹ ص ۵۵۳

## امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے چالیس حج کئے

امام عبدالرحمٰن بن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

حَجَجتُ أَربَعِينَ حَجَّةً. ❶

میں نے چالیس حج کئے ہیں۔

## امام اسود بن یزید رحمہ اللہ نے اسی مرتبہ حج وعمرے کے طواف کئے

امام ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ الأَسوَدَ طَافَ بِالبُيتِ ثَمَانِينَ مَا بَينَ حَجَّةٍ وَعُمرَةٍ. ❷

ترجمہ: اسود بن یزید نے اسّی مرتبہ حج اور عمرے کے طواف کئے۔

## امام عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ساٹھ حج کئے

حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں ساٹھ حج کئے:

أن عمروبن ميمون حج ستين مابين حج وعمرة. ❸

## امام حسن بن مسعود رحمہ اللہ نے اسّی حج کئے

امام حسن بن مسعود رحمہ اللہ انتقال کے وقت فرمانے لگے:

جاورت هذاالبيت ثمانين سنة،وحججت ثمانين حجّة،واعتمرت عشرين ألف عمرة،وختمت القران فی الطّواف فِی کل یوم ختمة. ❹

---

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: سعیدبن المسیب، ج۴ص ۲۲۲

❷ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: الطبقة الأولی من أهل الکوفةبعد أصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، ترجمة: الأسودبن یزید، ج ۶، ص ۱۳۵

❸ الإستیعاب فی معرفة الأصحاب: ترجمة: عمروبن میمون، ج۳ص ۱۲۰۵

❹ طبقات الفقهاء الشافعیةلا بن الصلاح: ترجمة: الحسن بن مسعود، ج ۱ ص ۴۵۳، ۴۵۴

ترجمہ: میں نے بیت اللہ کے مجاورت میں اسّی سال گزارے، اور میں نے اسّی مرتبہ حج کیا، اور بیس ہزار عمرے کئے، اور ہر دن طواف میں ایک قرآن مجید ختم کیا۔

## امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ستر حج کئے

حسن بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کیساتھ آخری حج سن ۱۹۷ھ میں کیا، جب ہم جمع ہوئے تو امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے نماز پڑھی اور بستر پر لیٹ گئے اور کہا:

**قَدْ وَافَيْتُ هَذَا الْمَوْضِعَ سَبْعِينَ عَامًا أَقُولُ فِي كُلِّ سَنَةٍ: اَللَّهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَكَانِ .وَإِنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ اللَّهَ مِنْ كَثْرَةِ مَا أَسْأَلُهُ ذَلِكَ.** ❶

ترجمہ: میں اس جگہ ستر سال رہا ہوں، ہر سال میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! اس جگہ میرا آنا آخری نہ بنا، بار بار اس دعا کی وجہ سے اب مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔

پس امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ لوٹے، اور ہفتے کے دن رجب کی پہلی تاریخ کو سن ۱۹۸ھ میں انتقال کر گئے، اور مقام حجون میں دفن کئے گئے۔ (یعنی ستر حج اور ہر مرتبہ یہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ میرے اس آنے کو آخری نہ بنا، وہ مستجاب الدعوات تھے ستر سال تک دعا قبول ہوتی رہی، پھر آخری سال فرمایا اب مجھے مانگنے سے حیاء آتی ہے، تو پھر دعا نہیں کی اور اسی سال انتقال ہو گیا۔)

## امام نصر بن حریش رحمہ اللہ نے چالیس حج کئے

امام نصر بن حریش رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ الطبقات الكبرى: الطبقة الخامسة، ترجمة: سفيان بن عيينة، ج٦ ص ٤٢، رقم الترجمة: ١٦٤٢

حججت أربعين حجة ما كلمت فيها أحدا فمي الصامت لذلك.❶

ترجمہ: میں نے چالیس حج کیے، اوراس دوران (میں نے کوئی دنیاوی) گفتگو نہیں کی، اس لئے میرا نام، "الصامت" (خاموش رہنے والا) پڑ گیا۔

## امام علی بن عبدالحمید رحمہ اللہ نے چالیس پیدل حج کیے

امام علی بن عبدالحمید غضائری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَجَجتُ عَلَى رِجْلِي ذَاهِباً مِنْ حَلَبَ وَرَاجِعاً أَرْبَعِيْنَ حَجَّةً.❷

ترجمہ: میں نے حلب سے پیدل چالیس حج کیے ہیں۔

## امام جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ نے ساٹھ حج کیے ہیں

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ نے ساٹھ حج کیے ہیں:

حج جعفر ستين حجة.❸

ترجمہ: جعفر نے ساٹھ حج کیے ہیں۔

## امام سعید بن سلیمان سعدویہ رحمہ اللہ نے ساٹھ حج کیے

امام سعید بن سلیمان سعدویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ساٹھ حج کیے ہیں:

حججت ستين حجة.❹

ترجمہ: جعفر نے ساٹھ حج کیے ہیں۔

---

❶تاريخ بغداد: ترجمة: نصر بن حريش، ج ۱۳ ص ۲۸۷، الرقم: ۷۲۵۰

❷سير السلف الصالحين: ترجمة: على بن عبدالحميد الغضائرى، ج ۱ ص ۱۱۴۱ / سير أعلام النبلاء: ج ۱۴ ص ۴۳۳

❸تاريخ بغداد: ترجمة: جعفر بن محمد بن نصير، ج ۷ ص ۲۳۷

❹تاريخ بغداد: ترجمة: سعيد بن سليمان، ج ۹ ص ۸۷، الرقم: ۴۶۶۴

## اسلافِ امت کے ہاں حج کی اہمیت وفضیلت اور پُر تاثیر واقعات

### حضرت عبداللہ بن عباس کا پیدل حج نہ کرنے پر افسوس

محمد بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اپنے خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں آئے، پس ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑا ہوا اور کہا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ وَصَلَاتُہُ وَمَغْفِرَتُہُ'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سلام کرنے میں وہاں تک رک جایا کرو جہاں تک اللہ نے فرمایا یعنی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ'' تک، پھر ارشاد فرمایا:

مَا آسَی عَلَی شَیْءٍ فَاتَنِی مِنَ الدُّنْیَا إِلَّا أَنِّی لَمْ أَحُجَّ مَاشِیًا حَتَّی أَدْرَکَنِی الْکِبَرُ، أَسْمَعُ اللّٰہُ تَعَالَی یَقُولُ: یَأْتُوکَ رِجَالًا وَعَلَی کُلِّ ضَامِرٍ. ❶

ترجمہ: مجھے کسی بھی چیز پر افسوس نہیں جو دنیا میں مجھ سے فوت ہوگئی، سوائے اس کے میں پیدل حج نہ کرسکا حتی کہ بڑھاپا آ گیا، میں نے اللہ کے قرآن کو سنا: پیدل چل کر تیرے پاس آئیں گے اور ہر دبلے پتلے اونٹ پر۔

### بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے والے وفود تین طرح کے ہوتے ہیں

مرداس بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْوُفُودُ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِی فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَافِدٌ عَلَی اللّٰہِ، وَالْحَاجُّ إِلَی بَیْتِ اللّٰہِ، وَالْمُعْتَمِرُ وَافِدٌ عَلَی اللّٰہِ، مَا أَھَلَّ مُھِلٌّ وَلَا کَبَّرَ مُکَبِّرٌ إِلَّا قِیلَ: أَبْشِرْ. قَالَ مِرْدَاسٌ: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِالْجَنَّةِ. ❷

ترجمہ: وفود (اللہ کی بارگاہ میں آنے والے) تین طرح کے ہوتے ہیں: اللہ کی راہ میں

---

❶ شعب الإیمان: المناسک، ج۵ ص ۴۴۴، الرقم: ۳۶۹۴

❷ شعب الإیمان: المناسک، ج۶ ص ۱۵، الرقم: ۳۸۰۷

جہاد کرنے والا اللہ کے پاس آنے والا ہے، بیت اللہ کا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کی بارگاہ میں آنے والے ہیں، احرام باندھنے والا احرام نہیں باندھتا یا تکبیر کہنے والا تکبیر نہیں کہتا مگر اس کو خوش خبری دی جاتی ہے، مرداس نے کہا: کس چیز کی؟ فرمایا: جنت کی۔

## حجاج کرام اللہ کے مہمان ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**لَوْ يَعْلَمُ الْمُقِيمُونَ مَا لِلْحُجَّاجِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ لَأَتَوْهُمْ حِينَ يَقْدُمُونَ حَتَّى يُقَبِّلُوا رَوَاحِلَهُمْ لِأَنَّهُمْ وَفْدُ اللَّهِ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ.** ❶

ترجمہ: اگر مقامی لوگ یہ جان لیں کہ حجاج کرام کا ان پر کیا حق ہے تو وہ ان کے پاس ضرور آئیں جب وہ آتے ہیں حتی کہ اپنی سواری ان کے لیے لائیں، اس لیے یہ تمام لوگوں میں سے اللہ کے مہمان ہیں۔

## استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے مسلمان نہیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

**لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رَجُلًا إِلَى هَذِهِ الْأَمْصَارِ، فَلْيَنْظُرُوا إِلَى كُلِّ رَجُلٍ ذِي جَدَةٍ لَمْ يَحُجَّ، فَيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، مَاهُمْ مُسْلِمِينَ، مَاهُمْ مُسْلِمِينَ.** ❷

ترجمہ: میرا دل چاہتا ہے کہ میں لوگوں کو شہروں کی طرف بھیجوں تاکہ لوگ جا کر دیکھیں ہر اس شخص کو کہ جس کے پاس استطاعت موجود ہے اور پھر بھی وہ حج نہیں کرتا، تو ان

❶ شعب الإيمان: المناسك، ج٦ ص ٢٠، رقم الحديث: ٣٨١٥/ لطائف المعارف: وظائف شهر اللّٰه المحرم، المجلس الثالث، ج ١ ص ٦٥

❷ السنة لأبی بكر بن الخلال: باب مناكحة المرجئة، ج٥ ص ۴۴، رقم الحديث: ١٥٧١

کے اوپر جزیہ اور ٹیکس مقرر کردو اس لئے کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

دیکھے! جزیہ غیر مسلم پر مقرر ہوتا ہے مسلمان پر نہیں ہوتا ،مسلمان پر زکوۃ اور عشر ہے، جزیہ کافر پر ہوتا ہے ،تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا اس پر جزیہ مقرر کردو ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں ،آپ نے زجر جداً فرمایا۔

## حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنا

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی تھا جو مالدار تھا،اس نے حج نہیں کیا تو میں نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، اس لئے نہیں پڑھی کہ اس صاحب استطاعت ہوکر حج نہیں کیا۔(حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے عبرت ونصیحت کے لیے شرکت نہیں کی تا کہ باقی لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں ،صاحب استطاعت لوگ حج میں تاخیر نہ کریں۔)❶

## امام اوزاعی رحمہ اللہ کی حج کے دوران عبادت وریاضت

امام ضمرہ بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَجَجْنَا مَعَ الْأَوْزَاعِيِّ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمائَةٍ،فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَجِعاً فِي الْمَحْمِلِ فِي لِيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ قَطُّ، كَانَ يُصَلِّي ،فَإِذَا غَلَبَهُ النَّوْمُ،اِسْتَنَدَ إِلَى الْقَتَبِ.❷

ترجمہ: ہم نے اوزاعی کیساتھ سن ۱۵۰ ہجری میں حج کیا، پس میں نے ان کو دن میں اور

❶الكبائر :الكبيرة السابعة،ص ۳۹/الزواجر عن اقتراف الكبائر : ج ۱ ص ۳۳۱

❷تاريخ مدينةدمشق: حرف العين،ترجمة:عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعی ، ج۳۵ص ۱۹۵ ،رقم الترجمة:۳۹۰۷

نہ ہی رات میں کجاوے میں ٹیک لگا کر نہیں دیکھا، یہ نماز پڑھتے ہی رہتے تھے، جب ان پر نیند غالب ہوتی تو ایک ستون سے ٹیک لگا لیتے۔

## تیز بارش کے دوران طواف

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**ما كان باب من العبادة يعجز عنه الناس إلا تكلفه عبد اللّٰه بن الزبير، ولقد جاء سيل طَبَّقَ البيت فجعل ابن الزبير يطوف سباحة.** ❶

ترجمہ: عبادت کا کوئی باب ایسا نہیں تھا جسے لوگ انجام دینے سے قاصر ہوں مگر اس کی قیمت عبداللہ بن زبیر چکاتے، یقیناً سخت سیلاب آیا جس نے کعبہ کو ڈھانپ لیا، پس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ طواف کرتے تھے۔

## امام زین العابدین رحمہ اللہ کی تلبیہ پڑھتے وقت کیفیت

حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ نے جب حج کا احرام باندھا تو آپ کا چہرہ زرد ہوگیا اور تلبیہ پڑھتے وقت جسم پر کپکپی طاری ہوگئی، لوگوں نے وجہ پوچھی، تو فرمایا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں جواب میں لا لبیک نہ کہہ دیا جائے، یعنی تیری حاضری قبول نہیں۔ آپ نے تلبیہ پڑھا تو بے ہوش ہو کر سواری سے گر گئے اور حج کے ختم ہونے تک خوف کی یہی کیفیت برقرار رہی۔ ❷

## تمام حجاج کو اپنے خرچے پر حج کروانا اور انہیں تحائف بھی خرید کر دینا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ عراق کے شہر مرو میں قیام پذیر تھے، اکثر و بیشتر حج کرتے، ان کے عزیز، رشتہ دار اور دوست اس بات کی تمنا کرتے کہ ان کے ہمراہ حج

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ترجمة: عبد اللّٰه بن زبير رضي اللّٰه عنه، ج۲۸ ص۱۷۸، رقم الترجمة: ۳۲۹۷

❷ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: على بن الحسين بن على، ج۴۱ ص۳۷۸

کے لیے جائیں۔خود مخیرّ تھے،حجاج پر خوب خرچ کرتے تھے،ایک سال حج کے موقع پر لوگ ان کے پاس آئے اور عرض کیا: حضرت! آپ حج پر جانا چاہتے ہیں، ہمیں بھی ساتھ لے لیں،فرمایا: ٹھیک ہے اپنا زادِراہ میرے پاس جمع کروادو،ان کا زادِراہ لے لیا اور اس کو ایک بڑے صندوق میں ڈال کر تالا لگا دیا۔ پھر کرایہ پر سواریاں لے کر مرو سے بغداد تک گئے،اس دوران سارے قافلے کو عمدہ کھانا پینا مہیا کیا۔اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے پھل اور حلوہ جات مہیا کیے، یہاں تک کہ بغداد پہنچ گئے۔ پھر قافلے کو لے کر پوری شان وشوکت کے ساتھ بغداد سے نکلے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے:

**فَيَقُوْلُ لِكُلِّ وَاحِدٍ: مَا أَمَرَكَ عِيَالُكَ أَنْ تَشْتَرِيَ لَهُم مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ طُرَفِهَا؟ فَيَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا. ثُمَّ يُخْرِجُهُم إِلَى مَكَّةَ فَإِذَا قَضَوْا حَجَّهُمْ، قَالَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: مَا أَمَرَكَ عِيَالُكَ أَنْ تَشْتَرِيَ لَهُمْ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ؟ فَيَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا. فَيَشْتَرِي لَهُم، ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ مِنْ مَكَّةَ، فَلاَ يَزَالُ يُنْفِقُ عَلَيْهِم إِلَى أَنْ يَصِيْرُوا إِلَى مَرْوَ.** ❶

ترجمہ: ہر ایک کو فرداً فرداً بلوا کر پوچھا کہ تمہارے گھر والوں نے مدینۃ الرسول سے کیا تحفے تحائف لانے کے لیے کہا تھا؟ لوگ بتلانے لگے کہ فلاں فلاں چیز لانے کے لیے کہا تھا،ان کو وہ چیزیں خرید کر دے دیں۔اسی طرح مکہ مکرمہ پہنچے، حج کے بعد پھر فرداً فرداً ہر ایک سے پوچھا کہ مکہ مکرمہ سے تمہارے گھر والوں نے تم سے کیا کیا تحائف لانے کے لیے کہا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں فلاں چیز،تو ہر ایک کو اس کی پسند خرید کر دے دی، مکہ سے مرو تک وہ مسلسل اخراجات کرتے رہے۔

جب ادائیگی حج کے بعد مرو واپس آئے اور دو تین دن کے بعد حجاج کی تھکاوٹ دور

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: عبداللّٰه بن المبارک بن واضح ، ج۸ ص ۳۸۵،۳۸٦

ہوگئی تو ایک بڑی دعوت کی اور تمام حجاج کو کپڑے بھی دیے۔اس کے بعد انھوں نے صندوق منگوا کرا سے کھولا اوراس میں سے ہر آدمی کی زادِراہ والی تھیلی نکالی جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا وہ اس کو واپس کردی۔

اس واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی سخاوت کس قدر تھی کہ تمام قافلے کے حج کے تمام اخراجات بھی اٹھائے اورانہیں تحفہ تحائف بھی خرید کردیئے اوردعوت کر کے سب کی مکمل رقم بھی انہیں لوٹادی۔

## پانچ سال کی مسافت طے کر کے حج کے لئے آنا

ایک بزرگ فرماتے ہیں، میں نے طواف میں ایک ادھیڑعمر والے شخص کو دیکھا کہ عبادت کی کثرت نے اِسے کمزور کردیا تھا، ہاتھ میں لاٹھی تھی اسکے سہارے طواف کررہا تھا، میں نے اس سے اُسکا شہر دریافت کیا، کہا خراسان کا رہنے والا ہوں، پھر مجھ سے کہا کہ تم اپنے وطن سے یہاں تک کتنے عرصہ میں پہنچے؟ میں نے کہا تقریباً تین ماہ میں، کہا ہر سال کیوں حج نہیں کرتے؟ پھر میں نے پوچھا کہ تمہارے اورمکہ معظّمہ کے درمیان کتنے دنوں کی مسافت ہے؟ کہا پانچ برس کی، میں نے کہا خدا کی قسم! یہ اسی کا فضل اور سچی محبت ہے۔وہ شخص یہ سن کر ہنسا۔❶

## دوسروں کو حج کا ثواب بخشنے پر رب العالمین کی وسعتِ رحمت اور مغفرت

حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نے میں نے پچاس سے زائد حج کئے ہیں اور میں نے ان کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہم کے لئے اور اپنے والد کے لئے وقف کردیا، میرے ایک حج کا ثواب باقی تھا، تو میں نے عرفات کے میدان

❶ روض الرياحين :الحكاية الرابعة بعدالمائة، ص: ۱۳۴

میں نظر دوڑائی اورلوگوں کے شور کی آواز سنی تو میں نے کہا: اے اللہ! اگر ان تمام لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کا تو نے حج قبول نہیں کیا تو میں نے یہ حج اس کے لئے ہبہ کر دیا ہے اور بخش دیا ہے تاکہ اس کا ثواب اس کو مل جائے۔ کہتے ہیں وہ رات جب میں نے مزدلفہ میں گزاری تو میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی خواب میں زیارت کی، رب العالمین نے مجھ سے فرمایا:

**يَا عَلِيُّ بْنَ الْمُوَفَّقِ عَلَيَّ تَتَسَخَّى، قَدْ غَفَرْتُ لِأَهْلِ الْمَوْقِفِ، وَمِثْلِهِمْ، وَمِثْلِهِمْ، وَأَضْعَافِ ذٰلِكَ، وَشَفَّعْتُ كُلَّ رَجُلٍ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ وَجِيرَانِهِ، وَأَنَا أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.** ❶

ترجمہ: اے علی بن موفق! سخاوت مجھ پر لازم ہے، میں نے پورے اہلِ موقف کو بھی پورے اہلِ عرفات کو معاف کر دیا ہے اور اس کے برابر اور ان کے برابر اور اسی طرح کئی کئی کو اور میں نے شفاعت قبول کر لی ہے ہر آدمی کی اس کے اہل بیت میں اور اس کے دوستوں میں اور اس کے پڑوسیوں میں اور میں ہی تقوے کا مالک ہوں اور میں ہی بخشش اور مغفرت کا مالک ہوں۔

## اللہ رب العزت اپنے گھر محبوب بندے کو بلاتے ہیں

علی بن موفق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب میرے ساٹھ حج مکمل ہو گئے اور میں ساٹھویں حج کے طواف سے فارغ ہوا تو میں وہیں میزاب کے سامنے بیٹھ گیا اور مجھے یہ فکر لاحق ہوئی نا معلوم؟ اللہ کے ہاں میرا کیا حال ہوگا؟ حالانکہ میرا اس جگہ آنا تو زیادہ ہو گیا ہے۔ پس اسی وقت مجھ پر نیند غالب ہو گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے "يَا عَلِيُّ اَتَدْعُوْ إِلَى بَيْتِكَ اِلَّا مَنْ تُحِبُّهُ" اے علی تو اپنے گھر میں

❶ شعب الإيمان: المناسك، فضل الحج والعمرة، ج٦ ص ٧٤، الرقم: ٣٩٠٣

اس کو بلاتا ہے جس سے آپ محبت کرتے ہو (تو جب اللہ پاک آپ کو اپنے گھر بار بار بلاتے ہیں تو یہ آپ کے اللہ کے یہاں محبوب ہونے کی دلیل ہے) پس جب میں بیدار ہوا تو میری وہ پریشانی دور ہوگئی، اور مجھے نہایت خوشی ہوئی۔ ❶

احادیث میں حج کے نہایت فضائل ہیں، اسکے باوجود جو لوگ صاحبِ استطاعت ہوکر حج نہیں کرتے، ان کیلئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

## سرین کے بل گھسٹتے ہوئے حج کے لئے آنا

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گرمیوں کا موسم تھا اور اتنی گرمی تھی کہ پرندے بھی درختوں کے سایہ میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے اور لُو کا عالم طاری تھا۔ سورج آگ برسا رہا تھا، باہر کوئی ذی روح نظر نہیں آرہا تھا، اتنے میں مجھے کسی ضروری کام کی وجہ سے نکلنا پڑ گیا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان جو دونوں ٹانگوں سے معذور ہے وہ اپنی سرین کے بل زمین کے اوپر گھسٹتا گھسٹتا آرہا ہے، میں بڑا حیران ہوا۔ جب قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ گرمی کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا، اور کپڑے پسینے میں شرابور تھے، میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا، تعارف ہوا، پوچھا کہ کہاں جارہے ہو، جواب دیا کہ میں حج کے لیے جارہا ہوں، میں نے اسے کہا کہ دیکھو تم میرے گھر کے اندر تھوڑا آرام کرلو، جب گرمی ذرا کم ہوگی عصر کے وقت تو پھر چل پڑنا، وہ کہنے لگا مالک بن دینار آپ تو پاؤں کے بل چلتے ہیں، سفر جلدی طے ہوتا ہے۔ میں تو سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر چل رہا ہوں مجھے وقت زیادہ لگتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سفر لمبا ہے مجھے وقت زیادہ لگ جائے اور کہیں حج کے ایام ہی نہ نکل جائیں، اس لئے میں راستے میں رک نہیں رہا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: علي بن موفق، ج۳ص ۵۹۸، الرقم: ۶۵۰۳

بندے! تم رک جاؤ، ہم سواری کا بندوبست کر دیتے ہیں، تم بجائے پیدل جانے کے سواری پر سوار ہو کر چلے جاؤ۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو اس نوجوان نے غصے کی نظر سے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ مالک بن دینار میں تمہیں عقلمند سمجھتا تھا، آج پتہ چلا کہ تم عقل سے بالکل عاری ہو، میں نے کہا وہ کیسے؟ عرض کیا کہ تم بتاؤ اگر کسی غلام نے اپنے مالک کا جرم کیا ہو، نافرمانی کی ہو اور پھر وہ سوچے کہ میں اپنے مالک کو منانے کیلئے جاؤں۔ اب مجھے بتاؤ کہ اس غلام کو سوار ہو کے جانا اچھا لگتا ہے یا پیدل؟ اپنے مالک کی خدمت میں تو عاجزی کے ساتھ پیش ہونا اچھا لگتا ہے۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی بات نے حیران کر دیا۔ خیر وہ تو چلا گیا اور میں بات بھول گیا، فرماتے ہیں کہ میں نے اسی سال حج کیا اور میں جب شیطان کو کنکریاں مار کر واپس لوٹا میں نے دیکھا کہ ایک جگہ مجمع ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہے وہ کہنے لگے ایک نوجوان اللہ سے دعائیں مانگ رہا ہے اور اس کی دعائیں ایسی عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی ہیں، لوگ کھڑے سن رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ذرا مجھے بھی دیکھنے دو۔ کہتے ہیں راستہ لیا، جب دیکھا تو وہی نوجوان دعائیں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! تیری مہربانیاں شامل حال ہوئیں، میں نے تیرے گھر کا بھی طواف کیا حجر اسود کو بھی بوسہ دیا، میں نے مقام ابراہیم پر بھی سجدے کیئے، غلاف کعبہ کو پکڑ کر بھی دعائیں مانگیں، اللہ وقوف عرفات میں بھی حاضر ہوا، مزدلفہ میں بھی حاضر ہوا۔ اے مالک! میں نے شیطان کو کنکریاں مار کے اپنی دشمنی اور نفرت کا اظہار کر دیا۔ اے اللہ! اب قربانی کا وقت آ گیا، یہ ارد گرد سب ذی استعداد لوگ کھڑے ہیں، یہ جائیں گے اور جانوروں کو قربان کریں گے۔ اور مالک تو جانتا ہے کہ میرے پاس تو احرام کے کپڑوں کے سوا کچھ اور نہیں۔ اے اللہ! آج میں اپنی جان آپ کے نام پر قربان کرنا

چاہتا ہوں، میرے مالک میری اس قربانی کو قبول کر لیجئے۔ کہتے ہیں مجمع کے سامنے اس نے یہ بات کہی کلمہ پڑھا اوراس کی روح پرواز کرگئی، اللہ کے چاہنے والے ایسے بھی گزرے ہیں۔ اللہ کی محبت میں جان دینے والے اور اللہ کے نام پر جان دینے والے۔ اللہ اکبر ❶

## نفلی حج کا ثواب دوسرے حاجیوں کو بخشنے کی برکت

امام علی بن موفق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس سے اوپر حج کئے اوران کا ثواب جنابِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اور اپنے ماں باپ کی ارواح کو بخشا، صرف ایک حج میرے پاس بخشنے سے باقی رہا، میں نے میدانِ عرفات میں اہلِ موقف کو دیکھا اوران کی آواز کا شور سنا، میں نے نیت کی اورخدا سے دعا مانگی کہ خداوندا اگر ان لوگوں میں کوئی ایسا ہو جس کا حج قبول نہیں ہوا، تو اس کو میں یہ حج دیتا ہوں تا کہ اس کا ثواب اس کو ملے، اس شب کو مقام مزدلفہ میں میں نے رات گزاری، میں نے خواب میں ایک نور دیکھا اورایک غیبی آواز سنی، مجھے ارشاد ہوا، اے علی بن موفق! تیری عبادت وسخاوت کی بدولت میں نے ان اہل موقف اوران کے مثل دوسرے ان سے دوگنے چوگنے لوگوں کو بخش دیا اور ہر شخص کی شفاعت اس کے گھر والوں اوردوستوں اور پڑوسیوں کے حق میں قبول کی اور میں تو بخشش اور مغفرت والا ہوں۔ ❷

## سفر حج میں ایک خاتون کی غیبی مدد

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جارہا تھا، راستہ میں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ قافلہ سے آگے آگے جارہی ہے، میں نے خیال کیا کہ یہ ضعیفہ اس

❶ تمنائے دل:۵۳

❷ روض الرياحين :الحكايةالثالثة والتسعون ،ص:۱۲۸

لئے قافلہ سے آگے چل رہی ہے کہ کہیں قافلہ کا ساتھ نہ چھوٹ جائے، میرے پاس چند درہم تھے وہ میں جیب سے نکال کراس کو دینے لگا اوراس سے میں نے کہا کہ جب قافلہ منزل پرٹھہرے تو مجھے تلاش کر کے مل لینا میں قافلہ والوں سے کچھ چندہ جمع کر کے تجھ کو دیدوں گا اس سے اپنے لئے سواری کرایہ پر لے لینا:

**فمدت يدها وقبضت شياءً من الهواء، فإذا في يدها دراهم، فناولتني إياها وقالت: أنت أخذتها من الجيب ونحن أخذناها من الغيب.**

ترجمہ: اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹھی میں کوئی چیز لی تو وہ دراہم تھے، سواس نے مجھے وہ دراہم دیئے اور کہا کہ تو نے جیب سے لیئے ہم نے غیب سے لئے۔

اسکے بعد میں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے چند اشعار پڑھ رہی ہے، جن کا ترجمہ یہ ہے: اے دلوں کے محبوب! میرے لیئے تیرے سوا کوئی نہیں، آج تو رحم کردے اس پر جو تیری زیارت کو حاضر ہوئی۔ میرا صبر جاتا رہا اور تیرا اشتیاق بہت بڑھ گیا اور دل کو اس سے انکار ہے کہ وہ تیرے سواء کسی سے بھی محبت کرے۔ تو ہی میرا سوال ہے تو ہی میرا مطلوب ہے، تو ہی میری مراد ہے، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تیری ملاقات کب ہوسکے گی، مجھے جنت سے اس کی نعمتیں مقصود نہیں مجھے جنت اس لئے مطلوب ہے کہ اس میں تیرا دیدار ہوگا۔ [1]

## اللہ رب العزت کی غیبی نصرت سے حج کے لئے حرم پہنچ گئے

حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہر سال حج کیا کرتے تھے، اورانکے ساتھ ان کے ساتھی بھی حج کیا کرتے تھے، ایک سال تاخیر ہوئی اور حج کے ایام گزر گئے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے اپنے ساتھیوں سے

[1] فضائل حج: ص ۲۲۹/ روض الریاحین: الحكاية الخامسة والسبعون، ص ۱۱۷

کہا: ابھی نکلو، ساتھیوں نے کہا: کیسے نکلیں (یعنی راستہ بہت طویل ہے اور ایام بہت کم ہیں)؟ تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کہا: ضرور ابھی نکلو، ساتھیوں نے حیاء سے ایسا کیا، پس جب ان پر رات چھا گئی تو ایک سخت بگولا ان پر آیا حتی کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پا رہے تھے، جب انہوں نے صبح کی تو یہ سب پہاڑ تہامہ کو دیکھ رہے تھے، انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا، حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کہا:

مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هَذَا فِي قُدْرَةِ اللّٰه تَعَالَى. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت میں آپ کو کیا تعجب ہے؟

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ اللہ رب العزت کے نہایت برگزیدہ بندے گزرے ہیں، مستجابات الدعوات اور صاحبِ کرامات تھے، اللہ رب العزت نے دعا قبول کی اور اپنی قدرت سے سب کو وہاں پہنچا دیا۔

## عرفہ کے دن شیطان لعین کی حالت وکیفیت

ایک بزرگ صاحب کشف فرماتے ہیں: عرفہ کے دن شیطان لعین ان کے سامنے اس حال میں آیا جسم کمزور تھا، چہرہ زرد تھا، آنکھوں میں اشک رواں تھے اور کمر جھکی ہوئی تھی، انہوں نے پوچھا کہ یہ حال کیسے ہو گیا، کیوں رو رہے ہو؟ شیطان نے کہا کہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ محض اللہ تعالی کو مقصود بنا کر حج کے لیے آ رہے ہیں، ان کے سامنے تجارت یا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالی انہیں ان کا مقصود عطا نہ فرمادے، انہوں نے دریافت کیا کہ تیرے کمزور لاغر ہونے کی کیا وجہ ہے؟ شیطان نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں کے گھوڑے راہِ خدا میں ہنہنا رہے ہیں، اگر وہ راستے میں آوازیں نکالتے تو میرا جسم خوشی سے پھول جاتا۔

❶ تاریخ مدینة دمشق: حرف الميم، ترجمة: مسلم بن يسار، ج۵۸ ص ۱۳۹، رقم الترجمة: ۷۴۳۰

انہوں نے پوچھا کہ تیرا چہرہ زرد کیوں ہے؟ شیطان نے جواب دیا:
**تعاون الجماعة على الطاعة ولو تعاونوا على المعصية كان أحب إلى قال فما الذى قصف ظهرک قال قول العبد أسألک حسن الخاتمة .❶**
ترجمہ: لوگوں کو اطاعتِ خداوندی پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اگر وہ گناہوں پر ایک دوسرے کے مددگار و معاون ہوتے تو یہ مجھے زیادہ پسند تھا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری کمر کیوں ٹوٹ گئی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بندے کی اس دعا نے میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے کہ میں تجھ سے حسن خاتمہ کی درخواست کرتا ہوں۔
## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کرنے کی فضیلت
حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعدد بار حج ادا کیا ہے، حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
**يا ابن موفق حججت عنى قلت نعم قال ولبيت عنى قلت :نعم قال فإنى أكافئک بها يوم القيامة آخذ بيدک فى الموقف فأدخلک الجنة والخلائق فى كرب الحساب.❷**
ترجمہ: اے موفق! تم نے میری طرف سے حج ادا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا: میں تمہارے اس عمل کا بدلہ قیامت کے دن تمہیں دوں گا، میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر اس وقت جنت میں لے جاؤں گا جب لوگ حساب وکتاب کی سختیوں میں

❶قوت القلوب: ذكر فضائل الحج والحاجين لوجداللّٰه، ج۲ ص ۱۹۹ / إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الحج، الفصل الأول، ج ۱ ص ۲۴۰
❷قوت القلوب: ذكر فضائل الحج والحاجين لوجه اللّٰه، ج۲ ص ۱۹۹

گرفتار ہوں گے۔

## فرشتے حجاج کرام کا استقبال کرتے ہیں

امام مجاہد رحمہ اللہ اور دوسرے علماءِ دین فرماتے ہیں:

**إن الحجاج إذا قدموا مكة تلقتهم الملائكة فسلموا على ركبان الإبل وصافحوا ركبان الحمر واعتنقوا المشاة اعتناقاً.** ❶

ترجمہ: جب حجاج کرام مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں تو فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں، اونٹ پر سوار ہو کر آنے والے حجاج کرام کو سلام کرتے ہیں، گدھوں پر سوار ہو کر آنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل آنے والوں سے معانقہ کرتے ہیں۔

## حجاج کرام کے لئے بشارت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**الحاج مغفور له ولمن يستغفر له في شهر ذي الحجة والمحرم وصفر وعشرين من ربيع الأول.**

ترجمہ: حجاج کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی معافی عطا کی جاتی ہے جن کے لیے یہ ذی الحجہ، محرم، صفر اور ربیع الاول کی بیس تاریخ تک دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

**من مات عقيب رمضان أو عقيب غزو أو عقيب حج مات شهيداً.** ❷

ترجمہ: جو شخص رمضان کے فوراً بعد، غزوہ کے فوراً بعد اور حج کے فوراً بعد مر جائے وہ شہید ہے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الحج، الباب الأول، ج ١ ص ٢٤١

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الحج، الباب الأول، ج ١ ص ٢٤١

## حضراتِ سلف حجاج کرام کا استقبال کرتے تھے

حضراتِ سلف صالحین کا معمول تھا:

**أن يشيعوا الغزاة وأن يستقبلوا الحاج ويقبلوا بين أعينهم ويسألوهم الدعاء ويبادرون ذلك قبل أن يتدنسوا بالآثام.** ❶

ترجمہ: وہ مجاہدین کو الوداع کہنے کے لیے دور تک پیدل چل کر جاتے تھے اور حجاج کرام کا استقبال کیا کرتے تھے اور ان سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے، حجاج کرام سے ملاقات کے لیے وہ ان کے گناہوں میں ملوث ہونے اور دنیاوی مصروفیات میں لگنے سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرتے۔

## ایک عورت نے نو سال کپڑے سی کر عمرے کی رقم جمع کی

ساہیوال کی ایک عورت کا واقعہ ہے جو کپڑے سلائی کر کے عمرے کے لئے پیسے جوڑتی تھی، نو سال تک اس خاتون نے پیسے جمع کیے اور جو پیسے جمع ہوئے اس سے پھر یہ خاتون خود بھی گئی اور اپنے شوہر کو بھی عمرے پر لے کر گئی۔ شوق ہو تو ہاتھ کی کمائی اور سخت محنت مزدوری کر کے بھی انسان رقم جوڑ لیتا ہے، اور اللہ رب العزت ایسے مال میں برکت ڈال کر توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

## بیت اللہ کو دیکھ کر میاں بیوی ایمان لے آئے

مجھے امریکہ میں ایک جگہ پر بتایا گیا کہ یہاں ایک خاتون ہے جو پہلے یہودی مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور اب مسلمان ہو چکی ہے۔ وہ بڑی پکی مسلمان ہے، اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بہت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتی ہے، جب وہ نماز پڑھتی ہے تو اس میں ڈوب ہی جاتی ہے۔ وہ اہتمام سے وضو کرتی ہے، پھر وہ اپنے

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الحج، الباب الأول، ج ١ ص ٢٤١

خاص کپڑے پہنتی ہے جو اس نے نماز کیلئے بنائے ہوئے ہیں، پھر وہ تعدیل ارکان کے ساتھ نماز پڑھتی ہے حتی کہ مسلمان عورتیں اس کو دیکھ کر شرما جاتی ہیں اور صحیح معنوں میں دیندار بننے کی کوشش کرتی ہیں، مجھے بتایا گیا کہ وہ کچھ مسائل پوچھنا چاہتی ہے، میں نے کہا بہت اچھا! چنانچہ وہ پردے کے پیچھے بیٹھ کر انگلش میں گفتگو کرنے لگی، وہ مسائل پوچھتی رہی، اس نے تقریباً دو گھنٹے اسلام سے متعلق بڑے اچھے اچھے سوال کئے۔ واقعی اس کے دل میں علم حاصل کرنے کی طلب تھی، گفتگو کے دوران میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کونسا لمحہ تھا جب آپ کے دل کی دنیا بدلی اور آپ مسلمان بن گئیں؟ وہ کہنے لگی کہ میرے خاوند کی جدہ میں ملازمت تھی اور میں بھی اس کے ساتھ وہاں رہتی تھی۔ اس سے پہلے ہم دونوں امریکہ میں ایک دفتر میں کام کرتے تھے، دفتر والوں نے کہا کہ ہم نے جدہ میں ایک نیا دفتر کھولا ہے، اگر کوئی وہاں جانا چاہے تو ہم تنخواہ اور سہولیات بھی زیادہ دیں گے اور انہیں ایک اور ملک دیکھنے کا موقع بھی مل جائے گا۔ ہم دونوں میاں بیوی تیار ہو گئے، چنانچہ اسی طرح ہم جدہ بھی پہنچ گئے، میں یہودی مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ وہاں میں کچھ لوگوں کو دیکھتی کہ وہ سفید لباس پہن کر کہیں جا رہے ہوتے تھے، کبھی کاروں میں کبھی بسوں میں، میں حیران ہوتی کہ یہ لوگ کہاں جاتے ہیں، چنانچہ میں ان کے بارے میں اپنے خاوند سے پوچھتی، وہ کہتا کہ یہاں مسلمانوں کا کعبہ ہے یہ وہاں جاتے ہیں، ایک مرتبہ میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ ہم مسلمانوں کے کعبہ کو جا کر کیوں نہیں دیکھتے؟ وہ کہنے لگا کہ وہاں غیر مسلم نہیں جا سکتے، میں نے کہا کہ اگر ہم نہیں جا سکتے تو کم از کم کوشش تو کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے دے، وہ کہنے لگی کہ اگلے دن میں نے مسلمان عورتوں جیسا ایک رومال لیا اور سر پر باندھ لیا اور میرے خاوند نے

بھی سر پر ٹوپی کر لی اور ہم بھی اسی راستہ پر چل پڑے۔قدرتی بات ہے کہ وہ ایسا وقت تھا کہ جب ٹریفک پولیس والے کھانا کھا رہے تھے،انہوں نے ایک بندہ چیک کرنے کیلئے کھڑا کیا ہوا تھا،ٹریفک زیادہ تھی اور وہ چیک کرنے والا ایک بندہ تھا وقت بھی رات کا تھا لہذا وہ دور سے ہی سب کو جانے کا اشارہ کرر ہا تھا۔اس طرح ہم بھی اس ٹریفک میں آگے نکل گئے اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے،ہم نے لوگوں سے پوچھا کہ مسلمانوں کا کعبہ کہاں ہے؟ انہوں نے حرم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ہے، چنانچہ ہم حرم میں داخل ہو گئے ۔ہم چلتے چلتے جب مطاف میں پہنچے تو ہم نے بیت اللہ شریف پر نظر ڈالی،ہمیں وہاں اتنی برکتیں اتنی رحمتیں اور اتنے انوارات نظر آئے کہ ہم دونوں کی نگاہیں وہاں ٹکی رہ گئیں۔

میں بھی رونے لگی اور میرا خاوند بھی رونے لگا، کچھ دیر تک ہم دونوں وہاں کھڑے روتے رہے،دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ بالآخر ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس جگہ حقیقت ملی ہے اور میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں حقیقت ملی ہے،تو ہم دونوں نے کہا کہ ہاں حقیقت ملی ہے۔ چنانچہ اسی لمحے ہم دونوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ہمیں کسی مسلمان نے نہیں کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ بلکہ ہمیں اللہ کے گھر نے مسلمان بنایا ہے۔سبحان اللہ! دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کو صرف بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ ❶

## افریقہ سے پیدل حج پر آنے والے پانچ ساتھیوں کا ایمان آفروز واقعہ

مغربی افریقہ کے آخری کنارے پر واقع ایک ملک ہے جسے جامبیا کہتے ہیں، اسکا دارالحکومت بانجول ہے، یہ سفرنامہ وہیں کے رہنے والے شیخ عثمان دابو رحمہ اللہ نامی

❶ خطبات فقیر: عشق و مستی کا سفر، ج ۱۱ص ۸۸،۸۹

ایک حاجی کا ہے۔ آج سے تقریبا ستر (۷۰) سال قبل اپنے دارالحکومت بانجول سے افریقہ کے براعظم کو مغرب سے مشرق تک طے کرتے ہوئے یہ پانچ ساتھی مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوئے۔ راستے میں زیادہ تر سفر پیدل طے کیا، بہت معمولی مسافت ایسی ہوگی جو جانوروں پر سوار ہوکر طے کی ہوگی، یہاں تک کہ بحر احمر کے کنارے پہنچ کر وہاں سے کشتی پر سوار ہوئے اور جدہ پہنچے، حاجی عثمان کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے یہ مسافت دوسال سے زیادہ مدت میں طے کی، اثنائے سفر کبھی کبھار کسی شہر میں رک کر زادِ سفر کیلئے محنت ومزدوری بھی کرنی پڑی، جب ضرورت بھر کا سامان حاصل ہو جاتا تو پھر سفر شروع کردیتے، انکا یہ سفر اپنے اندر بہت سے عجیب واقعات اور درس وعبرت لئے ہوئے ہے۔

یہ سفر کیوں کیا؟ اولاً تو اس واقعہ کو پڑھنے والوں کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ آخر حج تو اسی شخص پر فرض ہے جسکے پاس زادِ سفر اور دیگر خرچ کیلئے سامان موجود ہو، لیکن ان ساتھیوں نے تنگ دستی کے باوجود اس قدر تکلیف وپریشانی کیوں برداشت کی؟ پوچھنے پر حاجی عثمان رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا کہ یہ بات سچ ہے لیکن ایک دن ہم اور ہمارے ساتھی آپس میں بیٹھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ دہرا رہے تھے کہ وہ اپنے بیوی بچے کو لیکر بغیر کھیتی والی وادی میں اللہ کے محترم گھر کے پاس کسطرح پہنچے۔ یہ سنکر ہمارے ایک ساتھی نے جذبات بھرے انداز میں کہا کہ ہم لوگ ابھی جوان، صحت مند اور طاقت ور ہیں، اگر اس گھر کی زیارت میں کوتاہی سے کام لیا تو اللہ تعالی کے نزدیک ہم کیا عذر پیش کریں گے؟ خاص کر آنے والے ایام میں کمزوری کا ہی سامنا کرنا پڑے گا، پھر تاخیر کیوں کریں؟ چنانچہ اس نے ہمارے جذبات کو بھڑکایا، اور اللہ تعالی پر بھروسہ کرکے سفر پر ابھارا۔ چنانچہ ہم نے اللہ رب العزت کی ذات پر

بھروسہ کر کے سفر کا آغاز کرلیا، ہم پانچ آدمی گھر سے بیت اللہ کی زیارت کی غرض سے نکلے، ہمارے ساتھ صرف اتنا توشہ تھا جو صرف ایک ہفتہ کیلئے کافی ہوسکتا تھا، ہمارا اصل مقصد بیت اللہ کا حج اور حکم الٰہی کو پورا کرنا تھا، راستے میں ہمیں ایسی پریشانی، تنگی اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا کہ اسکا علم اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے۔ کئی راتیں تو ہم اس قدر بھوک کی حالت میں گزاریں کہ موت سامنے نظر آرہی تھی، کتنی راتیں تو اس حال میں گزاریں کہ درندوں کے خوف سے نیند کیلئے پلک بھی نہ چھپکتی تھی، اور کتنی راتیں ڈاکوؤں کے خوف سے اس طرح گزارنی پڑیں کہ خوف و ہراس ہر طرف سے ہمارے گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھا۔ شیخ عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دوران سفر ایک رات مجھے کسی زہریلے جانور نے ڈنگ ماردیا، جسکی وجہ سے مجھے اسقدر تیز بخار اور سخت درد کا سامنا کرنا پڑا کہ نہ چلنا ممکن رہا اور نہ ہی سونا، حتی کہ موت کے آثار میری رگوں میں دوڑنے لگے۔ پانچ آدمیوں پر مشتمل اس قافلے کو شوقِ حرم دھکے دیے جارہا تھا جسکی وجہ سے سفر کی تھکان و پریشانی معلوم ہی نہیں ہوتی تھی، راستے کا پرخطر ہونا ایک معمولی سی چیز تھی، حاجی عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حرمین شریفین پہنچنے کے شوق میں چلتے چلتے اور تکلیفیں و مصیبتیں جھیلتے جھیلتے ہمارے تین ساتھی ہمارا ساتھ چھوڑ گئے اور اپنے رب کے محترم گھر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس سے جاملے، ان میں تیسرے ساتھی کا انتقال سمندری سفر میں ہوا، اسے جب یہ محسوس ہونے لگا کہ اب اسکی اجل قریب ہے تو اپنے دونوں ساتھیوں کو اس نے ایک عجیب وغریب وصیت کی، اس نے کہا: جب مسجد حرام پہنچ جانا تو اللہ تعالی سے عرض کردینا کہ میں اس سے ملاقات کا بڑا مشتاق تھا اور اللہ تعالی سے میرے لئے یہ دعا کرنا کہ مجھے اور میری والدہ کو جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب فرمائے۔ شیخ عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں

کہ جب میرا تیسرا ساتھی بھی ساتھ چھوڑ گیا تو مجھے سخت غم لاحق ہوا اور بڑی فکر دامن گیر ہوئی، بلکہ یہ پریشانی میرے نزدیک راستے کی تمام پریشانیوں سے بڑی تھی کیونکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ صبر والا اور طاقتور تھا، اب مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد حرام پہنچنے سے قبل میری بھی موت واقع ہو جائے، چنانچہ میں آنے والے دنوں اور گھنٹوں کا اسطرح شمار کر رہا تھا گویا کہ میں چنگاریوں پر بیٹھا ہوا ہوں۔

جب ہم باقی دو ساتھی جدہ پہنچے تو میری طبیعت خراب ہو گئی اور اسقدر بگڑ گئی کہ مجھے موت سامنے دکھائی دینے لگی، اب مجھے یہ ڈر محسوس ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مکہ مکرمہ پہنچنے سے قبل میں بھی اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں، چنانچہ میں نے اپنے ساتھی کو یہ وصیت کی کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو مجھے میرے احرام ہی میں کفنانا اور جہاں تک ہو سکے مجھے مکہ مکرمہ کے قریب لے جا کر دفن کرنا، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے نیک بندوں میں داخل کر دے اور یہ میری مغفرت کا سبب بن جائے۔ شیخ عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ جدہ میں چند دن ٹھہر کر مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ہماری نبض تیز چل رہی تھی، چہرے سے خوشی کے آثار ظاہر تھے، شوق و محبت ہمیں دھکے دے رہی تھی، یہاں تک کہ ہم مسجد حرام پہنچ گئے۔

قصہ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر شیخ عثمان رحمہ اللہ چند لمحے کیلئے خاموش ہوئے، انکی آواز بھر گئی، آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! جس وقت ہماری نظر کعبہ معظّمہ پر پڑی ہے اس وقت ہمیں جو دلی سکون، قلبی لذت اور خوشی حاصل ہوئی ہے وہ کبھی بھی حاصل نہیں ہوئی، جیسے میری نظر کعبہ مشرفہ پر پڑی میں فوراً اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ میں گر گیا اور شدتِ جذبات میں پھوٹ پھوٹ کر اِس طرح رونے لگا کہ جس طرح بچے روتے ہیں۔

پھر میں نے اپنے ان ساتھیوں کو یاد کیا جنہیں مسجد حرام تک پہنچنا نصیب نہ ہوسکا۔ہم نے اللہ تعالی کی اس نعمت پر اسکا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ انکے اس سفر کو قبول فرمائے۔ اجر وثواب سے محروم نہ کرے، انہیں اور ہمیں جنت الفردوس میں ایک ساتھ جمع کرے، اور ہماری اس مشقت وتکلیف کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔آمین ❶

## یمن کے ایک شخص نے سو حج کیئے

آج سے چند ماہ قبل امت اخبار میں خبر چھپی، یمن سے ایک شخص آیا تھا حج کرنے کے لئے ۱۲۱ سال اس کی عمر تھی، جب وہ حج پر پہنچا تھا تو وہاں کے صحافیوں نے اس بابا سے انٹرویو لیا تھا، پوچھا بابا جی! عمر کتنی ہے؟ کہا: ۱۲۱ سال، پوچھا کتنے حج ہوگئے، اس نے کہا ۲۱ سال کی عمر میں پہلا حج کیا تھا، آج ۱۲۱ سال عمر ہے میرے سو (۱۰۰) حج پورے ہوگئے۔اللہ کی توفیق ہے جسے اللہ تعالی عطا کردے۔

## اللہ رب العزت نے چیونٹی کی پکار سن کر اُسے حرم پہنچا دیا

ایک چیونٹی کو محبت تھی کہ اے اللہ! میں چاہتی ہوں میں تیرے گھر پہنچوں، لیکن میں کیسے پہنچوں، چیونٹی کی ایک تمنا تھی اللہ کے سامنے اپنے زبانِ حال سے کہتی تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک پرندے کو بھیجا اور چیونٹی کے دل میں ڈالا اس کے پاؤں کے ساتھ چمٹ جا، چیونٹی پاؤں کے ساتھ چمٹی اور وہ پرندہ اڑتا رہا اڑتا رہا اللہ نے اسے طاقت دی وہ بیت اللہ پہنچا، چیونٹی نے طواف کیا اور اللہ کے سامنے سر بسجود ہوئی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

توجب اللہ کرانا چاہتا ہے تو اللہ چیونٹی کے لئے پرندہ کو مسخر کر دیتا ہے اور جب نہیں کرانا چاہتا تو حدودِ حرم میں رہ کر بھی محروم کر دیتا ہے۔

❶ فی البناء الدعوی للشیخ احمد العویان: ص ۱۴٦ تا ۱۴۹

## چھ کی برکت سے چھ لاکھ حجاج کا حج قبول ہوگیا

حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کے دران منیٰ کی مسجد خیف میں سورہا تھا، میں نے دیکھا کہ آسمان سے دوفرشتے اترے ہیں، ان کے جسم پر سبز لباس ہیں، ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے کہا: عبداللہ! تم جانتے ہو کہ اس سال بیت اللہ شریف کے حج کی سعادت کتنے لوگوں نے حاصل کی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم! پہلے فرشتے نے بتلایا کہ اس سال چھ لاکھ افراد نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، مگر کیا تم جانتے ہو کہ ان میں سے کتنے لوگوں کا حج قبولیت سے سرفراز ہوا ہے؟ دوسرے فرشتے نے لاعلمی کا اظہار کیا، پہلے فرشتے نے بتلایا کہ اس سال چھ افراد کا حج قبول کیا گیا۔ حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ گفتگو کر کے دونوں فرشتے ہوا میں اڑ گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے، گھبراہٹ کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی، مجھے اپنے حج کی قبولیت کے سلسلے میں بڑی فکر لاحق ہوئی اور غم کی وجہ سے میری حالت خراب ہوگئی، میں نے سوچا کہ ان چھ افراد میں میرا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے، جب میں عرفات کے میدان سے واپس ہوا تو مشعر حرام کے پاس کھڑا ہو کر یہ سوچنے لگا کہ یہ عظیم ازدحام کس قدر بدقسمت ہے کہ صرف چھ افراد کا حج قبولیت سے نوازا گیا ہے، باقی تمام لوگوں کے حج مسترد کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسی حالت میں مجھ پر نیند طاری ہوگئی، میں نے دیکھا کہ وہ دوفرشتے آسمان سے اسی ہیئت میں اترے ہیں جس ہیئت میں وہ مسجد خیف میں اترے تھے، ان میں سے ایک نے اپنے رفیق کو جواب دیا! مجھے علم نہیں! فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھ آدمیوں میں سے ہر ایک کو لاکھ آدمی دیدیے، یعنی ایک شخص کی سفارش ایک لاکھ افراد کے حق میں قبول کر لی۔ حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے

ہیں کہ یہ گفتگوسن کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے اس قدر خوشی ہوئی جسے میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا۔ ❶

## حج کے موقع پر استغناء

امام ابراہیم الخواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے طواف میں ایک نوجوان کو چادر اوڑھے ہوئے دیکھا اور دوسری چادر ازار بنائے ہوئی تھی اور کثرت سے طواف اور نمازیں پڑھتا تھا، میرے دل میں اسکی محبت آگئی، میں چار سو درہم اس کے پاس لیکر گیا، وہ مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھے تھے، میں نے درہم ایک طرف رکھ کہا کہ اسکو اپنی ضروریات میں خرچ کرو، چنانچہ وہ اٹھا اور اسے کنکریوں میں بکھیر دیا، اور کہا:

**یاإبراهیم!اشتریت هذه الجلسة من اللّٰه تعالی بسبعین ألف دینار عین، ترید أن تخدعنی عن اللّٰه عز وجل بهذا الوسخ؟**

ترجمہ: اے ابراہیم! میں نے اس بیٹھک کو اللہ سے ستر ہزار دینار کے بدلے خریدا، تو چاہتا ہے کہ اس گندگی کے بدلے مجھے اللہ سے دھوکہ دے۔

ابراہیم الخواص رحمہ اللہ نے کہا:

**فما رأیت أعز منه وهو ینظر، وأذل منی وأنا أجمعها من بین الحصی، ثم قام وذهب. ❷**

ترجمہ: میں نے اس سے زیادہ معزز نہیں دیکھا جب وہ مجھے دیکھ رہا تھا اور مجھ سے زیادہ کوئی اس وقت ذلیل نہیں تھا، جب میں کنکریوں سے ان دراہم کو اکٹھا کررہا تھا، پھر وہ نوجوان اٹھا اور چلا گیا۔

---

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب أسرار الحج، الباب الأول، ج ۱ ص ۲۴۱

❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفین من عباد البوادی والفلوات، ج ۲ ص ۵۱۵، رقم: ۹۶۵

## ایک بچہ کے دل میں بیت اللہ کی محبت

حضرت مرشد عالم رحمہ اللہ نے ایک عجیب واقعہ سنایا، فرمانے لگے کہ ہم حرم شریف میں ٹھہرے ہوئے تھے، ایک چھوٹا سا بچہ وقتاً فوقتاً ہمارے خیمہ میں آتا۔ ہم اسے کھانے کیلئے روٹی دے دیتے اور وہ خوشی خوشی چلا جاتا تھا۔اس کے بار بار آنے سے ہمیں اس کے ساتھ محبت ہوگئی اور وہ چھوٹا سا بچہ بھی ہم سے مانوس ہوگیا، جب ہمارا قیام پورا ہوگیا اور ہمیں آگے سفر پر جانا تھا تو میری اہلیہ نے اس بچے کو بلایا اور کہا کہ اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو ہم تمہیں لے چلتے ہیں،اس نے کہا، کہاں؟ انہوں نے کہا کہ اپنے ملک میں۔ وہ کہنے لگا وہاں کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا وہاں گرمی بھی کم ہے وقت پر کھانا بھی مل جاتا ہے اور پانی بھی مل جاتا ہے، تمہیں وہاں ہر سہولت میسر ہوگی، کوئی تنگی نہیں ہوگی اچھا لباس بھی ملے گا، غرض ہر طرح کی نعمتیں ملے گی، انہوں نے بات مکمل کر لی تو اس وقت بچے نے بیت اللہ شریف پر نظر ڈالی اور اس کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا کیا بیت اللہ شریف بھی وہاں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو وہاں نہیں ہوگا۔ یہ سن کر بچہ کہنے لگا کہ اگر یہ وہاں نہیں ہوگا تو مجھے وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تو صرف بیت اللہ کا پڑوس چاہیے۔ ❶

## ایک درہم میں حج کر کے آگئے

ابوعمروز جاجی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، میرا ارادہ سفر حج کو جانے کا تھا، آپ نے مجھے ایک درہم عطا فرمایا، میں نے لے کر اپنی کمر بند میں باندھ لیا، سفر میں جہاں کہیں پہنچا وہی میرا ایسا اچھا اکرام ہوا کہ مجھے اس درہم کے خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہوئی، جب میں حج سے

❶ خطبات فقیر: عشق و مستی کا سفر، ج ۱۱ص ۹۵

فارغ ہوکرآپ کے پاس حاضرہوا،تو آپ نے ہاتھ پھیلایااورفرمایالاؤہمارادرہم، میں نے وہ درہم ان کے حوالہ کردیا۔(یعنی اس ایک درہم میں اللہ رب العزت نے ایسی برکت ڈالی کہ حج کرگئے اوراس کے خرچ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی، جس قافلے کے ساتھ حج پر گئے تھے اللہ رب العزت نے ان کے دلوں میں اس شخص کی بڑی محبت ڈال دی،اوروہ سارے سفرمیں اس کااکرام کرتے رہےاورانہیں ایک درہم خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ یہ برکت ہے اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی دعاؤں کاثمرہ تھااور یہ ان کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے ایک درہم میں اِن کوحج کروالیا۔)❶

یہ محض اللہ کی توفیق سے ہوتاہے،اللہ جسے چاہے حج کرنے کی توفیق دیتاہے، جسے چاہے حج اداکرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ ہمیشہ اللہ رب العزت سے حج اورعمرے کی دعاکرنی چاہیےاوراس سعادت کی ادائیگی کی توفیق مانگنی چاہیے،ورنہ بسااوقات مال دولت کے باوجودانسان اس عظیم عبادت سےمحروم رہتاہے۔

## ناقدری کی وجہ سے حج اورعمرے کی سعادت سے محروم ہونے والے سعودی عرب میں رہتے ہوئے حرمین جانے کی توفیق نہیں ہوئی

اردو کی ایک کتاب ہے''ناقابل فراموش سچے واقعات'' اس میں انہوں نے ایک واقعہ لکھا،ایک ڈاکٹرگزرے ہیں ڈاکٹرنویداحمد،انہوں نے اپناواقعہ بتلایا کہ میں ملتان ہسپتال میں تھا،ایک دفعہ ایک شخص علاج کے لئے آیا، بہت بوڑھاتھا، میں اس کاعلاج کررہاتھا، میں نے اس کی کافی خدمت کی،علاج کے دوران اس کاانتقال ہوگیا، تواس شخص کابیٹاسعودی عرب میں ہوتاتھاتووہ میری خدمت سے بہت متاثرہواتواس

❶روض الرياحين :الحكايةالخامسة عشرة بعدالثلاثة مئة ،ص:٢٦٨

نے مجھے فون کیا، آپ نے میرے والد کی بڑی خدمت کی مجھے تمام صورتحال کا پتہ چلا ہے، میں سعودیہ میں ہوتا ہوں، آپ بتاؤ کسی چیز کی ضرورت ہے؟ کہا کہ آپ کو کوئی چیز سعودی عرب سے منگوانی ہو حتیٰ کہ کارتک کا بندوبست کرسکتا ہوں۔

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دیا ہے، صرف میرے دو کام کریں، جب طواف کریں تو میری طرف سے طواف کرلیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضری ہو میری طرف سے سلام پیش کردیں، اس نے کہا: یہ دو کام مجھ سے نہیں ہوسکتے، میں یہ کام نہیں کرسکتا، پوچھا بھائی کیوں نہیں کرسکتے؟ کہا: میں اتنا زیادہ مصروف ہوں مجھے بیت اللہ اور مسجد نبوی جانے کا ٹائم نہیں ملتا۔ تیس سال اس شخص نے سعودیہ میں گزارے، لیکن اسے حرم اور مسجد نبوی کے اندر جانے کی توفیق نہیں ہوئی، وہاں ہوتے ہوئے بھی اللہ نے محروم کردیا، تو یہ اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے۔ ❶

## ناقدری کی وجہ سے حج سے محروم اور سوءِ خاتمہ

ایک سول انجینئر صاحب تھے، وہ ریٹائرڈ ہوئے تو ہم نے اسے ترغیب دی کہ آپ پر حج فرض ہے کیونکہ آپ ذی حیثیت ہیں، لہذا آپ اپنا فرض پورا کریں۔ آپ اب تو بڑی آسانی سے جاسکتے ہیں کیونکہ آپ کی عمر پینسٹھ سال ہے، چنانچہ اس نے حج کیلئے درخواست دے دی، اس کی درخواست منظور ہوگئی اور اسے گروپ لیڈر بنا دیا گیا۔ اطلاع آئی کہ فلاں تاریخ کو آپ کی فلائٹ ہے، پاسپورٹ بنا ٹکٹ بنا اور پاسپورٹ پر ویزہ لگ گیا۔ روانگی سے دو دن پہلے اس کا بڑا بھائی اس سے ملنے آیا، اس نے مل کر اسے کوئی ایسی زہریلی بات کہی کہ اس بندے نے حج پر جانے کا ارادہ ترک کردیا۔ ہم نے اسے بڑا سمجھایا کہ بھئی! چلے جاؤ۔ وہ کہنے لگا کہ اب تو نہیں جاؤں گا، البتہ اگلے

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۵۸۱

سال چلا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس کی ٹکٹ پر لکھا ہوا تھا کہ اسے فلاں تاریخ کو جانا ہے اور فلاں تاریخ کو آنا ہے وہ آدمی نہ گیا، لیکن جس تاریخ کو اسے واپس آنا تھا اس تاریخ کے تین دن بعد اس کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ اس دنیا سے چلا گیا۔ اگر وہ حج پر چلا جاتا جیسے ہم نے اس کو تجویز دی تھی تو اس کے پچھلے گناہ بھی معاف ہو جاتے اور حج سے واپس آ کر تین دن بعد تو اس کا جانا مقدر تھا، اس طرح وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر دنیا سے رخصت ہو جاتا۔ ❶

## موت کے خوف سے حج نہ کرنے والے سیٹھ کا عبرت ناک واقعہ

حرمین شریفین کا اکرام کرنا تمام مسلمانوں کے ایمان کا لازمی جزء ہے اور جو مسلمان ان کا اکرام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دیتے ہیں اور جو حضرات کوتاہی کرتے ہیں ان کے حالات بھی بہت خراب ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی بے اکرامی سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۲ء تک میں نے لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد سندھ میں بطورِ اسسٹنٹ پروفیسر میڈیسن سروس کی، میرے ایک ماتحت ڈاکٹر ایک دن اپنے والد صاحب کو لے کر آئے جو حیدرآباد کے بہت بہت بڑے سیٹھ تھے، سیٹھ صاحب نے آتے ہی بتایا کہ میں حج پر جانا چاہتا ہوں مجھے چیک کریں اور جو بیماریاں مجھ میں ہیں ان کا علاج کریں تاکہ میں حج کے دوران مر نہ جاؤں۔

میں نے کہا: سیٹھ صاحب! میں تو وہاں کی موت کی خواہش کرتا ہوں، سیٹھ صاحب نے کہا کہ میں نے بہت کام کرنے ہیں اس لئے وہاں مرنا نہیں چاہتا، یہی سیٹھ صاحب حج کی تیاری کر کے جب مکہ مکرمہ پہنچے اور عمرہ کرنے لگے جونہی ان کی پہلی نظر کعبۃ اللہ

❶ خطبات فقیر: عشق ومستی کا سفر، ج۱۱ص۱۱۲، ۱۱۳

پر پڑی تو کانپنے لگ گئے اور شور مچادیا کہ مجھ پر خوف طاری ہوگیا ہے، میں یہاں مرجاؤں گا، مجھے واپس پاکستان پہنچاؤ، عمرہ بھی نہ کیا اور واپسی فلائٹ جو خالی آتی ہے اس پر آکر دوسرے دن حیدر آباد آگئے، عید کے موقع پر مجھے ملنے آئے اور کہنے لگے: میں تو مرنے کے قریب ہوگیا تھا بیت اللہ پر پہلی نظر ڈالنے سے مجھ پر بہت خوف طاری ہوگیا اس لئے میں واپس آگیا ورنہ میں وہاں مرجاتا۔

میں نے عرض کیا کہ وہاں کی موت تو ایک بہت بڑی سعادت ہے، یہ سیٹھ صاحب اگر حرمین شریفین کا اکرام کرتے تو عمرہ اور حج کر لیتے مگر اللہ تعالیٰ نے بے اکرامی کی وجہ سے اسے دھتکار دیا، جب تک ہمارا تعلق رہا سیٹھ صاحب نے پھر حج یا عمرہ کا نام نہ لیا۔ ❶

## حدودِ حرم میں رہ کر بیت اللہ کی زیارت سے محروم شخص

ایک شخص بیت اللہ کے اردگرد ٹیکسی چلاتا تھا، تو ایک دفعہ کچھ حجاج کرام بیت اللہ سے نکلے اور ان سے کہا ہمیں بیت اللہ کے مقدس مقامات کی زیارتیں کرواؤ، اس کے ساتھ بیٹھ گئے، ٹیکسی ڈرائیور انہیں زیارتیں کروارہا تھا، کسی نے پوچھ لیا تم تو بڑے ہی معزز آدمی ہو، تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے، بیت اللہ کے اردگرد ٹیکسی چلاتے ہو، تمہاری نمازیں حرم میں ہوتی ہوں گی، ہر نماز پہ ایک لاکھ کا ثواب پاتے ہو، تم تو بڑے خوش قسمت ہو۔ تو وہ آدمی آگے سے کہنے لگا کہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے، لیکن میری مصروفیت اتنی ہوتی ہے وقت نہیں ملتا، تو کسی نے پوچھا آپ نے کتنے حج اور عمرے کئے ہیں، اُس شخص نے کہا ایک بھی نہیں۔ پھر ایک شخص نے کہا تم کبھی بیت اللہ کے اندر نہیں گئے، کہا: کبھی اندر نہیں گیا، کہا: کتنا عرصہ ہوگیا، کہا ۳۲ سال ہوگئے۔ تو اللہ نہ لے جانا چاہے تو حدودِ حرم میں ہوتے ہوئے بھی انسان بیت اللہ کی زیارت سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر اللہ لے جانا چاہے تو پیدل بھی انسان کو وہاں پہنچا دیتا ہے۔

---

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۵۸۲

## مالِ حرام سے حج کرنے والا شخص حرم نہ پہنچ سکا

صدقہ بن خالد رحمہ اللہ دمشق کے بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے گئے، ہمارا ایک ساتھی راستے میں انتقال کر گیا، ہم نے وہاں آبادی میں سے ایک کدال عاریتاً لے کر اس کی قبر کھودی اور اس میت کو اس میں دفن کر دیا، دفن کرنے کے بعد خیال آیا کہ ہم کدال قبر میں ہی بھول گئے۔ ہم نے قبر کو پھر کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس مردہ کی گردن اور دونوں ہاتھوں کو اس کدال میں باندھ دیا گیا ہے۔ ہم نے یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر قبر کو مٹی سے بند کر دیا اور کدال نہ نکال سکے، کدال کے مالک کو اس کی قیمت دے کر راضی کیا۔ جب ہم سفر سے لوٹ کر آئے تو اس شخص کی بیوی سے اس کا حال پوچھا، اس نے کہا:

**صَحِبَهُ رَجُلٌ مَعَهُ مَالٌ، فَقَتَلَ الرَّجُلَ، وَأَخَذَ الْمَالَ، قَالَتْ: فَبِهِ كَانَ يَحُجُّ وَيَغْزُو.** ❶

ترجمہ: میرا خاوند ایک شخص کے ہمراہ جا رہا تھا، اس شخص کے پاس مال تھا، میرے خاوند نے اس کو قتل کر کے اس کا سارا مال لوٹ لیا تھا اور اسی مال سے حج کرتا اور جہاد پر جاتا۔

## حج مال سے نہیں اعمال کی برکت سے ہوتا ہے

چند سال پہلے کی بات ہے کہ پاکستان میں ہی ایک ایسا مالدار آدمی تھا کہ اگر وہ چاہتا تو وہ پاکستان سے جا کر روزانہ عمرہ کر سکتا تھا، وہ درجنوں دفعہ یورپ اور امریکہ تو گیا ہے لیکن اسے حج کی توفیق نہ ملی۔ وہ مجھے ملا تو میں نے پوچھا کہ آپ حج اور عمرہ سے محروم

❶ شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة اللالكائي: سِيَاقُ مَا رُوِيَ بِمَا أَرَى اللَّهُ أَوْ أَسْمَعَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ؛ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، ج٦ ص ١٢١٦

کیوں ہیں؟ خیراس نے حج کرنے کی آمادگی ظاہر کردی، جب حج کرنے کا موقع آیا تو انکم ٹیکس میں الجھ گیا جس کی وجہ سے نہ جا سکا، بعد میں ملا تو پوچھا بھئی حج پر کیوں نہیں گئے؟ وہ کہنے لگے جی میں انکم ٹیکس میں الجھ گیا تھا۔ میں نے کہا الجھ نہیں گئے تھے الجھا دیئے گئے تھے۔لہذا توبہ کرو۔ ❶

## ایک گستاخ کواللہ تعالی نے حرم مقدس میں داخل ہونے سے روک دیا

میں ساڑھے تیرہ سال یعنی ۱۹۸۰ سے ۱۹۹۴ء تک لاہور کے معروف تعلیمی ادارے گورنمنٹ دیال سنگھ کالج میں تدریسی فرائض انجام دیتا رہا ہوں، اس دوران مکافات عمل کے حوالے سے یوں تو کئی مشاہدات ہوئے لیکن ایک واقعہ بہت ہی حیرت انگیز اور عبرت ناک ہے۔

اس کالج کے شعبہ انگلش میں ایک لیکچرار تھا ماجد خان (اصل نام کچھ اور تھا) یہ اصلاً دہریہ تھا اور دہریوں کی ساری خصوصیات کا حامل تھا یعنی پرلے درجے کا غیر سنجیدہ، پھکڑ باز، باتونی، دینی شِعار کا برملا مذاق اڑاتا اور علما کو سان پر چڑھائے رکھتا، بدعقیدہ اور بدزبان ہونے کے ساتھ ساتھ بدعمل بھی، میری موجودگی میں تو وہ بدگوئی کی جرات نہیں کرتا تھا لیکن فرصت اور گفتگو کا کوئی موقع وہ دین اسلام کے خلاف خبث باطن کا اظہار کیئے بغیر جانے نہیں دیتا تھا، ماجد خان نے بعد میں ایف سی کالج میں تبادلہ کرالیا تھا، رہائش اس کی وحدت کالونی کے سرکاری فلیٹوں میں تھی۔

ماجد خان کا بڑا بھائی امریکہ میں مقیم تھا، والدہ اس کے پاس وحدت کالونی میں رہتی تھی، والدہ کی خواہش پر اس کے امریکہ والے بھائی نے اسے رقم بھجوادی اور مطالبہ کیا کہ والدہ کو سعودی عرب لے جا کر عمرہ کرالاؤ۔ ماجد خان نے سٹاف روم میں بیٹھ کر یہ

❶ خطبات فقیر: عشق ومستی سفر، ج۱۱ص۱۱۲

بات اپنے حلقے کے لوگوں کو خود سنائی کہ مجھے عمرے وغیرہ سے ذرا بھی دلچسپی نہ تھی، میں نے سوچا کہ میرا کیا خرچ ہوتا ہے، رقم بھائی نے بھجوائی ہے، اس کا مطالبہ ہے تو میں والدہ کے ساتھ چلا جاتا ہوں، مفت کی سیر ہو جائے گی۔

چنانچہ ماجد خان اپنی والدہ کو لے کر حجاز کے لئے روانہ ہو گیا، لیکن عجیب وغریب بات یہ ہوئی کہ جدہ پہنچتے ہی وہ بیمار ہو گیا، اس کی قوت سلب ہو گئی اور چلنا تو در کنار، ملنے جلنے کے قابل نہ رہا، اور علاج کے لئے اسے مجبوراً ایک ہسپتال میں داخل ہونا پڑا، لیکن اللہ کی شان دیکھئے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوا اور اس کی بیماری بڑھتی ہی چلی گئی، ماں نے دو چار روز انتظار کیا اور پھر وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلی گئی، وہاں آٹھ دس روز قیام کر کے مدینہ پہنچ گئی اور وہاں بھی ایک ہفتہ ٹھہر کر واپس جدہ آ گئی، اس سارے عرصے میں ماجد خان علالت کی حالت میں ہسپتال میں پڑا رہا، اور پھر ماں کے ساتھ واپس پاکستان آ گیا۔ اللہ نے ایک بدعمل، گستاخ اور بدتمیز آدمی کو اپنے مقدس شہروں میں داخلے سے زبردستی روک دیا تھا۔ ❶

حج اور عمرہ اللہ رب العزت کی توفیق سے ہوتا ہے، یہ صرف مال سے نہیں ہوتا، اس شخص کو جانے کی کوئی دلچسپی نہیں تھی، سیر کے ارادے سے جا رہا تھا وہ بھی دوسروں کے خرچے پر، زندگی بھر دینی شِعار کا مذاق اڑاتا رہا، تو رب العالمین نے جدہ پہنچا کر بھی اس شخص کو حرم آنے کی توفیق نہیں دی، حج وعمرہ تو دور کی بات بیت اللہ کی زیارت بھی نہ کر سکا۔

## حدودِ حرم پہنچ کر بھی بیت اللہ کے دیدار سے محروم

کسی ملک میں ایک ڈاکٹر صاحب ملے، انہوں نے اپنا واقعہ خود سنایا کہ ہم گھر والے عمرہ کرنے کیلئے گئے، ہم اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لے کر گئے۔ وہ بھی ڈاکٹر تھا۔

❶ مکافات عمل: ص ۱۴۳

کئی تو P.H.D ڈاکٹر ہوتے ہیں اور کئی صرف P.H.D ہوتے ہیں، کیا مطلب؟ پی کا مطلب ''پھرا'' ایچ کا مطلب ''ہوا'' اور ڈی کا مطلب ''دماغ'' یعنی پھرا ہوا دماغ ۔انہوں نے بتایا کہ ہم نے احرام باندھے اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ جب عمرہ کرنے کیلئے مسجد حرام کے دروازے پر پہنچے تو ہمارا بیٹا کہنے لگا کہ میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے لہذا میں اندر نہیں جاتا۔ ہم نے اسے سمجھایا لیکن وہ کہنے لگا نہیں، ہم نے کہا کہ پھر تم یہیں بیٹھ جاؤ تا کہ تمہاری طبیعت کچھ سنبھل جائے۔ جب ہم دونوں میاں بیوی عمرہ کرنے کیلئے آئے تو بیٹا واپس کمرہ میں آیا کپڑے بدلے اور وہاں سے واپس اپنے ملک آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیت اللہ شریف کے دروازے سے واپس دھتکار دیا۔ بیت اللہ کے دروازے تک پہنچ گیا لیکن بیت اللہ شریف دیکھنے کی توفیق نہ ملی۔ [1]

## کتے سے محبت کی وجہ سے حج سے محروم ہونے والے شخص

بخاری و مسلم کی مشہور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویر ہو اس گھر میں نیکی کے فرشتے نہیں آتے۔

کتے کے بارے میں ایک بالکل سچی حکایت بیان کرتا ہوں جو میرے ماموں جان نے اب سے کوئی پندرہ بیس سال پہلے ہمیں سنائی تھی۔

کافی عرصہ ہوا بہاولنگر کے ایک سیٹھ صاحب جن کے کئی کارخانے تھے، حج کیلئے پہلے کراچی تشریف لے گئے، خدمت کیلئے وہ ایک منشی اور کئی نوکر چاکر ساتھ لے گئے تھے تا کہ حج کے دوران ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

کراچی سے انہوں نے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ روانہ ہونا تھا، روانگی سے ایک روز پیشتر وہ کراچی کی ایک سڑک پر پیدل جا رہے تھے کہ سامنے سے چند انگریز آتے نظر آئے

[1] خطبات فقیر: عشق و مستی کا سفر، ج ۱۱ ص ۱۱۴، ۱۱۵

ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا، سیٹھ صاحب بدقسمتی سے کتوں کی بے حد شوقین تھے ان کو وہ کتا بے حد پسند آیا۔

انگریزوں سے پوچھا: آیا وہ یہ کتا فروخت کریں گے؟

کافی مول تول کے بعد سیٹھ صاحب نے کئی ہزار روپے میں وہ کتا خرید لیا، اپنے منشی کو حکم دیا کہ انگریزوں سے پوچھ کر اپنی ڈائری میں درج کرلو کہ کتے کے کھانے کے کیا اوقات ہیں؟

کس قسم کی مرغوب غزائیں ہیں؟

سونے کیلئے کس قسم کا بستر درکار ہوتا ہے؟

کس قسم کے موسمی حالات میں زیادہ خوش رہتا ہے؟

وغیرہ وغیرہ۔

اگلی صبح کو سیٹھ صاحب بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنے عملے سے فرمایا کہ اس سال وہ حج پر نہیں جارہے، سب بڑے حیران ہوئے، کہا کہ حج تو اگلے سال بھی کیا جاسکتا ہے اگر کتے کو نوکروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا تو اللہ جانے اس کا کیا حشر ہوگا؟

آپ یقین کریں کہ سیٹھ صاحب بمع ''پیارا کتا'' اور نوکر چاکر کراچی سے واپس بہاولنگر تشریف لے گئے، ان کی ذاتی نگرانی میں انگریزوں کی ہدایات کے عین مطابق کتے کی خوب دیکھ بھال کی گئی، اس کے باوجود کتا چھ ماہ سے زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا۔

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کتے کے مرنے کے ایک دو ماہ بعد ہی سیٹھ صاحب بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے، شاید انہوں نے کتے کے مرنے کا غم کو زیادہ ہی محسوس کرلیا تھا۔

افسوس اس بات کا ہے کہ وہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے محروم رہے۔ [1]

---

[1] ناقابل فراموش سچے واقعات: ۲۴۷، ۲۴۸

توحج ادا کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے، اس لئے جن پر حج واجب ہو چکا ہے وہ حج کیلئے تیاری کریں اور اللہ تعالی سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالی حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حج وعمرہ صرف پیسوں سے نہیں ہوتا، بلکہ اللہ رب العزت کی توفیق اور صدقِ دل سے مانگنے اوراس کے لئے مقدور بھرکوشش کرنے سے ہوتا ہے۔ جب انسان صدقِ دل سے مانگتا ہے تو رب العالمین غیبی اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ حج وعمرہ کرنے سے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے کوئی تنگدست نہیں ہوتا، بلکہ اللہ رب العزت رزق میں برکت ڈال کر اُس سے کئی گنا زیادہ عطا کر دیتا ہے۔ انسان پر حالات اُس کی عیاشی ،فضول خرچی، رسم ورواج اور شادی بیاہ میں نام ونمود اور ریا کاری سے آتے ہیں۔

## ۸......اسلافِ امت کے ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾(الأحزاب: ۴۱)

وَفِي مَقَامٍ اٰخر:

﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ.وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾(الانشراح:۷،۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ،فَقَالَتْ عَائِشَةُ :لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ:أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًاشَكُورًا،فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا،فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ.❶

میرے انتہائی واجب الاحترام،قابلِ صداحترام بھائیوں،دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور حدیث کا ذکر کیا ان میں ذوقِ عبادت کی ترغیب دی گئی ہے،

❶صحیح البخاری:کتاب تفسیر القرآن،باب: لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ،وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا،رقم الحديث:۴۸۳۷

اور جب انسان کے اندر عبادت کا ذوق پیدا ہوجاتا ہے تو وہ پھر کثرت سے عبادت کرنے لگتا ہے، کیونکہ اسکو عبادت کرنے میں لذت محسوس ہوتی ہے ،اگر اعضاء دیگر کاموں میں مصروف بھی ہوں تب بھی زبان اللہ کے ذکر سے تر ہوتی ہے،ان کا کوئی لمحہ یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوتا۔

## ذوق کا مفہوم

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَلَفُظُ "الذَّوُقِ" يُسُتَعُمَلُ فِي كُلِّ مَا يُحِسُّ بِهِ وَيَجِدُ أَلَمَهُ أَوُ لَذَّتَهُ. ❶

ترجمہ: لفظِ ذوق محسوس چیزوں میں استعمال کیا جاتا ہے، جس چیز کی تکلیف اور لذت کو انسان محسوس کرے۔

جب انسان کو عبادت کا ذوق ہو تو اُسے عبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے، جب لذت محسوس ہو تو پھر عبادت کثرت سے ہوگی ،اور انسان کی کوشش ہوگی کہ اُس کا کوئی لمحہ عبادت کے بغیر نہ گزرے، ایک وقت آتا ہے کہ عبادت کرکے ایسی لذت اور راحت ملتی ہے جیسے انسان کو طبعی ضروریات پوری کرکے ملتی ہے اور اُس کے بغیر بے چینی ہوتی ہے۔

## قرآن کریم کی روشنی میں ذوقِ عبادت کے ترغیب واہمیت

## نیک اعمال کرنے والا اللہ رب العزت کا محبوب بندہ ہے

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الُمُحُسِنِينَ﴾ (البقرة: ۱۹۵)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہے۔

❶ مجموع الفتاوى: كتاب الإيمان، ج۷ ص ۱۱۰

## نیک اعمال پر زندگی گزارنے والوں کے لیے جنت کے باغات اور پاکیزہ بیویاں

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا﴾(النساء:۵۷)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کو ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لیے پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔

## نیک اعمال پر اللہ رب العزت خوشگوار زندگی عطا فرماتے ہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(النحل:۹۷)

ترجمہ: جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے، اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔

نیز اعمال پر زندگی گزارنے والوں کو اللہ رب العزت بہترین بدلہ اور خوشگوار زندگی عطا فرماتا ہے۔

## اے ایمان والو اللہ کو کثرت سے یاد کرو

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾(الأحزاب: ۴۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو۔

اس آیت میں ایمان والو کو کثرتِ ذکر کا حکم ہے، اس میں ذکر کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت پر زندگی گزارنا اور اللہ رب العزت کو ہمہ وقت یاد رکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عبادت کثرت سے کیا کرتے تھے، باوجود یہ کہ آپ معصوم تھے۔ جب آپ کو کثرتِ عبادت کا حکم ہے تو امت کے لیے یہ حکم بطریق اولیٰ ہے۔

## اپنے آپ کو عبادت میں تھکاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾(الإنشراح: ۷،۸)

ترجمہ: لہذا جب تم فارغ ہوجاؤ تو (عبادت میں) اپنے آپ کو تھکاؤ اور اپنے پروردگار ہی سے دل لگاؤ۔

# احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ذوقِ عبادت کی اہمیت ومقام

## عبادت کا ایسا ذوق کہ پاؤں مبارک پر ورم آ گیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر کھڑے ہوتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم آجاتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا. ❶

ترجمہ: کیا مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بنوں۔

❶ صحيح البخاري: كتاب تفسير القرآن، باب: لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، رقم الحديث: ۴۸۳۷

## اتنا طویل قیام کہ صحابی رسول نے بیٹھنے کا ارادہ کیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، لیکن آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے براخیال کرلیا۔ ہم نے پوچھا:

وَمَا هَمَمْتَ؟

ترجمہ: آپ نے کس کام کا ارادہ کرلیا تھا؟

انھوں نے فرمایا:

هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

ترجمہ: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھنے کا ارادہ کرلیا تھا۔

یعنی آپ کا قیام اتنا طویل تھا کہ میں نے چاہا کہ میں بیٹھ جاؤں۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عبادت کا کس قدر ذوق وشوق تھا۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل قرأت اور عبادت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور میں نے (دل میں سوچا کہ شاید آپ) سو آیتوں پر رکوع کردیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کردیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کردی، اسے ختم کر کے سورہ آلِ عمران شروع کردی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح کرنے لگتے۔اور جب ایسی آیت کے پاس سے

❶ صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب طول القيام في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۱۳۵

گزرتے جس میں (اللہ سے) مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے مانگتے۔اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے، جس میں پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا طویل تھا، پھر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' فرما کر کھڑے ہو گئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنے لگے، اور آپ کا سجدہ بھی قیام جیسا طویل تھا۔ ❶

اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ آپ کو عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ نہایت ٹھہر ٹھہر کر ایک شب میں آپ نے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء تلاوت کیں اور رکوع اور قومہ بھی اتنا طویل تھا جتنا قیام تھا، آپ معصوم ہو کر اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے، تو ہم جیسے گناہ گاروں کو تو بطریقِ اولی کثرت سے عبادت کرنی چاہیے، اور اپنی راتوں کو شب بیداری، قیام اور تلاوت میں گزارنا چاہیے۔ جب عبادت کا ذوق ہو تو تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا، بسا اوقات ساری ساری رات عبادت میں گزر جاتی ہے اور محسوس ہی نہیں ہوتا۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرتِ عبادت اور خشیت الٰہی

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی، آپ نے فرمایا کہ اے عبید! تم ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے، عبید نے کہا: کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے، عبید نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بیان فرمایئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں ہی عجیب تھیں، ایک رات میرے پاس تشریف

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، رقم الحدیث: ۷۷۲

لائے، یہاں تک کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے مس ہو گیا، پھر فرمایا: مجھے چھوڑ و میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں گا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اس قدر روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تر ہو گئی، اس کے بعد سجدے میں روئے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی، پھر کروٹ لے کر لیٹ گئے، یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اطلاع دینے حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں روتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! میں کیوں نہ روؤں؟ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (آل عمران: ۱۹۰)

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

پھر فرمایا: اس شخص کے لیے تباہی ہو جو یہ آیت پڑھے اور اس میں فکر نہ کرے۔ ❶

## حضراتِ صحابہ کرام کا ذوقِ عبادت

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي إِلَى الْفَجْرِ. ❷

❶ صحیح ابن حبان: کتاب الرقاق، باب التوبة، ج۲ ص ۳۸۶،۳۸۷، رقم الحدیث: ۶۲۰/إسناد صحیح علی شرط مسلم

❷ البدایة والنهایة: ثم دخلت سنة ثلاث وعشرین، ج۷ ص ۱۵۲

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر جاتے صبح تک مسلسل نماز پڑھتے تھے۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

عثمان بن عبدالرحمان تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مقام پر ہم نے رات گزارنے کی نیت کی، میں نمازِ عشاء پڑھ کر اس مقام کی طرف گیا، وہاں کھڑا ہو گیا، میں کھڑا ہی تھا کہ ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا (مطلب یہ تھا کہ میں انہیں جگہ دوں) میں نے دیکھا کہ وہ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (نفلوں میں) سورہ فاتحہ سے آغاز کیا، پڑھتے رہے پرھتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک ختم کر کے نماز پوری کی اور پھر جوتے اٹھائے اور چل دیئے، (یعنی ایک شب میں اور ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا۔) ❶

حضرت محمد بن مسکین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، تو ان کی بیوی نے ان سے کہا: تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو؟ (تمہیں معلوم نہیں کہ یہ وہ ہیں جو شب بیدار ہیں اور ایک رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرنے والے ہیں)

فَإِنَّهُ كَانَ يُحِيِى اللَّيْلَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ. ❷

ترجمہ: یہ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت میں سارا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

## حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذوقِ عبادت

آپ بڑے عبادت گزار وشب بیدار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادت الٰہی میں صرف ہوتا، حضرت نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رات بھر

❶ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عثمان بن عفان، ج ١ ص ٥٦

❷ المعجم الكبير: العشرة، عثمان بن عفّان رضى اللّٰه عنه، ج ١ ص ٨٧، رقم الحديث: ١٣٠

نماز پڑھتے تھے، صبح کے وقت مجھ سے پوچھتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوگئی؟ اگر ہاں کہتا تو پھر طلوعِ سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔ ❶

تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا، ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیتے، حج کا کسی سال ناغہ نہیں ہوا حتی کہ فتنہ کے زمانہ میں بھی جب کہ مکہ بالکل غیر مامون حالت میں تھا انھوں نے حج نہ چھوڑا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حجاج کی جنگ کے زمانہ میں جب انھوں نے حج کا قصد کیا تو لوگوں نے روکا کہ یہ حج کا موقع نہیں، فرمایا کہ اگر کسی نے روک دیا تو اسی طرح رُک جاؤں گا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے روکا تھا صلح حدیبیہ کے وقت، اور اگر نہ روکا تو سعی وطواف پورا کروں گا، چنانچہ صرف اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر عمرہ کی نیت کی تھی، انھوں نے اس موقع پر عمرہ کی نیت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واقعہ سے مشابہت ہو جائے۔ ❷

وہ یوں بھی تمام مسائل کے بڑے واقف کار تھے اور بکثرت حج کیے تھے، اس لیے صحابہ کرام کی جماعت میں مناسکِ حج کے سب سے بڑے عالم مانے جاتے تھے۔ معمولی سے معمولی عبادت بھی نہ چھوٹتی تھی، چنانچہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے:

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً، فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❸

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالی نے انہیں قوت دی ہے، چنانچہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے تھے۔

❶ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عبدالله بن عمر بن الخطاب ج ۱ ص ۳۰۳

❷ صحيح البخاري: كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، رقم الحديث: ۴۱۸۳

❸ سنن أبي داود: كتاب الطهارة، باب السواك، رقم الحديث: ۴۸

مسجد جاتے وقت نہایت آہستہ آہستہ چلتے کہ جتنے قدم زیادہ پڑیں گے اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا۔

## حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے، ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورۂ جاثیہ پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ سَوَاءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا یَحْكُمُوْنَ﴾ (الجاثیة: ۲۱)

ترجمہ: یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عملِ صالح اختیار کیا، ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ ❶

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔

## حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا دن میں بارہ ہزار مرتبہ تسبیحات پڑھنا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَىْ عَشَرَ أَلْفَ تَسْبِيحَةٍ،يَقُوْلُ: أُسَبِّحُ بِقَدَرِ دِيَتِي. ❷

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ دن میں بارہ ہزار تسبیحات پڑھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ میں اپنی دیت کے بقدر تسبیح پڑھتا ہوں۔

---

❶ تاریخ مدينة دمشق، ترجمة: تميم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷٦

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف الباء، ترجمة: أبو هريرة الدوسي، ج٦٧ ص ۳۸۳، رقم الترجمة: ۸۸۹۵

## حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا صبح تک نوافل پڑھنا

اسد بن وداعہ رحمہ اللہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْفِرَاشَ يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَأْتِيهِ النَّوْمُ فَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ النَّارَ أَذْهَبَتْ مِنِّي النَّوْمَ، فَيَقُومُ فَيُصَلِّي حَتّٰى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: جب یہ بستر پر تشریف لیجاتے تو اپنے بستر پر کروٹیں بدلنی شروع فرماتے، نیند بالکل نہ آتی، اسکے بعد آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ! جہنم کے خوف نے میری نیند کو اڑا دیا، پس کھڑے ہوتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

## عبادت کی توفیق قرب الٰہی سے ہوتی ہے

ایک بزرگ ایک بادشاہ کے بالاخانہ کے نیچے سے جا رہے تھے۔ بادشاہ نے آواز دی کہ ذرا تشریف لائیے مجھے ایک سوال کرنا ہے، فرمایا: کیوں کر آؤں تم اوپر میں نیچے۔ بادشاہ نے فوراً ایک کمند لٹکادی اسے پکڑ لیجئے۔ پھر بادشاہ نے کھینچ لیا فوراً اوپر پہنچ گئے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم خدا تک کیسے پہونچے؟ بزرگ نے بے ساختہ جواب دیا کہ جس طرح تم تک پہنچ گیا، اگر میں ملنا چاہتا اور تم نہ ملنا چاہتے تو قیامت تک بھی میں آپ تک نہ پہنچ سکتا، تم نے خود ملنا چاہا تو خود ہی کھینچ لیا۔ اسی طرح اللہ تک پہنچنا دشوار تھا کیونکہ طویل راستہ کا قطع کرنا بندہ سے کہاں ممکن ہے، اگر وہ نہ ملنا چاہے تو قیامت تک وصول نہ ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے خود ہی ملنا چاہا اور کھینچ لیا جیسا تم نے اوپر سے کھینچ لیا۔ ❷

---

❶ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: شداد بن أوس، ج ۱ ص ۲۶۴

❷ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۹۲

# اسلافِ امت کے ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

## امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن ورات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ نے بتایا:

كَانَ أَبِي يُصَلِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَمِائَةِ رَكْعَةٍ، فَلَمَّا مَرِضَ مِنْ تِلْكَ الْأَسْوَاطِ أَضْعَفَتْهُ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةً وَخَمْسِينَ رَكْعَةً، وَكَانَ قُرْبَ الثَّمَانِينَ. ❶

ترجمہ: میرے والد گرامی دن اور رات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے۔ جب وہ کوڑے لگنے کی وجہ سے ضعیف ہو گئے تو روزانہ رات ودن میں ایک سو پچاس رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت (۸۰) سال کے قریب تھی۔

## امام ابو یوسف رحمہ اللہ یومیہ دوسو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أبو يوسف يصلى بعد ما ولى القضاء فى كل يوم مائتى ركعة. ❷

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ قاضی بننے کے بعد بھی دن میں دوسو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

## حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ساری نوافل پڑھنا

حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے مؤذن معمر کے حوالے سے منقول ہے:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا شروع کیے اور میں نے انھیں ﴿تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتے ہوئے سنا اور جب

❶ حلية الأولياء ترجمة: الإمام أحمدبن حنبل، ج۹ ص ۱۸۱

❷ تذكرة الحفاظ: الطبقة السادسة، ترجمة: القاضى أبويوسف، ج ۱ ص ۲۱۴

آپ اس آیت پر پہنچے ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ تو اسے بار بار دہرانے لگے، یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لیے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔ ❶

## امام ابوقلابہ رحمہ اللہ روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام ابوقلابہ رحمہ اللہ جن کا نام عبدالملک بن محمد رقاشی ہے، ان کی والدہ نے حالتِ حمل میں ایک خواب دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک ہد ہد پرندہ پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے کسی معبر سے خواب کی تعبیر پوچھی، تو اس نے خواب کی یہ تعبیر بتلائی کہ اگر تم اپنے خواب میں سچی ہو تو تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو بکثرت نمازیں پڑھے گا۔ پھر ان کے ہاں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے، جب سے انھوں نے ہوش سنبھالا روزانہ چار سو رکعتیں نوافل پڑھتے تھے، امام ابوقلابہ رحمہ اللہ ساٹھ ہزار احادیث کے حافظ تھے، ان کی وفات (سن ۲۷۶ھ) میں ہوئی۔ ❷

## حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ساری رات عبادت کرنا

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ساری رات نہیں سوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں:

❶ حلية الأولياء: ترجمة: سليمان بن طرخان، ج۳ ص ۲۹

❷ حياة الحيوان: الهدهد، ج ۲ ص ۵۱۸

كان أويس القرني لاينام ليله ويقول: مابال الملائكة لا تفتر ونحن نفتر. ❶

## امام مسروق رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

ابو اسحاق رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضرت امام مسروق رحمہ اللہ نے حج فرمایا تو ہر رات سجدہ میں گزاری۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسروق رحمہ اللہ اس حد تک نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ جب حج کے لئے گئے تو بالکل نہیں سوئے سجدے میں آنکھ لگ گئی ہو تو اور بات ہے۔ ❷

## حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال سے اپنی کمر زمین پر نہیں لگائی

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔ ❸

## عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرو

امام ثور بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (کتب سابقہ میں) پڑھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا:

كَلِّمُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَكَلِّمُوا النَّاسَ قَلِيلا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے خوب بات چیت کرو اور لوگوں سے کم۔

لوگوں نے عرض کیا کہ اے روح اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح بات چیت کریں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

❶ ربيع الأبرار ونصوص الأخبار: الباب السادس والعشرون، ج۲ ص ۲۶۹

❷ العبر في خبر من غبر للذهبي: سنة ثلاث وستين، ج ا ص ۵۰

❸ مختصر تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: صفوان بن سُليم، ج ۱۱ ص ۹۶

وَاخْلُوا بِمُنَاجَاتِهِ وَاخْلُوا بِدُعَائِهِ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے مناجات اور دعا کرنے کے لیے خلوت اختیار کرو۔

## عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

معلیٰ بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كان عامر بن عبد اللّٰه قد فرض على نفسه فى كل يوم ألف ركعة وكان إذا صلى العصر جلس وقد انتفخت ساقاه من طول القيام فيقول: يا نفس! بهذا أمرت ولهذا خلقت، يوشك أن يذهب العناء.**

ترجمہ: عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے نفس پر دن میں ہزار رکعت پڑھنے کو فرض کیا تھا، اور جب عصر کی نماز پڑھتے تو بیٹھ جاتے اور پنڈلیاں طول قیام کی وجہ سے پھول جاتیں، پس اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے: اے نفس! اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور اسی کے لیے مجھے پیدا کیا گیا ہے، قریب ہے کہ یہ مشقت ختم ہو جائیگی۔

پھر آہ وزاری کرتے رہتے، خوفِ خدا کے سبب اِن کی نیند ختم ہوگئی تھی، پھر مناجات کرتے اور فرماتے:

**اللّٰهم إن النار قد منعتنى من النوم فاغفر لى.** ❷

ترجمہ: اے اللہ! جہنم کی آگ نے مجھے نیند سے روکا ہے، لہٰذا میری مغفرت فرما۔

## طولِ قیام کے سبب پاؤں میں ورم آجاتا تھا

ابن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**أن عامر بن عبد قيس كان من أفضل العابدين. ففرض على نفسه كل**

❶ مختصر قيام الليل: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ص ٦٣

❷ صفوة الصفوة: ذكر المصطفى من أهل البصرة، الطبقة الأولى، ج ٢ ص ١٢٠

یوم ألف ركعة يقوم عند طلوع الشمس فلا يزال قائماً إلى العصر. ثم ينصرف وقد انتفخت ساقاه وقدماه فيقول: يا نفس إنما خلقت للعبادة يا أمارة بالسوء والله لأعملن بك عملاً، لا يأخذ الفراش منك نصيباً. ❶

ترجمہ: عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ بہترین عابدوں میں سے ہیں، انہوں نے اپنے اوپر ہردن میں ہزار رکعات لازم کی تھیں، پس طلوع شمس کے وقت کھڑے ہوتے تو مسلسل کھڑے رہتے کہ یہاں تک عصر ہوجاتی، اور اسکی پنڈلیاں اور قدم پھول چکے ہوتے، اور کہتے: اے نفس! تجھے عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، اے نفس امارہ! اللہ کی قسم! میں اسی طرح عمل کروں گا کہ بستر تجھے نصیب نہ ہوگا۔

یہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے اِن کے وقت میں برکت ڈالی تھی اور دل میں اپنی محبت ڈال کر عبادت کا جذبہ عطا کیا تھا۔

## میں چاہتا ہوں اپنی زندگی رکوع سجدہ کی حالت میں گزاروں

امام ابن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک وادی میں آئے جسکو ''وادی سباع'' کہا جاتا تھا، اسمیں ایک حبشی عابد تھا جسکو ''حممہ'' کہا جاتا تھا، یہ دونوں اس وادی کے ایک ایک کونے میں گئے اور نماز پڑھنا شروع کی، ایک دوسرے کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ چالیس دن ورات گزر گئے، جب نماز کا وقت آتا تو فرض نماز پڑھ کر دوبارہ نفل پڑھنا شروع کردیتے، چالیس دن ورات گزرنے کے بعد عامر حممہ عابد کے پاس آیا اور پوچھا: آپ کون ہے؟ اللہ آپ پر رحم کریں۔ حممہ نے کہا: مجھے چھوڑ دو، عامر نے انکو اللہ کی قسم دی پھر کہا: میں حممہ ہوں، عامر نے کہا: وہ حممہ جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ زمین میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے ہیں، پس مجھے

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل البصرة، ج۲ ص ۱۲۰

اپنی بہترین عادت کے بارے میں بتاؤ؟ حممہ نے کہا:

**إني لمقصر ولولا مواقيت الصلاة تقطع على القيام والسجود لأحببت أن أجعل عمري راكعاً.**

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، اور (خصلت یہ ہے کہ) اگر نماز کے اوقات مجھے کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے سے منقطع نہ کر دیتے تو میں اپنی زندگی کو رکوع کی حالت میں گزارنا پسند کروں گا۔

پھر حممہ نے عامر سے پوچھا: آپ کون ہے؟ اس نے کہا: میں عامر بن عبد قیس ہوں، حممہ نے کہا: وہی عامر جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار ہے، پس مجھے بھی اپنی بہترین عادت بتاو، عامر نے کہا:

**إنی لمقصر ولكن واحدة عظمت هيبة الله فی صدری حتى ما أهاب شيئاً غيره.**

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، (خصلت یہ ہے) ایک چیز ہے کہ اللہ کی ہیبت میرے دل میں ہے کہ میں کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

اسی دوران درندوں نے اسے گھیر لیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس کے پاس آیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس پر کود پڑا، تو اس نے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھے، اور عامر نے یہ آیت پڑھ رہا تھا "**ذٰلِکَ یَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَشْهُودٌ**"

جب حممہ نے یہ منظر دیکھا تو کہا: اے عامر! یہ کیا حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، عامر نے کہا:

**إنی لأستحيی من الله عز وجل أن أهاب شيئاً غيره.**

ترجمہ: مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسکے علاوہ کسی اور سے ڈروں؟

پھر حممہ عابد نے کہا:

**لولا أن اللّٰه تعالى ابتلانا بالبطن فإذا أكلنا لا بد لنا من الحدث ما رآني ربي إلا راكعاً أو ساجداً.** ❶

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بھوک کیساتھ مبتلا نہ کرتا اور حدث لاحق نہ ہوتا تو میرا رب مجھے صرف رکوع یا سجدے کی حالت میں دیکھتا۔

## عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت وریاضت

مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں عشاء کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی دعا کا خیال پیش آجاتا تو"**فيرفع يديه فما يزال كذلك حتى ينادى بالصبح فيرجع إلى المسجد فيصلى الصبح بوضوء العتمة**" ادھر ہی ہاتھ اٹھالیتے اور صبح کی اذان تک دعا فرماتے، پھر مسجد لوٹ کر عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ❷

## چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا

ابوبکر محمد بن عمور رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ "**ما اضطجع أبو بكر على فراشه منذ أربعين سنة بالليل**" چالیس سال سے ابوبکر نے رات میں اپنے بستر پر آرام نہیں کیا۔ ❸

## دن ورات میں ایک ہزار نوافل پڑھتا

یحی بن مسکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**مارأيت أحدا قط أكثر ركوعا وسجودا من مصعب بن ثابت كان**

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل البصرة، ج۲ ص ۱۲۰، الرقم: ۴۸۴

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ۱ ص ۳۷۳، الرقم: ۱۷۴

❸ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ۱ ص ۳۷۴، الرقم: ۱۷۵

**يصلى فى كل يوم وليلة آلف ركعة ويصوم الدهر.**

ترجمہ: میں نے مصعب بن ثابت رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو رکوع وسجدہ کرنے والا نہیں دیکھا، آپ دن ورات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتے اور ہمیشہ روزے رکھتے۔

زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ:

**كان مصعب بن ثابت من اعبد أهل زمانه صام خمسين سنة.** ❶

ترجمہ: مصعب بن ثابت رحمہ اللہ اپنے زمانے کے عبادت گزار بندوں میں سے تھے، انہوں پچاس سال روزے رکھے۔

## حضرت فضیل بن ریاض رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے لیے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی جاتی، آپ رات کے اول حصہ میں نماز پڑھتے، پھر جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس بوریے پر کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے، پھر غلبہ ہوتا تو لیٹ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک یہی عمل فرماتے۔ ❷

## دن میں ہزار رکعت نوافل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح

مسلمہ بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانئى يُصَلِّى كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ، وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ.** ❸

ترجمہ: عمیر بن ہانی رحمہ اللہ روزانہ ایک ہزار رکعات نوافل پڑھتے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھتے۔

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ١ ص ٣٩٥، الرقم: ١٨٨

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل مكة من التابعين ومن بعدهم، ج ١ ص ٤٢٨، الرقم: ٢١٨

❸ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من الليل، رقم الحديث: ٣٤١٥/ الثقات لإبن حبان: ج ٥ ص ٢٥٥، الرقم: ٤٧١٩/ تهذيب التهذيب: ج ٨ ص ١٥٠، رقم الحديث: ٢٦٧

## حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

كَانَ الْأَسْوَدُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ يَنَامُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سِتِّ لَيَالٍ.

ترجمہ: امام اسود رحمہ اللہ رمضان میں ہر دوراتوں میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے، اور مغرب اور عشاء کے درمیان سویا کرتے تھے، اور غیر رمضان میں ہر چھ راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ امام اسود رحمہ اللہ سے کہا تم اتنی عبادت کر کے اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا:

"الرَّاحَةَ أُرِيدُ لَهُ" ❶

ترجمہ: اس جسم کو (آگے) راحت دینا چاہتا ہوں۔

## حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

امام ابونعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَلَّى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْغَدَاةَ بِوَضُوءِ الْعَتَمَةِ خَمسِينَ سَنَةً. ❷

ترجمہ: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے پچاس سال عشاء کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

## امام زین العابدین رحمہ اللہ کی کثرتِ عبادت

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن علي بن الحسين كان يصلي في اليوم والليلة ألف ركعة إلى أن مات. قال: وكان يسمى زين العابدين لعبادته. ❸

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعي ج۲ ص ۱۰۲، ۱۰۴

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: سعيد بن المسيب، ج۲ ص ۱۶۳

❸ العبر في خبر من غبر: سنة اربع وتسعين، ج۱ ص ۸۳

ترجمہ:علی بن حسین رحمہ اللہ موت تک دن ورات میں ہزار رکعات نوافل پڑھتے تھے۔اسی وجہ سے اِن کا لقب ''زین العابدین'' پڑھ گیا تھا۔

## حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت وتلاوت

امام ابونعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

**كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً،فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ خَتَمَ فِي كُلِّ ثَلَاثِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً.** ❶

ترجمہ:حضرت قتادہ رحمہ اللہ ہر سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، جب رمضان آتا تو ہر تین راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے،اور جب آخری عشرہ آتا تو ہر رات ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

## مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم کرنا

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كُنْتُ أُصَلِّي أَنَا وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ جَمِيعًا،وَأَشَارَ مَخْلَدٌ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا،فَكَانَ إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، قَالَ :وَكَانُوا إِذْ ذَاكَ يؤَخِّرُونَ الْعِشَاءَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رُبُعُ اللَّيْلِ.** ❷

ترجمہ:میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔مخلد راوی نے اپنے سبابہ اور ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔پس جب رمضان آتا تو منصور بن زاذان مغرب اور عشاء کے درمیان ختم کیا کرتے تھے،اور یہ اسوقت کی بات ہے کہ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز ربع لیل تک موخر کرکے پڑھی جاتی تھی۔(یعنی

❶ حلية الأولياء:فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة:قتادة بن دعامة، ج۲ ص۳۳۸

❷ حلية الأولياء:فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة:منصوربن زاذان، ج۳ص۵۷

عشاء کی نماز رات کے ربع حصہ تک مؤخر کر کے پڑھی جاتی تھی، اللہ رب العزت نے اِن کے وقت میں برکت ڈالی تھی، اور یہ اِن کی کرامت ہے کہ مختصر وقت میں زیادہ تلاوت کیا کرتے تھے۔)

## روزانہ ایک قرآنِ کریم کی تلاوت

محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ بْنَ عَطَاءٍ عِدَّةَ سِنِينَ مُتَأَدِّبًا بِآدَابِهِ وَكَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ خَتْمَةٌ، وَفِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثُ خَتْمَاتٍ. ❶

ترجمہ: میں ابوالعباس بن عطاء کے ساتھ کئی سالوں تک رہا، ہر روز ایک ختم کیا کرتے تھے، اور رمضان کے ہر دن ورات میں تین ختم کیا کرتے تھے۔

## ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو

ابواسحاق فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَحْصُدُ الزَّرْعَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلِّي بِاللَّيْلِ، فَمَكَثَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَا يَنَامُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ. ❷

ترجمہ: ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کرتے اور رات کو نماز پڑھتے، تیس دن ہو گئے کہ نہ دن کو سوئے اور نہ رات کو سوئے۔

## ہر رات ختم قرآن اور دن بھر روزہ

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے، یحیٰ بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحبت وكيعا في السفر والحضر فكان يصوم الدهر ليلة ويختم

❶ حلية الأولياء: ترجمة: أحمدبن محمدعطاء، ج۱۰ ص ۳۰۲

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: إبراهيم بن أدهم، ج۷ ص ۳۷۸

القرآن کل لیلة.❶

ترجمہ: میں سفر اور حضر میں انکے ساتھ رہا، یہ دن بھر روزہ رکھتے اور ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

## حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ کا عبادت کا معمول

حضرت ہشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ قِيلَ لِمَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَى الْبَابِ مَا کَانَ عِنْدَهُ زِيَادَةٌ فِي الْعَمَلِ، قَالَ: وَذَلِکَ، أَنَّهُ کَانَ يَخْرُجُ وَيُصَلِّي الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُسَبِّحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يُصَلِّي إِلَى الزَّوَالِ، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُسَبِّحُ إِلَى الْمَغْرِبِ، ثُمَّ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى بَيْتِهِ فَيُكْتَبُ عَنْهُ فِي ذَلِکَ الْوَقْتِ.❷

ترجمہ: اگر منصور بن زاذان سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازے پر پہنچ چکا ہے تو اس کے ہاں عمل میں زیادتی نہیں ہوتی، یہ اس وجہ سے کہ انکا معمول تھا کہ وہ صبح نکلتے تو پہلے صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے پھر بیٹھے تسبیح کرتے حتی کہ طلوع شمس ہوجاتا، پھر زوال تک نماز پڑھتے، پھر ظہر کی نماز پڑھتے، پھر عصر کی نماز پڑھتے، پھر بیٹھے مغرب تک تسبیح کرتے، پھر مغرب کی نماز پڑھتے، پھر عشاء کی نماز پڑھتے، پھر گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

## روزانہ سو رکعات نوافل

عون بن ابوشداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تذکرة الحفاظ: ترجمة: وکیع بن الجراح، ج ۱ ص ۲۲۳

❷ المنتظم فی تاریخ الملوک والامم: ثم دخلت سنة إحدى وثلاثين ومئة، ترجمة: منصور بن زاذان، ج۷ ص ۲۹۱، الترجمة: ۲۱۷

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ كَانَ يُصَلِّي مِائَةَ رَكْعَةٍ،ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ :لِهَذَا خُلِقْنَا،وَبِهَذَا أُمِرْنَا. ❶

ترجمہ:عبداللہ بن غالب سورکعات پڑھتے تھے، پھرلوٹتے اورفرماتے :اسی لیے ہمیں پیدا کیا گیااوراسی کاہمیں حکم دیا گیا ہے۔

## دن ورات میں چھ سورکعات نوافل پڑھنا

مضارب بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ يَرْكَعُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ،وَيَقُولُ: لَوْلَا الضَّعْفُ وَالسِّنُّ لَمْ أَطْعَمْ بِالنَّهَارِ. ❷

ترجمہ:حسین بن فضل دن ورات میں چھ سورکعات پڑھتے تھےاور کہتے :اگرضعف اور بوڑھاپانہ ہوتاتو میں دن کوکھانانہ کھاتا (یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا)۔

## حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَسْجُدُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ. ❸

ترجمہ:علی بن عبداللہ بن عباس ہرروزایک ہزارسجدے کیا کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات پڑھتے تھے ،یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے کہ ایک ہزار رکعات روزانہ پڑھتے تھے ،اللہ رب العزت نے اِن حضرات کےاوقات میں برکت ڈالی تھی ،اور اِن کے دلوں کواپنی محبت سے منورکردیااوران کے لئے عبادت سہل کرکے اورانہیں اِس کی حلاوت نصیب کردی تھی۔)

❶تاریخ الإسلام:الطبقة التاسعة،ج٦ ص١١٨ ،الرقم : ٨١

❷تاریخ الإسلام :الطبقة التاسعة والعشرون ،ج ١٢ص١٦٣ ،الرقم: ٢٣٢

❸العبر فی خبر من غبر :سنة ثمان عشرة ومئة ،ج ١ص١١٣

## حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّي كُلَّ يومٍ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ. ❶

ترجمہ: مرہ ہر روز چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

یہ بھی منقول ہے کہ یہ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ مٹی اِن کی پیشانی کھا لیتی۔

جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ کتنی رکعات ابھی باقی ہے؟ (یعنی اب کتنی رکعات پڑھ سکتے ہو،) تو فرمایا: اَلشَّطْرُ خَمْسُوْنَ وَمِائَتَیْ رَكْعَةٍ" آدھی یعنی دوسو پچاس رکعات۔ ❷

اتنی عبادت کرتے کہ حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ مُصَلَّى مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ مِثْلَ مَبْرَكِ الْبَعِيرِ. ❸

ترجمہ: میں نے مرہ ہمدانی کے مصلے کو دیکھا ایسا تھا جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کی جگہ ہو۔

## ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری

عمرو بن عتبہ بن فرقد سُلمی رحمہ اللہ رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبرستان پر کھڑے ہو کر کہتے:

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ قَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْأَعْمَالُ، ثُمَّ يَبْكِي وَيَصُفُّ قَدَمَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ. ❹

ترجمہ: اے قبر والو! یقیناً تمھارے صحیفے لپیٹ دیے گئے اور اعمال اٹھا لیے گئے، پھر

❶ تاريخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج٦ ص ١٠٤، رقم الترجمة: ١٤٢

❷ الثقات للعجلی: باب الميم، ج ١ ص ٤٢٤، الرقم: ١٥٥٥

❸ تاريخ الاسلام: الطبقة التاسعة، ج٦ ص ١٠٤، رقم الترجمة: ١٤٢

❹ تاريخ الإسلام: الطبقة الثامنة، ج٥ ص ٢٩٣، رقم الترجمة: ٢٢٥

رونے لگ جاتے اور اپنے قدموں پر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے حتی کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی نماز میں حاضر ہوتے۔

## حضرت عراک بن مالک کی کثرتِ عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَكْثَرَ صَلَاةً مِنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَرْكَعُ فِي كُلِّ عَشْرٍ وَيَسْجُدُ.** ❶

ترجمہ: میں نے عراک بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں جانتا، وہ اس لیے کہ یہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔

## امام زین العابدین رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت ہشام بن عبدالملک نے خلافت سے پہلے حج کیا، طواف کے وقت کوشش کی کہ حجر اسود کا بوسہ لوں، مگر بوجہ کثرتِ ازدہام کے ممکن نہ ہوا، اسی حال میں حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ تشریف لائے، لوگ انہیں دیکھ کر طواف سے رک گئے، یہاں تک کہ انہوں نے طواف کیا، حجر اسود کا بوسہ لیا، لوگوں نے ہشام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا میں نہیں پہچانتا، فرزدق شاعر نے کہا جو کہ وہاں موجود تھے، میں انہیں پہچانتا ہوں اور اشعار میں ان کا نام بیان کیا اور ان کی مدح وصفت بیان کی۔ حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ ہر رات دن مین ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے تھے اور نماز تہجد کبھی حالتِ قیام یا سفر میں نہ چھوڑی اور جب وضو کرتے ان کا رنگ زرد ہو جاتا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا، اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی، کسی نے دریافت کیا: آپ کی یہ حالت کیوں

---

❶ تاریخ مدینة دمشق: حرف العین، ترجمة: عراک بن مالک، ج ۴۰ ص ۱۷۱، رقم الترجمة: ۴۶۷۶

ہوجاتی ہے؟ فرمایا: تم جانتے نہیں ہو کہ میں کس ذات کے روبرو کھڑا ہورہا ہوں، جب تیز ہوا چلتی آپ پر غشی طاری ہوجاتی، کہیں اللہ کا عذاب نہ آرہا ہو۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مکان میں نماز پڑھ رہے تھے اور حالت سجدے میں تھے کہ وہاں آگ لگی، لوگوں نے پکارا اے آلِ رسول! آپ کے مکان میں آگ گئی، آپ نے سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا یہاں تک کہ خود بخود آگ لگ بجھ گئی، نماز کے بعد لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے مجھے غافل رکھا۔ ❶

## روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھنا

اسماعیل بن نجید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْجُنَيْدُ يَجِيءُ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى السُّوقِ فَيَفْتَحُ بَابَ حَانُوتِهِ،فَيَدْخُلُهُ وَيُسْبِلُ السِّتْرَ،وَيُصَلِّي أَرْبَعَمِائَةِ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ. ❷

ترجمہ: جنید رحمہ اللہ ہر روز بازار جاتے اور دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر جاتے اور دروازے پر پردہ لٹکاتے اور چار سو رکعات پڑھتے پھر گھر لوٹ جاتے تھے۔

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کثرتِ سے عبادت وریاضت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ پچیس سال تک دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا کہ نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمد ورفت رہتی تھی، اور میں انہیں راہِ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا، چالیس سال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضوء سے ادا کی، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد

❶ روض الرياحين :الحكاية الحادية والسبعون ،ص: ١٠٩

❷ تاريخ بغداد:باب الجيم ،ترجمة:الجنيد بن محمد، ج٧ص ٢٥٣ ، رقم الترجمة: ٣٧٣٩

قرآن مجید پڑھتا اور صبح تک قرآنِ کریم مکمل ہو جاتا۔ ❶

## حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شیر کی اطاعت

حضرت سیدنا حماد بن جعفر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: ایک مرتبہ ہمارا لشکر جہاد کے لئے کابل کی طرف گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ رات کے وقت لشکر نے ایک جگہ قیام کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج میں حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کو خوب غور سے دیکھوں گا کہ آپ کس طرح عبادت کرتے ہیں، کیونکہ لوگوں میں آپ کی عبادت کا خوب چرچا ہے، لہٰذا میں ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے اور لوگوں کے سونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لینے لگے تو آپ رحمہ اللہ ایک دم اٹھے اور قریبی جنگل کی طرف چل دیئے۔ میں بھی چپکے چپکے آپ کے پیچھے چل دیا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یکا یک ایک خونخوار شیر نمودار ہوا اور آپ کی طرف بڑھنے لگا۔ میں بہت خوفزدہ ہوا اور درخت پر چڑھ گیا، لیکن آپ کی شجاعت پر قربان جاؤں نہ تو آپ شیر سے ڈرے نہ ہی اس کی طرف توجہ دی، بلکہ نماز ہی میں مگن رہے۔ جب آپ رحمہ اللہ سجدے میں گئے تو میں نے گمان کیا کہ اب شیر آپ پر حملہ کرے گا اور آپ کو چیر پھاڑ دے گا لیکن شیر زمین پر بیٹھ گیا۔ آپ نے اطمینان سے نماز مکمل کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

**أيها السبع، اطلب الرزق من مكان آخر، فولى وإن له لزئيرا تصدع منه الجبال، فما زال كذلك .فلما كان الصبح جلس فحمد الله عز**

---

❶ اخبار الاخیار: ص ۳۶، ط: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

وجل بمحامد لم أسمع بمثلها إلى ما شاء الله، ثم قال: اللّهمّ إنى أسألک أن تجيرنى من النار، أو مثلي يجترء أن يسألک الجنة. ❶

ترجمہ: اے جنگلی درندے جا کسی دوسری جگہ اپنا رزق تلاش کر۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ شیر الٹے قدموں چل پڑا۔ وہ ایسی خوفناک آواز سے دھاڑ رہا تھا کہ لگتا تھا کہ پہاڑ بھی اس کی دھاڑ سے پھٹ جائیں گے، آپ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ طلوع فجر سے کچھ دیر قبل آپ بیٹھ گئے اور ایسے پاکیزہ الفاظ میں اللہ رب العزت کی حمد کی کہ میں نے کبھی حمد کے ایسے کلمات نہ سنے تھے، مگر جس کو اللہ تعالی چاہے توفیق عطا فرمائے۔ وہ جس پر چاہے اپنا خاص کرم کرے۔ پھر آپ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور یوں دعا کرنے لگے: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے بچا، میں اس قابل کہاں کہ تجھ سے جنت طلب کروں۔ پھر آپ واپس لشکر کی طرف لوٹ آئے اور آپ نے اس حال میں صبح کی کہ آپ بالکل تروتازہ تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ گویا آپ نے ساری رات بستر پر گزاری اور مجھ پر جو تھکاوٹ اور سستی طاری تھی اسے اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر لشکر نے دشمن کی طرف پیش قدمی کی اور جب دشمن کی سرحد کے قریب پہنچے تو امیر لشکر نے اعلان کیا کہ کوئی سوار اپنی سواری پر بھاری سامان نہ چھوڑے، تمام مجاہدین نے اپنی اپنی سواریاں ہلکی کرلیں۔

## حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَارَأَيْتُ أَعْبَدَ مِنَ السَّرِيِّ اَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ سَنَةً مَارُؤِىَ

❶ المنتظم فی تاريخ الأمم الملوک: سنةفی وسبعين، ترجمة: /صلة بن أشيم، ج٦ ص ١٧٠ /البداية والهاية: ج٩ ص ٢٢

مُضْطَجِعًا إِلَّا فِيْ عِلَّةِ الْمَوْتِ. ❶

ترجمہ: میں نے سری سقطی رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، وہ اٹھانوے برس کے ہو گئے تھے مگر انہیں مرض وفات کے علاوہ کبھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

## ایک راہب کا ذوقِ عبادت

حارث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک راہب کے پاس سے گزرے اور دیکھا کہ اس نے عبادت میں شدید محنت سے خود کو بے حال بنالیا ہے، لوگوں نے اس مجاہدے کے بارے میں پوچھا: اس نے کہا:

وَمَا هَذَا عِنْدَ مَا يُرَادُ بِالْخَلْقِ مِنْ مُلَاقَاةِ الْأَهْوَالِ وَهُمْ غَافِلُوْنَ قَدِ اعْتَكَفُوْا عَلَى حُظُوْظِ أَنْفُسِهِمْ وَنَسُوْا حَظَّهُمُ الْأَكْبَرُ مِنْ رَبِّهِمْ. ❷

ترجمہ: جن خطرات اور مصائب سے مخلوق کو گزرنا ہے ان کے سامنے اس مشقت کی کیا حقیقت ہے؟ لیکن لوگ غفلت میں مبتلا ہیں اور نفسانی لذات میں غرق ہیں اور اپنے رب کے پاس سے جو حظ انہیں ملنے والا ہے اُسے بھول گئے ہیں۔ تمام لوگ اس کا یہ جواب سن کر رونے لگے۔

## امام ابومحمد جریری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

ابومحمد مغازلی رحمہ اللہ سے کہتے ہیں کہ ابومحمد جریری رحمہ اللہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے، اس دوران نہ وہ سوئے، نہ انہوں نے کوئی کلام کیا، نہ کسی ستون سے ٹیک لگایا، نہ کسی دیوار کا سہارا لیا اور نہ پاؤں پھیلائے، ابوبکر الکتانی رحمہ اللہ ان سے ملے، تو

❶ الرسالة القشيرية: ج ١ ص ٤٥/إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج٤ ص ٤٠٩

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج٤ ص ٤٠٩

پوچھا کہ آپ نے اس قدر سخت اعتکاف کیسے کرلیا، فرمایا: ''عِلْمُ صِدْقِ بَاطِنِی فَأَعَانَنِیْ عَلَی ظَاهِرِیْ'' اس علم کی وجہ سے جس نے میرے باطن کو سچا بنا رکھا ہے، میرے ظاہر پر اس کا پرتو ہے۔ کتانی رحمہ اللہ نے یہ سن کر سر جھکایا اور سوچتے ہوئے چل دیے۔ ❶

## امام ہناد رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت ہناد رحمہ اللہ بڑے محدث ہیں، ان کے شاگرد امام احمد بن سلمہ نیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر زوال تک نفلیں پڑھتے رہے۔ دوپہر کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے، پھر عصر کی نماز پڑھائی اور مغرب تک قرآن تلاوت فرماتے رہے۔ مغرب کے بعد واپس چلے آئے۔ میں نے ان کے ایک پڑوسی کو تعجب سے کہا: یہ شخص اس قدر عبادت کرتا ہے۔ اس نے کہا:

**هَذِهِ عِبَادَتُهُ بِالنَّهَارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ عِبَادَتَهُ بِاللَّيْلِ.** ❷

ترجمہ: ستر برس سے یہ اِن کی دن کے عبادت کا معمول ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو تو اور بھی تعجب کرنے لگو۔

## چالیس سال تک ساری رات قیام میں گزار دی

امام ابوسعید الثقفی واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**مكث المستسلم بن سعيد أربعين سنة لا يضع جنبه إلى الأرض.**

ترجمہ: مستسلم بن سعید نے چالیس سال تک اپنے پہلو کو زمین پر نہیں لگایا، (یعنی

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج۴ ص ۴۰۹

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: هناء بن السری، ج ۱۱ ص ۴۶۶

چالیس سال تک مسلسل ساری رات عبادت کرتے رہتے۔)

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**بت عند المستسلم بن سعید، وکان لا یکاد ینام، إنما هو قائم وقاعد، وذکر أنه لم یضع جنبه منذ أربعین عاماً، فظننت أنه یعنی باللیل، فقیل: ولا بالنهار.** ❶

ترجمہ: میں نے مستسلم بن سعید کے پاس رات گزاری، اور وہ سوتے نہیں تھے، وہ کھڑے اور بیٹھے رہتے تھے، اور یہ بات ذکر کی گئی کہ چالیس سال تک اپنے پہلو کو زمین پر نہیں لگایا، میں نے سمجھا کہ رات کو نہیں سوئے، لیکن کہا گیا کہ دن کو بھی یہی حالت تھی۔

## امام ابواسحاق السبیعی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابواسحاق رحمہ اللہ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا، آپ کہہ رہے تھے:

**ذهبت الصلاة منی وضعفت ورق عظمی، إنی الیوم أقوم فی الصلاة فماأقرأ إلا البقرة وآل عمران.**

ترجمہ: مجھ سے نماز چلی گئی اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں، آج جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قرأت کرتا ہوں۔

امام علاء بن سام العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**ضعف أبو إسحاق عن القیام فکان لا یقدر أن یقوم إلی الصلاة حتی**

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفین من أهل واسط، ترجمة: المستسلم بن سعید، ج۲ ص۹، الرقم: ۳۷۵

**يقام، فإذا أقاموه فاستتم قائماً قرأ ألف آية وهو قائم.**

ترجمہ: امام ابواسحاق رحمہ اللہ کھڑے ہونے سے بہت کمزور ہوگئے اور اپنے سہارے نماز میں کھڑے ہونے کی اقت نہیں رکھتے تھے، جب انہیں کوئی کھڑا کرلیتا تو سیدھے کھڑے ہوجاتے، اور کھڑے ہوکر ایک ہزار آیتیں پڑھتے۔

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كان أبو إسحاق يقوم ليل الصيف كله، وأما الشتاء فأوله وآخره، وبين ذلک هجعة.❶**

ترجمہ: امام ابواسحاق رحمہ اللہ گرمیوں میں ساری رات نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں رات کے ابتدائی اور آخری حصے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کے درمیان تھوڑی دیر آرام کرتے تھے۔

## پوری رات رکوع اور سجدے میں گزاردی

امام اصبغ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كَانَ أُوَيْسٌ إِذَا أَمْسَى يَقُوْلُ: هَذِهِ لَيْلَةُ الرُّكُوْعِ، فَيَرْكَعُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَا أَمْسَى يَقُوْلُ: هَذِهِ لَيْلَةُ السُّجُوْدِ، فَيَسْجُدُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَاأَمْسَى تَصَدَّق بِمَا فِي بَيْتِهِ مِنَ الفَضْلِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، ثُمَّ قَال: اَللّٰهُمَّ مَنْ مَاتَ جُوْعاً فَلاَ تُؤَاخِذْنِي بِهِ، وَمَنْ مَاتَ عُرْياً فَلاَ تُؤَاخِذْنِي بِهِ.❷**

ترجمہ: جب شام ہوتی تو حضرت اویس رحمہ اللہ فرماتے کہ یہ آج کی رات رکوع کی رات ہے، پس رکوع کرتے کرتے صبح ہوجاتی، اور جب دوسری شام ہوتی تو فرماتے

❶صفة الصفوة: ومن الطبقة الثالثة، ترجمة: أبواسحاق عمروبن عبداللّٰه السبيعى، ج ۲ ص ۶۰، الرقم: ۴۲۰

❷تاريخ مدينةدمشق: ترجمة: أويس بن عامربن مالک القرنى، ج ۹ ص ۴۴۴، رقم الترجمة: ۸۹۰

کہ یہ سجدے کی رات ہے، پس سجدہ کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، جب تیسری شام ہوتی تو گھر میں جو کھانے پینے کا ہوتا تو صدقہ کر لیتے، پھر کہتے: اے اللہ! جو بھوک کی حالت میں مرے مجھے اس کی وجہ سے مت پکڑنا، اور بغیر لباس مرے اسکی وجہ سے مجھے مت پکڑنا۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ کبھی ساری رات رکوع میں گزر جاتی، کبھی ساری رات سجدے میں گزر جاتی، کبھی ساری رات قیام میں گزر جاتی۔ سخاوت بھی کتنی کہ جو کچھ موجود ہوتا سب خرچ کر لیتے ،فکر آخرت اور جذبہ ایثار و ہمدردی بھی کتنی کہ اے اللہ! جو کوئی بھوکا برہنہ مر جائے تو مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

## چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

**فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائمًا حتى يصلى الغداة بذلك الوضوء نيفاوأربعين سنة.** ❶

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

## خلیفہ ہارون رشید کے بیٹے کی عبادت وریاضت اوران کی کرامت

خلیفہ ہارون رشید کے ایک بیٹا تھا، جس کی عمر سولہ برس تھی وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا۔ اور اس کی یہ حالت تھی کہ قبرستان میں نکل جاتا اور وہاں جا کر مردوں سے خطاب کر کے کہتا: تم ہم سے پہلے موجود تھے اور دنیا کے مالک تھے

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: يزيد بن هارون بن زاذي، ج ۱۴ ص ۳۴۳ رقم الترجمة: ۷۶۲۶۱

اور اب تم قبروں میں ہو، اے کاش! مجھے خبر مل جائے تم کیا بولتے ہو اور لوگ تم سے کیا کیا کہا کرتے تھے؟ غرض کہ اس قسم کے کلمات حسرت آمیز کہتا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتا۔

ایک دن کا قصہ ہے کہ یہ لڑکا اپنے باب ہارون رشید کے پاس آیا اور اس وقت اُمراء، وزرا اور ارکانِ دولت سب اپنے اپنے حال میں بیٹھے تھے اور آیا بھی اس حالت سے کہ ایک کمبل اوڑھے اور ایک چادر کا تہبند کئے ہوئے، جب اس ہیئت کو اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت نے ملاحظہ کیا، تو آپس میں بعض آدمی کہنے لگے کہ امیر المؤمنین اور خلیفہ المسلمین کو بادشاہوں میں ایسی ہی اولاد نے بدنام کیا ہے، اگر امیر المؤمنین اسکو تہدید اور تنبیہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ اپنی اس حالت کو چھوڑ دے۔
شدہ شدہ یہ بات خلیفہ ہارون رشید کے کانوں تک پہنچی، اس کو بھی یہ مشورہ پسند آیا اور بیٹھے سے کہا کہ بیٹا! تمہارے اس چال چلن نے مجھے رسوا کردیا، اس نے یہ سن کر ہارون رشید کی طرف دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔
اتفاقاً ایک پرندہ قلعہ کے برج پر بیٹھا تھا، لڑکے نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے پرندے تجھ کو تیرے پیدا کرنے والے کی قسم! تو میرے ہاتھ پر آبیٹھ! وہ پرندیہ سن کو فوراً لڑکے کے ہاتھ پر آبیٹھا، کچھ دیر کے بعد اس سے کہا اپنی جگہ چلا جا، وہ چلا گیا، پھر یہ کہا کہا تجھے تیرے خالق کی قسم! امیر المؤمنین کے ہاتھ پر نہ آنا، وہ نہ اترا، اللہ رب العزت نے اِن کے ہاتھ پر یہ کرامت ظاہر کی، پھر انھوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان! آپ ہی نے مجھے اپنی حب دنیا کی وجہ سے رسوا کردیا اور میں مصمم ارادہ کرلیا کہ میں آپ سے علیحدہ رہوں گا، اور یہ کہہ کر بے توشہ اور بے سامان چل کھڑا ہوا، صرف ایک قرآن شریف اور ایک انگوٹھی ہمراہ لی، چلتے چلتے بصرہ میں

آ کر ٹھرا اور مزدوروں کے ساتھ مٹی گارے کا کام اختیار کیا، اور ہفتہ بھر میں صرف ایک ہفتہ کے دن ایک درہم اور ایک دانگ کی مزدوری کر لیتا اور ایک ہفتہ اس کے لئے یہ کافی ہوتی۔

ابو عامر بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہوگئی تھی، میں اسے بنوانے کے ارادہ سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا، دیکھا کہ مزدوور کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے، میں نے ایسا حسین لڑکا پہلے نہ دیکھا تھا، اسکے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرر ہا ہے، میں نے اس سے کہا: لڑکے کچھ کام کرو گے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں، کام کیلئے تو پیدا ہی ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات بتاؤ کہ کس قسم کا کام لوگے؟ میں نے کہا: گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا۔ کہا بہتر ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لونگا اور نماز کے وقت نماز پڑھوں گا۔ میں نے کہا: منظور ہے، چلئے! میں لیکر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا، جب مغرب کا وقت آیا تو آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کا کام کیا ہے، میں اسے بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا۔ اس نے کہا اے بو عامر میں اس کا کیا کروں گا؟ اور لینے سے صاف انکار کر دیا، پھر میں نے ایک درہم اور ایک دانگ دیکر اسے رخصت کر دیا۔

دوسرے دن پھر میں اسکی تلاش میں بازار گیا، ہر طرف تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملا، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسی صورت وشان کا لڑکا جو مزدوری کرتا ہے، کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے۔ اب تم اس کو ہفتہ کے دن ہی دیکھو گے، میں نے سوچا کام کو موقوف رکھوں، جب وہ آئے، یہ کام اسی سے لیں گے، جب ہفتہ دن آیا، تو اس کی تلاش میں بازار آیا دیکھا اسی حالت میں موجود ہے،

میں اس سے سلام کیا اور کام کیلئے اس سے کہا، اس نے اسی طرح کی شرط لگائی، میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دور بیٹھ کر دیکھا کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اسکو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔

دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارا لیا اور اسے دیوار پر ڈالا، اِس کے بعد اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لگتیں گئیں، میں نے اپنی جی میں کہا کہ خدارسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے، جب اس نے شام کو واپسی کا قصد کیا، تو میں اسے تین درہم دینے لگا اس نے انکار کیا صرف ایک درہم اور ایک دانگ لیکر چلا گیا۔

تیسرے شنبہ کو پھر میں بازار آیا، تو اس جوان کو نہ دیکھا، لوگوں سے اس کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے۔ میں نے اس شخص کو کچھ دیا اور کہا کہ بھائی مجھے وہاں لے چل جس جگہ وہ بیمار نوجوان ہے۔ وہ مجھے ایک ویران میں لے گیا دیکھا کہ نہ وہاں در ہے، نہ دروازہ، نہ مسہری، نہ کوئی سامان راحت اسی لق ودق میدان میں بیکس و بے بس، وہ جوان بیہوش پڑا ہے، میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور مرنے کے قریب ہو رہا ہے۔ میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہنچانا۔ میں نے اس کا سر لیکر اپنی گود میں رکھ دیا لیکن اس نے مجھے اس سے منع کیا اور یہ شعر پڑھے:

يَا صَاحِبِىْ لَا تَغْتَرِرْ بِتَنَعُّمٍ        فَالْعُمْرُ يَنْفُدُ وَالنَّعِيْمُ يَزُوْلُ

وَإِذَا حَمَلْتَ إِلَى الْقُبُوْرِ جَنَازَةً        فَاعْلَمْ بِأَنَّكَ بَعْدَ هَا مَحْمُوْلُ

یعنی اے میرے دوست خوشی سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ عمر جارہی ہے اور عیش وعشرت بھی رخصت ہورہا ہے۔ اور جب تو قبرستان میں کوئی جنازہ لے جاوے تو یہ جان لے کہ مجھے بھی ایک دن اسی طرح لے جائیں گے۔

پھر کہا اے ابو عامر! جب میرا طائر روح جسم عنصری سے پرواز کر جائے، تو مجھ کو غسل دینا اور میرے ان ہی کپڑوں میں کفنا دینا، میں نے کہا کیوں نئے کپڑوں میں تجھے نہ کفناؤں؟ کہا مردہ کی بہ نسبت زندہ نئے کپڑوں کا محتاج ہوتا ہے، زندگی تو اسی حالت میں گزار دی، اب نئے نئے کپڑے کیا کریں گے۔ اور اے ابو عامر! اس کو یاد رکھو کہ اگر نئے کپڑے بھی ہوئے تو وہ بھی مٹی ہو جاویں گے، اگر کچھ رہے گا تو نیک عمل رہے گا۔ اور یہ میری زنبیل اور تہبند لو یہ گورکن کو دینا، یہ قرآن اور انگشتری امیر المؤمنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا، دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے، ایک مسافر مسکین لڑکے نے دی ہے۔

اور امیر المؤمنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو، بیدار رہو اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آجائے، یہی باتیں ہورہی تھیں کہ طائر روح جسدی سے پرواز کر گئی، اس وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے، میں نے اس کی سب وصیتوں کو پورا کیا۔ اور قرآن شریف اور انگشتری لیکر بغداد آیا اور خلیفہ ہارون رشید کے محل کے ارادہ سے نکلا اور ایک بلند مقام پر جو میں جا کر کھڑا ہوا دیکھا کہ عظیم الشان لشکر آرہا ہے، اس میں تخمیناً ایک ہزار سوار ہوں گے، پھر اس کے بعد پے در پے دس دستے آئے اور ہر دستے میں ہزار ہزار سوار تھے، دسویں میں خلیفہ ہارون رشید تھے، میں نے پکارا کہ آپ کو قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے، ذرا ٹھہرو، جب امیر المؤمنین نے مجھ کو

دیکھااور آواز سنی تو ٹھہر گئے۔ میں نے قریب جا کر وہ قرآن شریف اور انگشتری سپرد کی اور جو کچھ اس لڑکے نے پیغام کہا تھا سب پہنچا دیا، امیر المؤمنین نے یہ سن کر کچھ دیر سر جھکایا اور آنسو بہائے اور ایک دربان کو اشارہ کیا کہ اس شخص کو اپنے پاس رکھو، جب میں طلب کروں اس وقت میرے پاس لانا۔

ہارون رشید جب اپنی مہم سے لوٹ آئے حکم دیا کہ پردے چھوڑ دو، پردے ڈال دیئے گئے اور خلوت ہوگئی، اس وقت دربان سے کہا کہ اس شخص کو لاؤ اگر چہ وہ میرے غم کو تازہ ہی کریگا۔ دربان نے مجھ سے آکر کہا کہ اے ابو عامر امیر المؤمنین تمھیں بلا رہے ہیں، اورنہایت غمگین ومخزون ہیں، اگرتمہارا ارادہ زیادہ بات کہنے کا ہو تو زیادہ مت کرنا، میں نے کہا اچھا: یہ کہہ کر میں اندر گیا، تو امیر المؤمنین نے کہا: اے ابو عامر! قریب آبیٹھو! میں قریب ہوا بیٹھا اور پوچھا تم میرے لڑکے کو جانتے تھے اور وہ کیا کام کرتا تھا؟ میں نے کہا گارے اینٹ کے کام میں رہتا تھا، پھر پوچھا کیا تم نے بھی اس سے کام لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں لیا ہے؟ کہا کہ تم کو اس سے ایسا کام لیتے ہوئے شرم نہ آئی؟ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تم نے پاس نہ کیا، میں نے کہا امیر المؤمنین خدا کیلئے مجھے معافی دو، میں اس سے واقف نہ تھا۔ اسکی وفات کے وقت مجھے معلوم ہو کہ یہ آپ کا بیٹا اور عالی النسب ہے۔

پھر پوچھا کیا تم نے اسے اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خود اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے، کہا ذرا ہاتھ لاؤ اور میرا ہاتھ لیکر اپنے سینے پر رکھ لیا، اور خوب آنسوں بہائے۔ اور کہا تم نے کس طرح اس مسافر بے کس، بے بس، سرمایہ حیات کو غسل وکفن دیا، تمہارے دل نے کیسے اس پر مٹی دینا گوارا کیا، یہ کہہ کر پھر بہت سے دردناک اشعار پڑھے۔ اور بصرہ جانے کی تیاری کی۔

حاصل کلام یہ امیر المؤمنین مجھے لیکر بصرہ تشریف لے گئے اور اپنے لڑکے کی قبر پر آئے جب قبر کو دیکھا تو بیہوش ہو گئے ، جب ہوش میں آئے تو چند اشعار غم وحسرت آمیز پڑھے اور حاضرین اور سب کو رولا دیا۔

ابو عامر کہتے ہیں کہ اس رات جب میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سویا، دیکھتا کیا ہوں کہ ایک نور کا قبہ ہے اور اس پر ایک نور کا ابر ہے، ناگاہ ابر پھٹا اور اس میں سے وہ لڑکا کہتا ہوا نکلا کہ اے ابو عامر: حق تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے، تم نے خوب میری وصیتوں کو پورا کیا، میں نے پوچھا بیٹا (تم پر کیا گذری) اور تمہارا ٹھکانہ کہاں ہوا؟ کہا:

**إلى ربٍّ كريم راضٍ غير غضبان،أعطاني مالا عين رأت ولا أذن سمعت ولاخطر قلب بشر،وآلى على نفسه أن لايخرج عبدمن الدنيامثل خروجي إلاأكرمه مثل كرامتي،فاستقظت فرحاً.** ❶

ترجمہ: اپنے پروردگار رحیم وکریم کے پاس ہوں ،اور مجھ سے راضی ہے، کچھ ناراض نہیں ،اور مجھے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور حق تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جو بندہ دنیا کی نجاستوں سے ایسا نکل آئیگا جیسا کہ تو نکلا ہے، تو اسے ایسی ہی نعمتیں دونگا جیسی تجھے دی ہیں، اس کے بعد جو میری آنکھ کھلی تو دل میں اسکی باتوں اور بشارت سے ایک خوشی وسرور پایا۔

## عبادت کے دوران ایسی کیفیت کہ قیمتی گھوڑے کی چوری ہونے کی پرواہ نہیں

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے سامنے بندھا ہوا تھا، چور آیا اور آپ کے گھوڑے کو کھول کر اس پر سوار ہوا کہ چلا

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص۷۵۱تا۷۵۷/ روض الرياحين :الحكاية الثامنة عشر، ص: ۶۲تا۶۵

گیا،لیکن آپ نے نماز نہ توڑی اور گھوڑا بیس ہزار درہم کا تھا،لوگ آپ کے پاس آئے اور ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ کس قدر کوتاہی ہے کہ چور کو گھوڑا لے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور خاموش ہو،اس وقت نماز توڑ کے گھوڑا لے لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے ،نماز تو بعد میں بھی ہو جاتی ہے،آپ نے فرمایا:

**یاقوم کنت فیماھو أھمّ علیّ،أو قال:أحبّ إِلیَّ من الفرس و من مئة ألف فرس. ❶**

ترجمہ:اے لوگو! میں ایک نہایت ضروری کام میں مشغول تھا اور وہ ایسا کام تھا جو گھوڑے سے زیادہ پسندیدہ کام تھا بلکہ لاکھ گھوڑں سے بھی زیادہ محبوب تھا۔

عبادت میں کیسا ذوق وشوق ہے کہ فرمارہے ہیں مجھے عبادت ایک لاکھ گھوڑوں سے زیادہ محبوب ہے،بیس ہزار درہم کا گھوڑا ہے،لیکن اس کے لئے نماز نہیں توڑی ،اللہ رب العزت کے ساتھ کیسا تعلق تھا۔

## امام ابوحازم رحمہ اللہ کا چالیس سال سے عبادت کا طریقہ

خلیفہ وقت سلیمان بن عبدالملک رحمہ اللہ نے امام ابو حازم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو برا جانتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ تم نے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور تم آبادی سے ویرانہ کی جانب کوچ کرنا برا جانتے ہو۔سلیمان نے کہا: تم سچ کہتے ہو، پھر کہا: کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ کل میرا خدا کے یہاں کیا حال ہوگا؟ فرمایا: اپنا عمل کتاب اللہ پر پیش کر تجھے اپنا کل حال معلوم ہو جائے گا ،اس نے کہا کتاب اللہ میں کہاں ملے گا،فرمایا: اس آیت میں ﴿اِنَّ الْاَبْـرَارَ لَفِی نَعِیْم وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِی جَـحِیْـم﴾(الإنـفطـار: ۱۳، ۱۴) ترجمہ: یقین رکھو کہ نیک لوگ یقیناً بڑی نعمتوں

❶روض الریاحین :الحکایة الثانیة و الثمانون بعدالأربع مئة،ص ۳۸۴

میں ہوں گے اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔سلیمان نے کہا: پھر اللہ کی رحمت کہاں گئی؟ فرمایا: قریب ہے محسنین اور نیکوکاروں کے، پھر سلیمان نے کہا: کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اللہ کے سامنے پیشی کس طرح ہوگی؟ فرمایا: نیک لوگ اس طرح پیش ہوں گے جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے،خوش وخرم ہوتا ہے،اور بدکار ایسے پیش ہوگا جیسے کوئی بھاگا ہوا غلام ہواور اُسے اپنے مولی کے سامنے پکڑ کر لایا جائے، یہ سن کر سلیمان بن عبدالملک رونے لگے اور امام ابوحازم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: جب وقت نماز کا قریب ہوتا ہے تو جملہ فرائض وسنن کی رعایت کے ساتھ وضو کامل کرتا ہوں، پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر بیت اللہ کو سامنے، جنت کو دائیں طرف،جہنم کو بائیں طرف اور پل صراط کو پاؤں کے نیچے اور اللہ سبحانہ تعالی کو اپنے ہر عمل پر مطلع وخبر دار تصور کرکے نماز پڑھتا ہوں اور یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے،اس کے بعد مجھے نماز پڑھنا میسر نہ ہوگا، پھر تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور تفکر کے ساتھ قرات کرتا ہوں اور ذلت کے ساتھ رکوع اور تواضع کے ساتھ سجدہ اور اتمام کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، پھر اس خوف کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہوں کہ نہ معلوم یہ نماز میری قبول کی جاتی ہے یا میرے منہ پر ماری جاتی ہے، سائل نے ان سے پوچھا: کب سے تم ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ فرمایا: چالیس سال سے،اس نے کہا:وِدِدْتُ لَوصَلَّيْتُ فِيْ عُمرِیْ كُلِّهِ صَلَاةً وَاحِدَةً مِنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ،فَأَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ. (1)

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ کاش! ساری عمر میں ایک نماز ایسی پڑھ لوں تو کامیاب ہوجاؤں۔

---

(1) روض الرياحين :الحكاية الثالثة والأربعون بعدالثلاث مئة،ص ۲۸۴

## ایک شخص کا ذوقِ عبادت اور طویل مجاہدہ

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جو طویل عرصے سے عبادت کر رہا تھا، اللہ تعالی سے کوئی حاجت پیش آئی، اس نے ستر ہفتے تک اُس نے روزے رکھے اور مجاہدہ کیا، ایک ہفتے میں صرف سات چھوارے کھاتا تھا اور شب و روز عبادت کرتا تھا، ستر ہفتے گزرنے کے بعد اس نے اپنی حاجت کے بارے میں دعا کی مگر دعا قبول نہیں ہوئی، اس نے اپنے نفس سے کہا کہ ”مِنکَ أُتِیتَ لَوْ کَانَ فِیکَ خَیرٌ لَأُعْطِیتَ حَاجَتَکَ“ اگر تجھ میں کوئی بات ہوتی تو تیری دعا ضرور قبول کی جاتی۔ اسی وقت ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے ابن آدم تیری یہ ساعت ماضی کی تمام عبادتوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت پوری کر دی ہے۔ ❶

## علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کثرت سے عبادت وریاضت

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ علومِ سلوک تصوف اور ان اشارات ودقائق کے عالم تھے، آپ بڑے عبادت گزار، شب بیدار، تہجد گزار، انتہائی لمبی نمازیں پڑھنے والے ذاکر وشاغل، رب کے آگے آہ زاری کرنے والے، رب سے محبت اور اس کے حضور توبہ وانابت کرنے والے، اس کے آگے عجز و نیاز احتیاط و افتقار کرنے والے، اور نہایت عبادت کرنے کے بعد بھی اس کے آگے عاجز وانکساری کرنے والے تھے، میں نے کسی کو آپ جیسی عبادت کرتے نہیں دیکھا، اپنی قید کے زمانہ میں آپ فکر وتدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ چنانچہ اس کی برکت سے آپ پر خیر کثیر کے دروازے کھلے اور آپ کو ذوقِ صحیح کا عظیم حصہ نصیب ہوا، اور اس سبب سے آپ اہلِ معارف کے علوم پر کلام کرنے پر اور ان

❶ الزھدہ لأبن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۵۰۱/ذم الھوی: الباب الثالث، ص ۴۶

کے دقائق وغوامض میں داخل ہونے پر بھرپور قدرت رکھتے تھے۔آپ کی تصانیف ان تذکروں سے بھری پڑیں ہیں۔❶

## حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ کو نسبت صلوٰتیہ حاصل تھی۔ ہروقت نماز ہی کی لگن دل میں رہتی تھی۔ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالی نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ امداداللہ مانگ کیا مانگتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہی کہوں گا کہ مجھے آپ عرش کے نیچے ایک گز جگہ مصلے کے لیے عنایت فرمادیں تاکہ میں وہاں پر نماز پڑھتا رہوں۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کو نسبت صلوٰتیہ حاصل ہوگئی تھی اس نسبت کی وجہ سے ان کے قلب میں نماز کا ذوق پیدا ہوگیا تھا۔اس لیے ان کے سامنے جنت اور جنت کے محلات اوراس کی حوریں سب ہیچ تھیں۔بس قلب میں ہروقت نماز ہی کا فکر رہتا تھا،اس کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر اعمال کا ذوق نہیں تھا بلکہ ہر عمل خیر کا ذوق تھا۔البتہ سب اعمال میں جس کا غلبہ تھا وہ نسبت صلوٰتیہ کا تھا۔

اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے،ان مین دو قسم کے یہ لوگ بھی ہیں۔ پہلا وہ شخص جو اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرتا ہے اورانہیں کے لیے کسی سے بغض رکھتا ہے اوردوسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکار ہتا ہے۔

یعنی جب مسجد سے نماز پڑھ کرآتا ہے تو انتظار کرتا رہتا ہے کب اذان ہواور میں نماز

❶ذيل طبقات الحنابلة:ترجمة:شمس الدين أبو عبدالله بن قيم الجوزية،ج٥ ص١٧٣

کے لیے اللہ کے دربار میں حاضر ہوجاؤں اور یہ دولت اسی شخص کو ملتی ہے جس کے اندر نماز کی نسبت پیدا ہوجاتی ہے۔ ❶

فائدہ: آدمی کو جس چیز سے محبت ہوجاتی ہے اسی سے دل لگی ہوجاتی ہے۔نماز اللہ تبارک وتعالی کے قرب ،محبت اور رحمت کے حصول کا اہم ذریعہ ہے ۔اس لیے حضرات اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالی کو اس سے بڑا لگاؤ ہوجاتا ہے اور نماز میں ہی چین اور سکون ملتا ہے۔ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر نماز کی محبت اور لگن پید کریں اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب تمام نمازوں کو مکمل پابندی کی جائے۔

## علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے، چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں ،مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے ، اہلیہ محترمہ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی، اللہ اللہ بیوی ہو تو ایسی آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے، ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر اثر ڈالا وہاں سب سے زیادہ اپنی بیوی ہی پر اثر ڈالا ،خود حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ:

اذان کی ’’ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ‘‘ پر کام کو چھوڑ کر اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں۔

فائدہ: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہوجاتا پھر مسلمانوں

❶ مجالس حکیم الاسلام :مجلس نمبر ۳۳،صحبت اور معیت کے اثرات اور بزرگوں کے مختلف حالات، ج ۲ ص ۱۴۶

کے اعمال واخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری مسلمان دنیا سنور جاتی۔ ❶

## علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

آپ بیتی میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مجاہدات میں یہ لکھا گیا ہے کہ ریاضت ومجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے۔

چنانچہ اس پیرانہ سالی میں جبکہ آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو گئے تھے، کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت صلوۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے، جس میں تخمیناً دو پارے قرآن مجید سے کم تلاوت نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے ساتھ رکوع، سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والوں کا سہو کا گمان ہوتا، نماز سے فارغ ہو کر مکان تک جانے اور کھانا کھانے کے لیے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارے کلام مجید ختم کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوۃ التراویح جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوا تھا، تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو اڑھائی بجے خود ہی اُٹھ کھڑے ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔ اس وقت اُٹھ کر اڑھائی تین گھنٹے تک تہجد میں مشغولیت رہتی تھی۔ بعض مرتبہ سحری کھانے کے لیے کسی خادم کو پانچ بجے جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کو نماز ہی میں مشغول پایا۔ صلوۃ فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک وظائف اور مراقبہ وملاحظہ میں مصروفیت رہتی، پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعت استراحت فرماتے۔ اتنے میں ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاویٰ لکھواتے اور چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے۔

---

❶ ماہنامہ دارالعلوم نومبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۲

ظہر کے بعد حجرہ شریفہ بند ہوجاتا اور تاعصر کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے، باوجودیہ کہ اس رمضان میں جس کا مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی ونقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تک تشریف لانے میں حالانکہ پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی۔ اس حالت پر فرائض تو فرائض نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے۔

بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے، مگر آپ کا جواب یہی تھا ''نہیں جی یہ کم ہمتی کی بات ہے'' اللہ دے ہمت۔ آخر ''اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا'' کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہوجاتی۔

یوں تو ماہِ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہوجاتی تھی، مگر تلاوت کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے۔ نمازوں میں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پایا تھا۔ ❶

## شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

مرض الوفات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ لیٹے ہوئے تھے اور اُن کے داماد مولوی سید رشید الدین الحمید مدظلہ بدن دبا رہے تھے، حضرت شیخ نے دریافت فرمایا: کیا اذان ہوگئی؟ اُنہوں نے عرض کیا!

''جی ہاں! مگر ابھی دو تین منٹ گزرے ہوں گے، ابھی تو کافی وقت ہے آپ تھوڑی دیر اور آرام فرمالیں۔''

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

❶ آپ بیتی: آپ بیتی نمبر ۶، فصل نمبر ۸، حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے مجاہدات: ج ۲ ص ۱۰۶

’’نہیں بھائی جب تک نماز سے فراغت نہیں ہوجاتی طبیعت میں اُلجھن اور پریشان رہتی ہے۔‘‘ ❶

## حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کے مہینے میں اس عالم ناسوت میں تشریف لائے اور خداوند ذوالجلال نے اپنے اس پاکباز بندے کو جمعہ ہی کے دن اور رمضان المبارک ہی کے مہینے میں اپنے پاس بلالیا۔ ۱۷رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ جمعہ کے روز آپ اپنا تحریر فرمودہ خطبہ لے کر مسجد میں تشریف لے گئے ۔آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نے حجرہ میں پہنچ کر عرض کیا کہ میں آپ کے لیے پانی گرم کردوں؟ فرمایا آج میں تندرست ہوں خود ہی گرم کرلوں گا۔لہذا آپ نے غسل کا خود ہی انتظام فرمایا۔گیارہ بجے کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔

حافظ حمیداللہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔آپ کو گھر لایا گیا، حالت زیادہ خراب ہوگئی۔ آپ پر سکرات طاری ہوگیا، جب ہوش آتا تو اپنے صاحبزادہ سے فرماتے مولوی انور! میں نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ مٹی کا ڈھیلا پاس لائے تو آپ نے تیمّم فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ پھر غشی طاری ہوگئی اور چارپائی پر گر گئے۔

دوبارہ ہوش آیا تو فرمانے لگے میں نے نماز نہیں پڑھی ۔پھر بیہوشی کے عالم میں چارپائی پر لیٹ گئے اور ہاتھ آگے بڑھایا جیسے کسی سے مصافحہ کررہے ہوں۔ چنانچہ اسی محویت میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کردی۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُونَ. ❷

❶ حکایات وعملیات مدنی رحمہ اللہ: ص۹۱

❷ خطبات حضرت لاہوری: ج۱ص۲۸، ۲۹

## علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کو بچپن ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت نفرت تھی۔ بڑے ہوئے تو تعلیم میں مشغول ہو گئے، تعلیم کا چسکا اس قدر بڑھا کہ تمام دن دارالعلوم دیوبند میں رہتے۔ تعلیم کے وقت درس حاصل کرتے اور چھٹی کے بعد اساتذہ کی خدمت کرتے اور اُن سے درس اخلاقیات لیتے۔ شام کو گھر آتے تو رات رات بھر عبادت کا شغل جاری رکھتے۔ جب کثرتِ شب بیداری حد سے تجاوز کر گئی تو والدہ محترمہ نے محسوس کیا کہ عبادت گزار بیٹے کی صحت روز بروز گرتی جارہی ہے۔ منع کیا کہ:

"بیٹا! اس قدر شب بیداری تمھاری تندرستی خراب کر دے گی اس میں کمی کرو"

لیکن حالت بدستور دیکھ کر ماں نے رات کو کثرتِ عبادت میں کمی کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:

"اماں! اگر آپ مجھ کو حقیقی آرام دینا چاہتی ہیں تو شب بیداری سے منع نہ فرمائیں، اس ریاضت وعبادت سے مجھے جب اس فانی زندگی میں آرام ملتا ہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی حقیقی آرام میسر آجائے گا۔"

والدہ اس جواب سے خاموش ہو گئیں۔ ماں ماری ماں بیٹے کی تندرستی بگڑ جانے کے اندیشہ سے بے چین تھیں۔ ایک مرتبہ شفیق استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام صورت حال سے مطلع کر کے کہنے لگیں: "حضرت! وہ کہنا نہیں مانتا۔ آپ اُس کو منع فرمائیں۔"

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے زاہد مرتاض شاگرد سے فرمایا کہ:

"شبیر! تم نے اپنی شب بیداری کی وجہ سے اپنی والدہ کو شکایت کا موقعہ دیا ہے۔"

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ان کلمات کو سُن کر بے اختیار رو پڑے۔ ❶

## ایک غلام کا ذوق عبادت

کسی شخص نے ایک غلام خریدا تھا، تو اس غلام نے اپنے آقا سے تین شرطیں طے کیں، پہلی یہ کہ جب نماز کا وقت آئے تو آپ مجھے نہ روکیں گے۔ دوسری یہ کہ آپ مجھ سے صرف دن میں خدمت لے سکیں گے مگر رات کو مجھ پر یہ پابندی نہ ہوگی۔ تیسرے یہ کہ میرے رہنے کے لئے کوئی ایسا کمرہ عنایت فرمائیں گے جو میرا پسندیدہ ہو اور دوسرے شخص کو اس میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔

چنانچہ آقا نے غلام کی تینوں شرطیں منظور کرلیں اور غلام کو حکم دیا کہ اپنے رہنے کے لئے محل سرائے میں حسبِ دل خواہ کمرہ پسند کرلے، جس میں ایک سے ایک بہتر ساز و سامان کے ساتھ آراستہ تھا۔ پس غلام نے تمام کمروں کو دیکھ بھال کر اپنے لئے ایک ویران کمرہ پسند کیا جو بغیر چھت کے تھا، اس پر آقا نے دریافت کیا کہ آخر تم نے یہ ویران کمرہ کیوں پسند کیا؟ کمرے تو اور بھی بہت ہیں، اپنے آقا سے یہ بات سن کر غلام نے جواب دیا کہ میرے آقا! شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ویران جگہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد اس غلام نے اس ویران کمرہ میں رات کو رہنا شروع کر دیا اور یہ بات پہلے ہی طے ہو چکی تھی کہ رات کو غلام آزاد رہے گا، جب غلام کو اپنے پسندیدہ آزاد کمرہ میں رہتے ہوئے کچھ عرصہ گزر گیا، تو اس کے آقا نے ایک دن رات کو بزم احباب منعقد کی اور نصف شب کے بعد جب دوست احباب رخصت ہو گئے، تو مالک مکان چہل قدمی کرتا ہوا غلام کے کمرہ کی جانب جا نکلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نورانی قندیل

❶ حیات شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، ص ۱۲

نے اوپر سے آ کر کمرہ کی خالی چھت کو گھیر رکھا ہے اور غلام سجدہ میں پڑا ہوا اپنے رب سے دعا اور مناجات میں مصروف ہے کہ: میرے پروردگار! دن کو تو نے میرے آقا کی خدمت میرے ذمہ واجب کر دی ہے، اگر یہ خدمت میرے ذمہ نہ ہوتی تو میں رات دن تیری عبادت میں مشغول رہتا، لہٰذا تو میرا عذر قبول فرما۔

اس کا مالک تعجب کے ساتھ صبح صادق تک اس عجیب منظر کو دیکھتا رہا، چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ نورانی قندیل آسمان پر چلی گئی اور چھت بند ہوگئی۔ مالک نے اپنی بیوی سے اس کا تذکرہ کیا اور دوسرے روز وہ مالک اور اس کی بیوی دونوں اس منظر کو دیکھنے گئے، تو اس شب میں بعینہ وہی منظر دیکھا جو پہلی شب میں مالک دیکھ چکا تھا۔

صبح ان دونوں نے غلام کو بلا کر کہا کہ: تو اللہ کے واسطے آزاد ہے تا کہ اپنی خواہش کے مطابق رات دن اللہ کی عبادت میں مشغول رہ سکے، جس سے تو معذرت کرتا رہتا ہے۔اس کے ساتھ اس مالک اور اس کی بیوی نے غلام سے اس کی ان کرامتوں کا ذکر کیا جو رات کو وہ دونوں دیکھ چکے تھے۔

بس اب کیا تھا جب غلام کو معلوم ہوا کہ ان پر اس کا پردہ فاش ہوگیا ہے تو اس نے اسی وقت دربارِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ میرا راز کسی پر نہ کھولو، مگر اب جبکہ میرا بھید دوسروں پر ظاہر ہوگیا جس کو میں مخفی رکھنا چاہتا تھا تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے۔

چنانچہ اسی حالت میں اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ واصل بحق ہوگیا، اللہ تعالیٰ اِن کی مغفرت فرمائے۔ (۱) (آمین)

(۱) حکایتوں کا گلدستہ: ص ۴۶ تا ۴۸

## شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرّہٗ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی یکسوئی وتنہائی کا رمضان بہت یاد آتا ہے۔ اس زمانے میں میرے عزیز مخلص دوست حکیم طیب رامپوری، میرے دوسرے مخلص مولوی عامر سلمہ کے والد، اس زمانے میں اُن کی آمدورفت بہت کثرت سے تھی اور چونکہ بہت مختصر وقت کے لئے آتے تھے اور سیاسیات کی خبریں بہت مختصر الفاظ میں جلدی جلدی سنا جاتے تھے، اس لئے اُن کی آمد میں میرے یہاں کوئی پابندی نہیں تھی۔ ایک مرتبہ رمضان میں آٹھ، نو بجے صبح کو آئے، مولوی نصیر سے کہا، کیواڑ کھلوا دو، اس نے کہا رمضان ہے۔ خود زنجیر کھڑ کھڑانے کا ارادہ کیا، مولوی نصیر نے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ یا تو وہ سو رہے ہوں گے تو نیند خراب ہوگی اور اگر اٹھ گئے ہوں گے تو نفلوں کی نیت باندھ لی ہوگی۔ کھڑ کھڑاتے رہو، اس پر وہ خفا ہوکر مدرسہ چلے گئے، راستہ میں مولانا منظور احمد صاحب ملے، انھوں نے کہا:

’’حکیم جی تم کہاں آگئے، شیخ کے یہاں تو رمضان ہے۔‘‘

اس پر کچھ سوچ پیدا ہوئی اور مولوی نصیر پر غصہ کم ہوا، اس کے بعد حضرت ناظم صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پہونچے، وہ ڈاک لکھوا رہے تھے، فرمایا:

’’حکیم جی! کہاں آگئے؟ شیخ کے یہاں تو رمضان ہے؟‘‘

وہاں سے اُٹھ کر مفتی محمود صاحب کے حجرے میں گئے۔ مفتی صاحب کا قیام اس زمانے میں مدرسہ قدیم کے مجرے میں تھا۔ مفتی جی نے بھی یہی فقرہ دہرایا۔ حکیم جی نے پوچھا، آخر رمضان میں کوئی وقت ملاقات کا ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مفتی جی نے کہا: ’’تراویح کے بعد آدھا گھنٹہ‘‘ حکیم صاحب نے کہا کہ مجھے تو رامپور

واپس جانا ہے۔تب مفتی جی نے کہا ہے ظہر کی نماز سے پندرہ منٹ پہلے تشریف لائیں گے اس وقت مل لینا یا ظہر کی نماز کے بعد گھر جاتے ہوئے راستے میں مل لینا، وہ ظہر کی نماز سے پہلے مسجد میں آئے تو میں نیت باندھ چکا تھا۔ظہر کی نماز کے بعد میں نے پھر سنتوں کی نیت باندھ لی، بڑی دیر تک انھوں نے انتظار کیا،مگر جب دیکھا کہ رکوع کا ذکر ہی نہیں ہے،اس لئے کہ اس زمانہ میں سنتوں میں دو دفعہ پارہ پڑھنے کا معمول تھا، یہ دیکھ کر وہ مڑ گشت میں چلے گئے،وہ واپس آتے تو میں اپنے کمرہ میں پہنچ کر قرآن پاک سنانے میں مشغول ہو گیا تھا وہ بہت کھٹ کھٹ کر کے اوپر چڑھے اور جاتے ہی بہت زور سے کہا:

بھائی جی! ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' بات نہیں کرتا صرف ایک فقرہ کہوں گا۔رمضان تو اللہ کے فضل سے ہمارے یہاں بھی آتا ہے،مگر یوں بخار کی طرح کہیں نہیں آتا۔

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' جا رہا ہوں۔عید کے بعد ملوں گا:

میں نے کہا: ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ''اور پھر قرآن سنانے میں مشغول ہو گیا۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ اسلاف میں کتنا عبادت کا جذبہ تھا،مرد تو مردانکی خواتین میں عبادت کا کتنا ذوق تھا۔

## خواتین اسلام کے ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

### حضرت رابعہ بصریہ کا دن ورات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا

حضرت رابعہ بصریہ رحمہ اللہ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں،اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض صرف ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لیے پڑھ لیتی ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحبتے با اولیاء: ص ۳۴

قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہ السلام کے سامنے یہ فرما کر مجھے سرخ روفرمائیں کہ دیکھومیری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔ ❶

## حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں

حضرت معاذہ عدویہ جب دن آتا تو کہتی تھیں آج میں مرجاؤں گی یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی، اور جب رات آتی تو کہتی اس رات کو میں مرجاؤں گی، نہیں سوتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی، اور جب سردی آجاتی تو سردی سے بچاؤ نہ کرنے والے کپڑے پہن لیتی، پھر سردی اس کو نیند سے منع کر دیتی، رات بھر نماز پڑھتی رہتی، جب نیند غلبہ کرنے لگتی تو گھر کے اندر چکر لگانے لگ جاتی اور کہتی تھی:

**يا نفس! النوم أمامک لو قدمت لطالت رقدتک فی القبر علی سرور. قالت: فهی کذلک حتی تصبح. تصلی فی کل يوم وليلة ستمائة رکعة وتقرأ جزء ها من الليل تقوم به. وكانت تقول عجبت لعين تنام وقد عرفت طول الرقاد فی ظلم القبور. ❷**

ترجمہ: اے میرے نفس! نیند کرنے کا موقع آگے ہے، اگر نیک اعمال آگے بھیجے تو قبر میں بڑی راحت کے ساتھ نیند ہوگی، اسی طرح اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتیں تھیں، رات کے ایک حصے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتیں، کہتی تھیں تعجب ہے آنکھوں پر انہیں کیسے نیند آجاتی ہے حالانکہ قبر کے اندھیروں میں لمبی نیند کرنی ہے۔

---

❶ الكواكب الدرية فی تراجم السادة الصوفية للمناوی: ج ۱ ص ۲۸۶

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله العدوية، ج ۲ ص ۲۴۰

## ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور گریہ وزاری

ابو ہاشم قرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یمن سے ایک عورت ہمارے یہاں آئی اس کا نام سریہ تھا، وہ ہمارے گھروں میں سے ایک گھر میں مقیم ہوئی۔ میں رات کو اس کے رونے اور گریہ وزاری کرنے کی آوازیں سنا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے نوکر سے کہا: جا کر دیکھو یہ عورت کیا کرتی ہے۔ نوکر نے جا کر دیکھا، وہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھی سوائے اس کہ اس کا چہرہ آسمان کی طرف تھا اور قبلہ رخ کھڑی ہوئی یہ کہہ رہی تھی:

**خَلَقْتَ سَرِيَّةً ثُمَّ غَذَيْتَهَا بِنِعْمَتِكَ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ وَكُلُّ أَحْوَالِكَ لَهَا حَسَنَةٌ وَكُلُّ بَلَائِكَ عِنْدَهَا جَمِيلٌ وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ مُتَعَرِّضَةً لِسَخَطِكَ بِالثَّوْبِ عَلَى مَعَاصِيكَ فَلْتَةً بَعْدَ فَلْتَةً أَتَرَاهَا تَظُنُّ أَنَّكَ لَا تَرَى فِعَالَهَا وَأَنْتَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.** ❶

ترجمہ: تو نے سریہ کو پیدا کیا، پھر اسکو اپنی نعمتوں سے غذا دی اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کیا، تیرے تمام احوال اس کے حق میں اچھے ہیں اور تیرے مصائب اس کے نزدیک حسن سلوک ہیں، اس کے باوجود وہ خود کو تیرے غضب کا ہدف بناتی ہے اور معاصی پر جرات کر کے تیری ناراضگی مول لیتی ہے، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ یہ گمان رکھتی ہے کہ تو اس کے افعال نہ دیکھتا ہوگا، حالاں کہ تو علیم وخبیر ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

## حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا

ام طلق دوسری صدی ہجری میں نہایت عبادت گزار اور خدا رسیدہ خاتون گزری ہیں، نماز کے معاملے میں ان کا ذوقِ عبادت انتہاء کو پہنچا ہوا تھا، محمد بن سنان باہلی شعبہ بن

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴، ۴۱۵

دخان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

**أن أم طلق كانت تصلى فى كل يوم وليلة أربعمائة ركعة، وتقرأ من القرآن ما شاء اللّٰه.** ❶

ترجمہ: ام طلق دن رات میں چارسونوافل پڑھتی تھیں اور مقدور بھر تلاوت قرآن پاک بھی کرتی تھیں۔

تبع تابعین کی مقدس جماعت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ) ام طلق کے ہم عصر تھے اور گاہے گاہے کسب فیض کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، ایک دن ام طلق نے ان سے فرمایا اے سفیان! تم قرآن مجید کی تلاوت کس خوش الحانی سے کرتے ہو لیکن ڈرتے رہو کہ کہیں یہی چیز قیامت کے دن تمہارے لئے وبال نہ ہو جائے، حضرت سفیان یہ سن کر رونے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے۔

عاصم حجدری کا بیان ہے کہ ام طلق فرمایا کرتی تھیں کہ انسانی دل بادشاہ ہے اگر تم اس کو قابو میں رکھو اور یہی غلام ہے اگر تم اس کی پیروی کرو۔

## ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور راتوں کو طویل قیام

حضرت عون بن ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**كَانَتْ أُمِّي تَقُومُ اللَّيْلَ فَتُصَلِّي حَتَّى تَعْصِبَ رِجْلَيْهَا وَسَاقَيْهَا بِالْخِرَقِ، فَيَقُولُ لَهَا أَبُو عِمْرَانَ: دُونَک هَذَا يَا هَذِهِ، فَتَقُولُ لَهُ: هَذَا عِنْدَ طُولِ الْقِيَامِ فِي الْمَوْقِفِ قَلِيلٌ فَيَسْكُتُ عَنْهَا.** ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: أُم طلق، ج٢ ص ٢٥٠، ٢٥٢

❷ شعب الإيمان: الصلاة، ج٤ ص ٥٣٢، الرقم: ٢٩٥٥

ترجمہ: میری والدہ پوری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتی حتی کہ اپنے پاؤں اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ لیتی۔ ابوعمران اس سے کہتے: اس کے بغیر بھی آپ رہ سکتی ہیں، والدہ کہتی: یہ قیام وتکلیف اس مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہوگا، لہذا وہ خاموش ہو جاتا۔

## حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی تیس سال سے طرزِ عبادت

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر، مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتی کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ نکلنا ان کی نینداوران کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:

مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**مكثت حفصة فى مصلاها ثلاثين سنة لا تخرج إلا لحاجة أو لقائلة.**

ترجمہ: حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

**ذكر لى عن حفصة أنها كانت تقرأ نصف القرآن فى كل ليلة وكانت تصوم الدهر وتفطر العيدين وأيام التشريق.** ❶

مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲

## ایک باندی کا ذوقِ عبادت اور محبت الٰہی

عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا، ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اسے تلاش کرنے کے لیے بستر سے اٹھا، میں نے دیکھا کہ وہ سجدے میں پڑی ہوئی یہ کہہ رہی ہے کہ اے اللہ! ''بِحُبِّکَ لِیْ اِلَّامَاغَفَرْتُ لِیْ ذُنُوْبِیْ'' اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے، میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا: یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ ہے بلکہ یوں کہہ کہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

**يَامَوْلَایَ بِحُبِّهٖ لِیْ أَخْرَجَنِیْ مِنَ الشِّرْکِ إِلَی الْإِسْلَامِ وَبِحُبِّهٖ لِیْ أَيْقَظَ عَيْنِیْ وَكَثِيْرٌ مِنْ خَلْقِهٖ نِيَامٌ.** ❶

ترجمہ: اے میرے آقا! اسی محبت کی وجہ سے اس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام تک پہنچایا اور اس محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی، جب کہ اس کی مخلوق خواب راحت میں مست ہے۔

## حضرت میمونہ سوداء کی عبادت وریاضت

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ! بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھے دنیا میں دکھلا دیجیے، حکم ہوا کہ تیری رفیقِ بہشت میمونہ سوداء ہے، میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب ملا وہ کوفہ میں ہے، فلاں قبیلے میں، میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے، میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہے اور بھیڑیئے اور

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴

بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد! اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے، مجھے تعجب ہوا کہ اِسے میرا نام کیسے معلوم ہو گیا، کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے، میں نے کہا میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے؟ کہنے لگیں:

**إليک عنی فإني أصلحت ما بيني و بين سيدي فأصلح بين الذئاب والغنم.** ❶

ترجمہ: جاؤ اپنا کام کرو، میں نے اپنا معاملہ حق تعالی سے درست کرلیا، اللہ تعالی نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا۔

## حضرت رحلہ عابدہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے اپاہج اور بینا ہوگئی

حضرت خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم رحلہ عابدہ کے یہاں گئے، انہوں نے اتنے روزے رکھے تھے کہ سیاہ پڑ گئی تھیں اور اس قدر آنسو بہائے تھے کہ آنکھوں سے محروم ہو گئی تھیں اور اس قدر نمازیں پڑھی تھیں کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں۔ جس وقت ہم لوگ ان کے پاس پہنچے وہ بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں، ہم نے انہیں سلام کیا اور اللہ تعالی کے عفو کرم اور فضل واحسان پر کچھ گفتگو کی تا کہ وہ اپنے نفس پر قدرے نرمی کریں۔ ہماری بات سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگیں کہ "**عِلْمِيْ بِنَفْسِيْ قَرْحُ فُؤَادِيْ وَكَلْمُ كَبِدِيْ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْنِيْ وَلَمْ أَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا**" میں اپنے نفس سے زیادہ واقف ہوں، اس لیے میرا دل زخمی ہے اور کلیجہ چھلنی ہے۔ سوچتی ہوں، کاش! اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ فرماتا اور میں کوئی قابل

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عقلاء المجانين المتعبدات الكوفيات، ترجمة: جميمونة السوداء، ج ٢ ص ١١٥

ذکر چیز نہ ہوئی، پھر وہ نماز پڑھنے لگیں۔ ❶

## حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت وریاضت اور خشیتِ الٰہی

یحییٰ بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی عمران بن مسلم سے کہا کہ کسی دن تنہائی میں ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوا گر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کریں، یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں:

**واللّٰہ لوددت أنی أبکی حتی تنفد دموعی، ثم أبکی الدماء حتی لا تبقی فی جسدی جارحة فیها قطرة من دم، وأنی لی البکاء؟ قال: فلم تزل تردد ذلک حتی ساقطة مغشیا علیها. ❷**

ترجمہ: اللہ کی قسم! اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں، پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے، لیکن میں کہاں روتی ہوں، مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے، یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑیں۔

## نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۶

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من أهل الأبلة، ترجمة: شعوانة، ج۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴

**ذکرت لی امرأة فتزوجتها، فکانت إذا صلت العشاء الآخرة تطیبت وتدخنت ولبست ثیابها ثم تأتینی فتقول: ألک حاجة؟ فإن قلت: نعم، کانت معی، وإن قلت: لا، قامت فنزعت ثیابها ثم صفت بین قدمیها حتی تصبح.** ❶

ترجمہ: مجھ سے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ پھر جب بھی وہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوتی تو عطر لگاتی دھونی لیتی اور خوبصورت لباس پہن کر میرے پاس آ کر کہتی: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ (مراد ازدواجی تعلق ہے) اگر میں کہتا ہاں، تو وہ میرا ساتھ دیتی، اور اگر میں کہتا نہیں، تو وہ اٹھتی اپنے کپڑے بدلتی اور نماز کے لئے کھڑی ہوجاتی یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں بہت مغموم تھا، تو اس نے مجھ سے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ایک دنیاوی امر کے لئے فکرمند اور مغموم ہیں۔ شمیط نے مجھے دھوکہ دے دیا۔ (شمیط وہ تھے جنہوں نے ریاح القیسی رحمہ اللہ سے ان کی شادی کروائی تھی۔) پھر انہوں نے اپنے سر کی اوڑھنی سے ایک باریک سا دھاگہ نکالا اور بولیں کہ دنیا میری نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے۔

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس روز ان کی رخصتی ہوئی اس کی اگلی صبح ہی وہ آٹا گوندھنے بیٹھ گئیں، تو حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے ان سے کہا: ان کاموں کے لئے کوئی عورت رکھ لو، انہوں نے جواب دیا:

---

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة ریاح القیسی، ج ۲ ص ۲۵۵

میں نے ریاح القیسی رحمہ اللہ سے نکاح کیا ہے کسی ضدی جابر شخص سے نہیں۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ریاح رحمہ اللہ ان کا امتحان لینے کی غرض سے سو گئے، اور وہ نماز و قیام میں مشغول ہو گئیں۔ جب ایک تہائی رات گزری تو انہوں نے اپنے شوہر کو پکارا اٹھو ریاح، انہوں نے جواب دیا: ابھی اُٹھتا ہوں پھر رات کا دوسرا پہر گزرنے تک وہ عبادت میں مشغول ہو گئیں، جب رات کا دوسرا پہر بھی گزر گیا تو پھر پکارا:

اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اُٹھتا ہوں مگر نہیں اٹھے، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو گئیں، اور رات کا تیسرا پہر گزرنے کے بعد پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا ابھی اٹھتا ہوں، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ جب رات کا چوتھا پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اٹھتا ہوں، مگر اُٹھے نہیں۔

وہ پھر اپنے نماز و قیام میں مشغول ہو گئیں۔ جب رات کا پانچواں پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر پکارا:

**مضى الليل وعسكر المحسنون وأنت نائم، ليت شعري من غرني بك يا رياح قال: وقامت الربع الباقي.** ❶

ترجمہ: اٹھو ریاح کہ رات گزر چکی ہے اور نیک لوگ جمع ہو چکے ہیں، جب کہ تم ابھی تک سو رہے ہو؟ کاش کہ مجھے اس کے بارے میں علم ہو جاتا جس نے تمہارے بارے میں دھوکے میں رکھا ریاح (یعنی مجھے تو بتلایا گیا تھا کہ تم بڑے عبادت گزار ہو) اور یہ کہہ کر وہ رات کے بقیہ حصے کو بھی اپنی عبادت سے منور کرنے لگیں۔

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة رياح القيسي، ج ۲ ص ۲۵۵

## حضرت بریرہ رحمہا اللہ کا ذوق عبادت اور کثرتِ بکاء

حضرت ابن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری چچازاد بہن بریرہ بڑی عبادت گزار و نہایت پرہیز گار خاتون تھیں۔ وہ کثرت سے تلاوت کلام اللہ کیا کرتی تھیں اور تلاوت کے دوران مسلسل روتی رہتیں۔ زیادہ رونے کے باعث ان کی آنکھیں ضائع ہوگئیں تھیں۔ ایک مرتبہ ہم سب چچازاد بھائیوں نے پروگرام بنایا کہ بریرہ کے پاس جائیں گے اور اس قدر رونے پر اسے ملامت کریں گے۔ چنانچہ ہم سب اس کے یہاں پہنچے اور اس کی خیر و عافیت دریافت کی۔ اس نے کہا: ہم اجنبی مہمان زمین پر پڑے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کوئی ہمیں بلائے اور ہم جائیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ اس طرح کب تک روتی رہوگی۔ اب تو آنکھیں بھی چلی گئیں، اس نے کہا: ”إِن يَّكُنْ لِعَيْنِيْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ فَمَا يَضُرُّهُمَا مَاذَهَبَ مِنْهُمَا فِي الدُّنْيَا وَإِنْ كَانَ لَهُمَا عِنْدَ اللّٰهِ شَرٌّ فَسَيَزِيْدُهُمَا بُكَاءً أَطْوَلَ مِنْ هٰذَا“ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میری آنکھوں کے لیے کچھ بہتری ہے تو مجھے ان کے ضائع جانے پر کوئی ملال نہیں ہے اور اگر اللہ کے یہاں ان کی کچھ برائی ہے تو پھر انہیں اور رونا چاہیے۔ ❶

ہم میں سے کسی شخص نے کہا: یہاں سے چلو اس کا حال دوسرا ہے، اس کا حال ہمارے جیسا نہیں ہے۔

## حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ کا دن رات عبادو یاضت

حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ دن نکلنے پر کہتی: یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے، پھر وہ شام تک کچھ نہ کھاتیں، یہاں تک کہ رات آجاتی۔ وہ رات کے متعلق بھی یہی کہتیں کہ مجھے آج رات مرنا ہے۔ یہ کہ کر نماز شروع کر دیتیں اور صبح تک پڑھتی رہتیں۔ ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ص ۴۱۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج۴ص ۴۱۵

## اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت ومناجات اور نصیحت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُم حسان الاسدیہ کی بیٹی کی پیشانی پر بکثرت سجدہ کی بناء پر بکری کے گھٹنے پر پڑے گٹے جیسا نشان تھا، ان کے گھریلو حالات اورغربت کو دیکھ کر میں نے ان سے کہا: کیوں نہ تم عبداللہ بن شہاب بن عبد اللہ کے پاس جاؤ اوران کے نام ایک رقعہ لکھو تا کہ وہ تمہیں اپنے مال کی زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے دیں، جس سے تمہاری یہ حالت بدل جائے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں؟

تو اس خاتون نے فوراً برملا کہا:

**یاسفیان قدکان لک فی قلبی رجحان کثیر فقد أذهب اللّٰه برجحانک من قلبی، یا سفیان تأمرنی أن أسأل الدنیا من لا یملکها؟ قال سفیان: وکان إذاجن علیها اللیل دخلت محرابالها وأغلقت علیهاثم نادت: إلهی خلا کل حبیب بحبیبه، وأنا خالیة بک یامحبوب، فما کان من سخن یسخن من عصاک إلا جهنم، ولا عذاب إلاالنار.** ❶

ترجمہ: اے سفیان! آپ کے لئے میرے دل میں بڑی عقیدت تھی مگر اب اللہ تعالی نے میرے دل سے آپ کی عقیدت کو زائل کر دیا۔ اے سفیان! مجھے اُس شخص سے دنیا طلب کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جو اس کا مالک نہیں ہے۔ جب کہ قسم اس کی عزت وجلال کی میں تو دنیا کے اصل مالک سے بھی دنیا طلب کرتے ہوئے شرماتی ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں: جب رات ہوچکی تو وہ اپنی عبادت گاہ میں داخل ہوگئی اور دروازہ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم حسان الأسدية، ج ٢ ص ٢٥٦

بند کرلیا۔ پھر اللہ تعالی کو پکارتے ہوئے بولیں: میرے معبود! ہر محبوب اپنے محبوب کے ساتھ ہے، اور اے میرے محبوب! میں تیرے ساتھ تنہا ہوں، تیری معصیت کرنے والوں کے لئے دوزخ کے سوا کوئی قید خانہ نہیں جس میں تو انہیں قید کرے، اور آگ کے سوا ان کے لئے کوئی عذاب نہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین دن کے بعد میں ان کے پاس گیا تو بھوک کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ام حسان کی بیٹی! آپ کو اس سے زیادہ نہیں ملے گا جو موسی اور خضر علیہما السلام کو اس وقت ملا تھا جب وہ بستی والوں کے پاس کھانا طلب کرنے کے لئے گئے تھے۔ تو وہ فوراً بولیں: اے سفیان! الحمد للہ کہو، میں نے کہہ دیا، الحمد للہ تو وہ پھر بولیں: تم نے اس کے شکر کا اعتراف کیا؟ میں نے کہا: ہاں، تو وہ بولیں: تمہیں شکر کرنے کی توفیق ہوئی تو اس پر بھی شکر واجب ہے، اور دونوں شکرانوں پر بھی ایک شکر واجب ہے جو کبھی ختم نہ ہو۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنے علم کے قاصر ہونے کا احساس ہوا اور میری زبان لڑکھڑا کر رہ گئی کہ جب بھی کسی نعمت کے اعتراف میں، میں شکر ادا کروں تو اس شکر ادا کرنے کی توفیق پر بھی ایک شکر واجب ہو جاتا ہے۔

میں باہر جانے کے لئے جیسے ہی پلٹا وہ مجھ سے کہنے لگیں:

**یا سفیان کفی بالمرء جهلا أن یعجب بعلمه، وکفی بالمرء علما أن یخشی اللّٰه. اعلم أنه لن تنقی القلوب من الردی حتی تکون الهموم کلها فی اللّٰه هما واحدا.** ❶

---

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم حسان الأسدیة، ج ۲ ص ۲۵۶

ترجمہ: اے سفیان! انسان کی جہالت کے ثبوت کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر غرور وتکبر کا شکار ہو جائے، اور انسان کی علمیت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہو، جان لو کہ اس وقت دلوں کی صفائی نہیں ہوگی جب تک کہ سارے ھم اور غم صرف اللہ کے لئے ایک غم میں نہ ڈھل جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنا آپ بڑا چھوٹا محسوس ہوا۔

## حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ کی شب بھر طویل عبادت اور مناجات

عبد اللہ مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رات کی تاریکی میں حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ نماز پڑھتی تو اپنے کرتے اور اپنے دوپٹے کو کس لیتی اور کہتی:

**إلهي غارت النجوم، ونامت العيون وغلقت الملوک أبوابها، وبابک مفتوح، وخلا کل حبيب بحبيبه، وهذا مقامي بين يديک. فإذا کان السحر قالت: اللهم وهذا الليل قد أدبر، وهذا النهار قد أسفر، فليت شعري هل قبلت مني ليلتي فأهنى أم رددتها علی فأعزی، فوعزتک لهذا دأبي ودأبک أبدا ما أبقيتني، وعزتک لو انتهرتني ما برحت من بابک ولا وقع في قلبي غير جودک وکرمک.** ❶

ترجمہ: الٰہی ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں کے دروازے بند ہو گئے تیرا دروازہ کھلا ہے، ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ ہے، اور یہ تیرے سامنے میرا ٹھکانہ ہے، جب سحر ہو جاتی تو کہتی اے اللہ! یہ رات بھی جا رہی ہے دن نمودار ہونے والا ہے، کاش کہ میرے شعر آپ کے دربار میں قبول ہوتے تو مجھے مبارک باد دی

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حبيبة العدوية، ج۲ ص۲۴۶

جاتی، اگر رد کیئے گئے ہیں تو مجھے افسوس ہوتا، مجھے تیری عزت کی قسم یہ میرا طریقہ ہے وہ تیرا طریقہ ہے، تیری عزت کی قسم اگر تو مجھے دھتکار دے میں تیرا دروازہ نہ چھوڑوں گی اور نہ ہی تیری دوستی کے علاوہ کوئی چیز میرے دل میں آئے گی۔

## کثرتِ عبادت کے سبب جنت میں اعزاز واکرام

محمد بن معاذ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک عبادت گزار خاتون نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ تمام اہلِ جنت اپنے اپنے دروازوں پر کھڑے ہیں، میں نے کہا کہ جنت والوں کو کیا ہو گیا؟ یہ دروازوں میں کیوں کھڑے ہوئے ہیں؟ کسی کہنے والے نے کہا کہ جنت والے اس عورت کو دیکھنے کے لیے اپنے محلوں سے باہر نکل آئے ہیں جس کے لیے جنتیں سجائی گئی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کون عورت ہے جس کا زبردست اعزاز منظور ہے؟ جواب دیا گیا کہ وہ ایک سیاہ فارم باندی ہے جسے شعوانہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اللہ وہ تو میری بہن ہے۔ میں ابھی یہ گفتگو کر رہی تھی کہ وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ہوا کے دوش پر اڑتی ہوئی آئی۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بہن شعوانہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، وہ مجھے تیرے ساتھ ملا دے۔ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ "لَمْ يَأْنِ لِقُدُومِكِ وَلَكِنْ احْفَظِيْ عَنِّيْ اِثْنَتَيْنِ أَلْزِمِيْ الْحُزْنَ قَلْبَكَ وَقَدِّمِيْ مُحَبَّةَ اللّٰهِ عَلَى هَوَاكِ وَلَايَضُرَّكِ مَتَى مُتِّ" ابھی تیرے یہاں آنے کا وقت نہیں آیا۔ البتہ میری دو باتیں یاد رکھ: ایک تو یہ کہ دل کو ہمیشہ غم زدہ رکھنا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر مقدم رکھنا۔ پھر ان شاء اللہ تجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ خواہ کسی بھی وقت تیری موت آئے۔ ❶

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

## ایک باندی نے ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کرکے جان دے دی

ایک شخص نے کہا کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کر لانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل وصورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گزر گیا، جب رات آئی تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کردی اور پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ ختم کی اور وہ قرآن کریم ایسے ذوق وشوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورہ آل عمران ختم کی۔ تیسری رکعت شروع کی، اور اس میں پوری سورہ نساء ختم کی، میں حیران ہوکر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کرکے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے تیرہویں پارے کی سورہ ابراہیم کی اس آیت پر پہنچی:

﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ﴾ (ابراھیم:۱۷)

ترجمہ: اور (وہاں) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ کرکے پیے گا، اور اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اسے حلق سے اتار نہیں سکے گا، موت اس پر ہر طرف سے آرہی ہوگی، مگر وہ مرے گا نہیں، اور اس کے آگے (ہمیشہ) ایک اور سخت عذاب موجود ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لیے دوڑ کر گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فوت ہوگئی اور جسم بے

جان پڑا ہوا تھا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ . ❶

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے نماز میں جان دے دی۔

## ایک باندی کی حبِّ الٰہی اور ذوقِ عبادت

شیخ محمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کو گیا، ایک روز مکہ معظّمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا، ایک مرد بوڑھا ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے نظر آیا، لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا اس کی چہرے سے نور چمکتا اور روشنی ظاہر تھی، وہ مرد ضعیف پکار رہا تھا کہ کوئی طالب لونڈی کا ہے، کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے، کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے، میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت لونڈی کی معلوم ہوگئی، اس میں عیب کیا ہے؟ کہا: یہ لونڈی مجنونہ ہے، غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی، دن کو روزہ رکھتی، نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، ہر جگہ تنہا اکیلی رہنے کی عادی ہے، جب میں نے یہ کلام سنا میرے دل نے اس کو چاہا، میں نے قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اس کو اپنے گھر لے گیا، لونڈی کو سر کو جھکائے دیکھا، پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا اے میرے چھوٹے مولیٰ! خدا تم پر رحم کرے، تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا: عراق میں رہتا ہوں، کہا کونسا عراق بصرے والا عراق یا کوفے والا، میں نے کہا نہ بصرے والا نہ کوفے والا، پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ السلام بغداد میں رہتے ہو، میں نے کہا ہاں! کہا واہ واہ! وہ شہر زاہدوں عابدوں کا ہے، راوی کہتے ہیں مجھ کو تعجب ہوا، میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے

❶ روض الریاحین: الحکایۃ التاسعۃ والسبعون بعد الثلاث مئۃ، ص ۳۰۴

دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی زاہدوں عابدوں کوکو کیسے پہچانتی ہے؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہوکردل لگی سے پوچھا: تم بزرگوں میں کس کس کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینار، بشر حافی، صالح مزنی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ، میمونہ اور بزرگوں کو پہچانتی ہوں، میں نے کہا ان بزرگوں سے تمہاری کیسی شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں اللہ کی قسم! یہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، محبّ کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں، پھر میں نے کہا اے لونڈی میں محمد بن حسین ہوں، کہا میں نے خدا سے دعا مانگی تھی اے ابوعبداللہ کہ خدا تم کو مجھ سے ملادے، تمہاری وہ خوش آواز جس سے لوگوں کے دل زندہ ہوتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسی ہوئی، میں نے کہا اپنے حال پر ہے، کہا تم کو خدا کی قسم مجھ کو کچھ قرآن شریف کی آیتیں سناؤ، میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، اس نے بڑی زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی، میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، ہوش میں آئی پھر کہا اے ابوعبداللہ! یہ تو اس کا نام ہے، کیا حال ہوگا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی۔ پھر اس نے کہا اے ابوعبداللہ! ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا، پڑھے جاؤ، خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکھف: ۲۹)

ترجمہ: اور کہہ دو کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آچکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے

آ گ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ!

پھر کہا اے ابوعبداللہ! تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کر لی ہے، اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو اور کچھ پڑھو، خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ﴾ (عبس: ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: اس روز کتنے چہرے تو چمکتے دمکتے ہوں گے۔ ہنستے، خوشی مناتے ہوئے۔

اور پڑھنا ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (القیامة: ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: اس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے۔ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر کہا مجھ کو کس قدر شوق اس کے ملنے کا ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ. بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ. لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ. وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ. وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ. وَحُورٌ عِينٌ. كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ. جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا. إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا. وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ (الواقعة: ۱۷ تا ۲۷)

ترجمہ: سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے۔ ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔ جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا، اور نہ ان کے ہوش

اڑیں گے۔اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں۔اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو ان کا دل چاہے۔ اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے۔اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا۔

پھر کہا اے ابوعبداللہ! میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے، کچھ ان کے مہر کے واسطے بھی خرچ کیا ہے، میں نے کہا اے لونڈی مجھ کو بتادے وہ کیا چیز ہے؟ میں تو بالکل مفلس ہوں؟ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیر اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔راوی کا بیان ہے پھر وہ لونڈی بے ہوش ہوگئی، میں نے پاس جا کر دیکھا تو اِس کا انتقال ہو چکا تھا۔مجھ کو اس کے مرنے کا بڑا غم ہوا، بازار گیا تا کہ اس کے کفن دفن کا سامان لاؤں، واپس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی، خوشبو لگی ہوئی ہے، سبز دو حلے اس پر پڑے ہیں، کفن میں دو سطروں میں لکھا ہے سطر اول " لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" دوسرے پر ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ترجمہ: یادرکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں۔

میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا، اس کی سرہانے میں نے سورۃ یٰسین پڑھی اور اپنے حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھکر سویا، خواب میں دیکھتا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے، جنتی حلے پہنے، خوبصورت تخت پر ہے، سندس استبرق کا لباس سر پر تاج مرصع موتی جواہرات ٹکے

ہوئے، پاؤں میں سرخ یاقوت کی جوتی، اس سے عنبر ومشک کی خوشبو آرہی تھی، چہرہ اس کا ماہتاب وآفتاب سے زیادہ روشن تھا، میں نے کہا ٹھہرو کس عمل نے اس مرتبہ پر تجھ کو پہنچایا؟ کہا فقیروں مسکینوں کی محبت، کثرتِ استغفار، مسلمانوں کی راہ سے اس کی ایذا دینے والی چیز دور کرنے نے مجھ کو اس مرتبہ پر پہنچایا ہے۔ ❶

## حضرت شعوانہ کا ذوقِ عبادت اور خشیتِ الٰہی

یحییٰ بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ رحمہا اللہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ کسی دن پس پردہ ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع پر تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا اگر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کرتیں، جو آپ چاہتی ہیں اس نرمی سے اس پر بڑی مدد ملے گی۔ یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں: بخدا میں اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں۔ پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے لیکن میں کہاں روتی ہوں۔ مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے اور بے ہوش ہوئیں۔ ❷

---

❶ روض الریاحین: الحکایة العشرون بعدالمائة، ص: ۱۴۳

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴

# مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات



0311-2845100 | 0319-1962079